پھیلا ہوا ہی ہاتھ گدائے رسول کا
یارب ملے کلام کو صدقہ قبول کا

الحمد للہ والمنۃ کہ دیوان فصاحت بنیان مظہر شرع مطہر منظر شعر
منور روشن کن چشم عرفان قابل وظیفہ اہل ایمان مسمے بنام تاریخی

ذوق نعت

۱۳۲۶ ھ

معروف بہ

صلۂ آخرت

۱۳۲۶ ھ

رشحہ کلک حقانیت سلک شاعر خاندانی محب محبوب ربانی والا جناب
مولٰنا مولوی حاجی محمد حسن رضا خانصاحب حسن رحمہ اللہ تعالیٰ
جناب مولٰنا مولوی حکیم ابو العلا امجد علی اعظمی رضوی نے
اپنے اہتمام سے چھاپکر شائع کیا

مطبوعہ مطبع اہل سنت وجماعت بریلی

فہرست کتب موجودہ مطبع اہل سنت وجماعت بریلی

کتاب	قیمت
انوار البشارہ فی مسائل الحج والزیارہ جس میں سفر حج کے ارادے سے واپسی تک کے تمام اعمال و افعال از قسم فرائض و واجبات و سنن و مستحبات و محرمات و مکروہات اور جرائم و کفارات کا سلیس بیان۔	۲ر
تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے افضل الخلق ہونے کی دس آیتوں اور سوا سو احادیث سے تحقیق واعظین و میلاد خوان حضرات کے لیے نہایت مفید ہے	۵ر
حدائق بخشش دیوان نعت تصنیف اعلیحضرت مجدد مائۃ حاضرہ بار سوم بتصحیح مصنف و اضافہ بعض دیگر قصائد	۴ر
نگارستان لطافت حضرت مولنا حسن مرحوم کی بیان میلاد مبارک میں بے نظیر کتاب	۳ر
احسن الوعاء لآداب الدعاء دعا کے طریقے اوقات و مواقع اجابت و اعمال قضائے حاجات۔	۴ر
مجموعہ تمہید ایمان و حسام الحرمین عربی مترجم نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی تعظیم کے حکم اور توہین کرنیوالوں کی تکفیر میں اکابر حرمین شریفین کے جلیل القدر فتوے	۱۰ر
کفل الفقیہ الفاہم عربی۔ نوٹ کے متعلق جملہ مسائل۔	۴ر
کفل الفقیہ الفاہم مع ترجمہ۔ نوٹ کے متعلق سب مسائل کہ جائز طور پر خاطر خواہ نفع حاصل کرو اور سود نہو مع رسالہ کاسر السفیہ الواہم جس میں گنگوہی اور مولوی صاحب لکھنوی کے فتووں کا رد ہے۔	۶ر
السوء والعقاب علی المسیح الکذاب رد قادیانی۔	۱ر
الصارم الربانی۔ مرزا قادیانی کا رد۔	۲ر
حاجز البحرین۔ دو نمازیں جمع کرنے کی ممانعت اور جناب نذیر حسین صاحب دہلوی غیر مقلد کا عظیم قاہر رد۔	۴ر
انہار الانوار۔ نماز غوثیہ شریف کا کامل ثبوت وہابیت کا پورا ابطال۔	۲ر
الزمزمۃ القمریہ قصیدہ غوثیہ شریف سے دفع اعتراضات	۱ر
اطائب الصیب تقلید کا بیان۔	۱ر
مجموعہ اول الفضل الموہبی دوم النیر الشہابی سوم السہم الشہابی یہ تینوں رسالے غیر مقلدین کے رد میں	۲ر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ی پاک رتبہ فکر سے اوس بے نیاز کا
کچھ دخل عقل کا ہے نہ کام امتیاز کا

ہ رگ سی کیون وصال ہی آنکھونسی کیون حجاب
کیا کام اس جگہ خرد ہرزہ تاز کا

ب بنا اور دلمین وہ جلوی بھری ہوئے
اللہ رے جگر ترے آگاہ راز کا

ش آگیا کلیم سے مشتاقِ دید کو
جلوہ بھی بے نیاز ہے اوس بے نیاز کا

ری ہین عیان مری صانع کی صنعتین
عالم سب آئنون مین ہے آئینہ ساز کا

ک واتش سب تری فرمان پذیر ہین
حاکم ہے تو جہان کے نشیب و فراز کا

ن بیکسی مین دل کو مرے ٹیک لگ گئی
شہرہ سنا جو رحمتِ بیکس نواز کا

ند شمع تیری طرف لو لگی رہے
دے لطف میری جان کو سوز و گداز کا

بحساب بخش کہ ہین بیشمار جرم
دیتا ہون واسطہ تجھے شاہ حجاز کا

ندہ پہ تیرے نفس لعین ہوگیا محیط
اللہ کر علاج مری حرص و آز کا

کیونکر نہ میرے کام بنین غیب سے حسن
بندہ بھی ہون تو کیسے بڑے کارساز کا

فکر اسفل ہے مری مرتبہ اعلیٰ تیرا
وصف کیا خاک لکھے خاک کا پتلا تیـ

طور ہی پر نہین موقوف اوجالا تیرا
کونسے گھر مین نہین جلوۂ زیبا تیـ

ہر جگہ ذکر ہے اے واحد و یکتا تیرا
کونسی بزم مین روشن نہین اِکا تیـ

پھر نمایان جو سر طور ہو جلوہ تیرا
آگ لینے کو چلے عاشق شیدا تیـ

خیرہ کرتا ہے نگاہون کو اوجالا تیرا
کیجیے کونسی آنکھون سے نظارا تیـ

جلوۂ یار نرالا ہے یہ پردہ تیرا
کہ گلے ملکے بھی کھلتا نہین ملنا تیـ

کیا خبر ہی کہ علی العرش کے معنے کیا ہین
کہ ہی عاشق کسطرح عرش بھی جویا تیـ

ارنی گوے سر طور سے پوچھے کوئی
کس طرح غش مین گراتا ہی تجلی تیـ

پار اوترتا ہے کوئی غرق کوئی ہوتا ہے
کہین پایاب کہین جوش مین دریا تیـ

باغ مین پھول ہوا شمع بنا محفل مین
جوش نیرنگ در آغوش ہی جلوہ تیـ

نئے انداز کی خلوت ہی یہ اے پردہ نشین
آنکھین مشتاق رہین دل مین ہو جلوہ تیـ

شہ نشین ٹوٹے ہوئے دلکو بنایا تو نے
آہ اے دیدۂ مشتاق یہ لکھا تیـ

سات پردون مین نظر اور نظر مین عالم
کچھ سمجھ مین نہین آتا یہ معما تیـ

طور کا ڈھیر ہوا غش مین پڑے ہین موسیٰ
کیون نہ ہو یار کہ جلوہ ہی یہ جلوہ تیـ

چار اضداد کی کسطرح گرہ باندھی ہے
ناخن عقل سے کھلتا نہین عقدہ تیـ

دشت ایمن مین مجھے خاک نظر آئیگا
مجھ مین ہو کر نظر آتا نہین جلوہ تیـ

ہر سحر نغمۂ مرغان نواسنج کا شور
گونجتا ہے ترے اوصاف سی صحرا تیـ

وحشی عشق سے کھلتا ہی تو اے پردۂ یار
کچھ نہ کچھ چاک گریبان سی ہی رشتہ تیـ

سچ ہے انسان کو کچھ کھو کے ملا کرتا ہے
آپ کو کھو کے تجھے پائے گا جویا تیـ

ہین ترے نام سے آبادی و صحرا آباد
شہر مین ذکر ترا دشت مین چرچا تیـ

برق دیدار ہی نے تو یہ قیامت توڑی
سب سے ہی اور کسی سی نہین پردہ تیـ

آمد حشر ہے اک عید ہی مشتاقون کو
اسی پردہ مین تو ہی جلوۂ زیبا تیرا

سارے عالم کو تو مشتاق تجلی پایا
پوچھنے جائیے اب کس سے ٹھکانا تیرا

طور پر جلوہ دکھایا ہے تمنائی کو
کون کہتا ہے کہ آنکھون سے ہی پردہ تیرا

کام دیتی ہین یہان دیکھیے کسکی آنکھین
دیکھنے کو تو ہے مشتاق زمانہ تیرا

بتکدہ مین ہی ترانہ تو اذان مسجد مین
وصف ہوتا ہے نئے رنگ سے ہر جا تیرا

چاک ہو جائینگے دل جیب و گریبان کسکے
ہوے نہ چھپنے کی جگہ راز کو پردہ تیرا

بینوا مفلس و محتاج و گدا کون کہ مین
صاحب جود و کرم وصف ہے کسکا تیرا

آفرین اہل محبت کے دلون کو اے دوست
ایک کوزے مین لیے بیٹھے ہین دریا تیرا

اتنی نسبت بھی مجھے دونون جہانمین بس ہے
تو مرا مالک و مولے ہے مین بندہ تیرا

اونگلیان کانونمین دیے دیکھ سنا کرتے ہین
خلوت دل مین عجب شور ہے برپا تیرا

اب جمانا ہے حسن اوسکی گلی مین بستر
خوبرویون کا جو محبوب ہے پیارا تیرا

نعت شریف

جن و انسان و ملک کو ہی بھروسا تیرا
سرورا مرجع کل ہے در والا تیرا

واہ اے عطر خدا ساز مہکنا تیرا
خوبرو ملتے ہین کپڑون مین پسینا تیرا

دہر مین آٹھ پہر بٹتا ہے باڑا تیرا
وقف ہے مانگنے والونپہ خزانہ تیرا

لامکان مین نظر آتا ہے اوجالا تیرا
دور پہنچایا ترے حسن نے شہرہ تیرا

جلوہ یار ادھر بھی کوئی پھیرا تیرا
حسرتین آٹھ پہر تکتی ہین رستا تیرا

یہ نہین ہے کہ فقط ہے یہ مدینہ تیرا
تو ہے مختار دو عالم پہ ہے قبضہ تیرا

کیا کہے وصف کوئی دشت مدینہ تیرا
پھول کی جان نزاکت مین ہے کانٹا تیرا

کسکے دامن مین چھپے کسکے قدم پر لوٹے
تیرا سگ جائے کہان چھوڑ کے ٹکڑا تیرا

خسرو کون و مکان اور تواضع ایسی
ہاتھ تکیہ ہے ترا خاک بچھونا تیرا

خوبرویانِ جہان تجھپہ فدا ہوتی ہین
وہ ہے اے ماہِ عرب حُسن دل آرا تیرا

دشت پُرہول مین گھیرا ہی درندون نے مجھے
اے مرے خضر ادھر بھی کوئی پھیرا تیرا

بادشاہانِ جہان بہر گدائی آئین
دینے پر آئے اگر مانگنے والا تیرا

دشمن و دوست کے منھ پر ہی کشادہ یکسان
روئے آئینہ ہے بولے درِ والا تیرا

پاون مجروح ہین منزل ہی کڑی بوجھ بہت
آہ گر ایسے مین پایا نہ سہارا تیرا

نیک اچھے ہین کہ اعمال ہین اونکے اچھے
ہم بدون کے لیے کافی ہی بھروسا تیرا

آفتون مین ہی گرفتار غلام عجمی
اے عرب والے ادھر بھی کوئی پھیرا تیرا

اونچے اونچون کو ترے سامنے ساجد پایا
کسطرح سمجھے کوئی رتبۂ اعلیٰ تیرا

خار صحرائے نبی پاون سے کیا کام تجھے
آمری جان مرے دل مین ہی رستا تیرا

کیون نہ ہو ناز مجھے اپنے مقدر پہ کہ ہون
سگ ترا بندہ ترا مانگنے والا تیرا

اچھے اچھے ہین تری در کی گدائی کرتے
اونچے اونچون مین بٹا کرتا ہی صدقا تیرا

بھیک بے مانگے فقیرون کو جہان ملتی ہو
دونون عالم مین وہ دروازہ ہی کسکا تیرا

کیون تمنا مری مایوس ہو اے ابر کرم
سوکھے دھانون کا مددگار ہی چھینٹا تیرا

ہائے پھر خندۂ بیجا مرے لب پر آیا
ہائے پھر بھول گیا راتون کا رونا تیرا

حشر کی پیاس سے کیا خوف گنہگارو تمھین
تشنہ کامون کا خریدار ہے دریا تیرا

سوزن گم شدہ ملتی ہی تبسم سے ترے
شام کو صبح بناتا ہے اوجالا تیرا

صدق نے تجھ مین یہانتک تو جگہ پائی ہی
کہہ نہیں سکتے اوس کو بھی تو جھوٹا تیرا

خاص بندونکے تصدق مین رہائی پائی
آخر اس کام کا تو ہے یہ نکما تیرا

بندِ غم کاٹ دیا کرتے ہین تیرے ابرو
پھیر دیتا ہے بلاؤن کو اشارا تیرا

…شر کے روز ہنسائیگا خطاکارون کو — …ہے کہ غم خوار دل شب مین یہ رونا تیرا
…ب نیک کہان نامۂ بدکاران مین — …ہر غلامون کو بھروسا مرے آقا تیرا
…دیدار جھک آئی ہین زمین پر تارے — واہ اے جلوۂ دلدار چمکنا تیرا
…ا ہو کر نظر آتی ہے ہر اک شی چھوٹی — جا کے خورشید بنا چرخ پہ ذرہ تیرا
…ے مدینہ کی ہوا دل مرا افسردہ ہے — سو کھی کلیو نکو کھلا جاتا ہے جھونکا تیرا
…کہ آقا مین وہ ابر کرم لے سوز الم — ایک چھینٹے کا بھی ہوگا نہ یہ دہرا تیرا

اب حسن منقبت خواجۂ اجمیر سنا
طبع پرجوش ہے رکتا نہین خامہ تیرا

…نقبت حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ

…ہند وہ دربار ہے اعلےٰ تیرا — کبھی محروم نہین مانگنے والا تیرا
…وش درآغوش ہے شیشہ تیرا — بیخودی چھائے نہ کیون پی کے پیالا تیرا
…ن شب غفلت کو جگا دیتا ہے — سالہا سال وہ راتون کو نہ سونا تیرا
…ی ذات عجب بحر حقیقت پیارے — کسی تیراک نے پایا نہ کنارا تیرا
…ماے عالم سے اوسے کیا مطلب — خاک مین مل نہین سکتا کبھی ذرہ تیرا
…ر جوش تحیر کے عیان ہین آثار — نظر آیا مگر آئینہ کو تلوا تیرا
…ن ہند ہی شاداب کلیجے ٹھنڈے — واہ اے ابر کرم زور برسنا تیرا
…ہک ہے کہ معطر ہے دماغ عالم — تختۂ گلشن فردوس ہے روضہ تیرا
…ذرہ پہ معاصی کی گھٹا چھائی ہے — اسطرف بھی کبھی ای مہر ہو جلوہ تیرا
…ن ہین تربت خضر کے پیدا آثار — بحر و بر مین ہمین ملتا ہے سہارا تیرا
…ا اپنا در پاک دکھا دے پیاری — آنکھیں پرنور ہون پھر دیکھ کے جلوہ تیرا

ظلِ حق غوث پہ ہے غوث کا سایہ تجھ پر
سایہ گستر سرِ خدام پہ سایہ تیرا

تجھکو بغداد سے حاصل ہوئی وہ شانِ رفیع
دنگ رہجاتی ہین سب دیکھ کر رتبہ تیرا

کیون نہ بغداد مین جاری ہو ترا چشمہ فیض
بحرِ بغداد ہی کی نہر ہے دریا تیرا

کرسی ڈالی تری تخت شہ جیلان کے حضور
کتنا اونچا کیا اللہ نے پایہ تیرا

رشک ہوتا ہے غلامون کو کہین آقا سے
کیون کہون رشک دہ بدر ہے تلوا تیرا

بشر افضل ہین ملک سے تری یون مدح کرون
نہ ملک خاص بشر کرتے ہین مجرا تیرا

جب سے تو نے قدمِ غوث لیا ہے سر پر
اولیا سر پہ قدم لیتے ہین شاہا تیرا

محی دین غوث ہین اور خواجہ معین الدین ہے
اے حسن کیون نہ ہو محفوظ عقیدہ تیرا

نعت شریف

آسمان گر ترے تلوون کا نظارا کرتا
روز اک چاند تصدق مین اوتارا کرتا

طوف روضہ ہی پہ چکلائے تھے کچھ ناواقف
مین تو آپے مین نہ تھا اور جو سجدہ کرتا

صرصرِ دشتِ مدینہ جو کرم فرماتی
کیون مین افسردگی بخت کی پروا کرتا

چھپ گیا چاند نہ آئی ترے دیدار کی تاب
اور اگر سامنے رہتا بھی تو سجدہ کرتا

یہ وہی ہین کہ گرو آپ اور انہیں بھلو
اولٹی باتو نپہ کہو کون نہ سیدھا کرتا

ہمسے ذرون کی تو تقدیر ہی چمکا جاتا
مہر فرما کے وہ جس راہ سے نکلا کرتا

دھوم ذرون مین اناالشمس کی پڑجاتی ہے
جس طرف سے ہے گزر چاند ہمارا کرتا

قطعہ

آہ کیا خوب تھا گر حاضرِ در ہوتا مین
اونکے سایہ کے تلے چین سے سویا کرتا

شوق آداب بہم گرم کشاکش رہتے
عشق گم کردہ توان عقل سے اولجھا کرتا

آنکھ اوٹھتی تو مین جھنجلا کے پلک سی لیتا
دل بگڑتا تو مین گھبرا کے سنبھالا کرتا

بیخودانہ کبھی سجدہ مین سوئے در گرتا
جانب قبلہ کبھی چونک کے پلٹا کرتا

بام تک دل کو کبھی بالِ کبوتر دیتا
خاک پر گر کے کبھی ہائے خدایا کرتا

گاہ مرہم پہی زخمِ جگر مین رہتا
گاہ نشتر زنیِ خونِ تمنا کرتا

ہمرہ مہر کبھی گردِ حظیرہ پھرتا
سایہ کے ساتھ کبھی خاک پہ لوٹا کرتا

صحبتِ داغ و جگر سے کبھی جی بہلاتا
الفتِ دست و گریبان کا تماشا کرتا

دلِ حیران کو کبھی ذوقِ تپش پہ لاتا
تپشِ دل کو کبھی حوصلہ فرسا کرتا

کبھی خود اپنے تحیر پہ مین حیران ہوتا
کبھی خود اپنے سمجھنے کو نہ سمجھا کرتا

کبھی کہتا کہ یہ کیا بزم ہے کیسی ہے بہار
کبھی اندازِ تجاہل سے مین توبہ کرتا

کبھی کہتا کہ یہ کیا جوشِ جنون ہے ظالم
کبھی پھر گر کے تڑپنے کی تمنا کرتا

ستھری ستھری وہ فضا دیکھ کے مین غرقِ گناہ
اپنی آنکھون مین خود اوس بزم مین کھٹکا کرتا

کبھی رحمت کے تصور مین ہنسی آجاتی
پاسِ آداب کبھی ہونٹون کو بخیہ کرتا

دل اگر رنجِ معاصی سے بگڑنے لگتا
عفو کا ذکر سنا کر مین سنبھالا کرتا

یہ مزے خوبیِ قسمت سے جو پائے ہوتے
سخت دیوانہ تھا گر خلد کی پروا کرتا

موت اوس دل کو جو پھر نام وطن کا لیتا
خاک اوس سر پہ جو اوس در سے کنارا کرتا

ای حسن قصدِ مدینہ نہین رونا ہے یہی
اور مین آپ سے کس بات کا شکوہ کرتا

عاصیون کو در تمھارا مل گیا
فضل رب سے پھر کمی کس بات کی
کشفِ رازِ من رآنی یون ہوا
بیخودی ہے باعثِ کشفِ حجاب
اونکے در نے سب سے مستغنی کیا

بے ٹھکانون کو ٹھکانا مل گیا
مل گیا سب کچھ جو طیبہ مل گیا
تم ملے تو حق تعالے مل گیا
مل گیا ملنے کا رستا مل گیا
بے طلب بے خواہش اتنا مل گیا

ناخدائی کے لیے آئے حضور
ڈوبتو نکلو سہارا مل گیا

دونون عالم سے مجھے کیون کھودیا
نفس خود مطلب تجھے کیا مل گیا

آنکھین پرنم ہو گئین سر جھک گئے
جب ترا نقش کف پا مل گیا

خلد کیسا کیا چمن کس کا وطن
مجھکو صحرائے مدینہ مل گیا

ہے محبت کسقدر نام خدا
نام حق سے نام والا مل گیا

اونکے طالب نے جو چاہا پالیا
اونکے سائل نے جو مانگا مل گیا

تیرے در کے ٹکڑے ہین اور مین غریب
مجھکو روزی کا ٹھکانا مل گیا

اے حسن فردوس مین جائین جناب
ہمکو صحرائے مدینہ مل گیا

دل مرا دنیا پہ شیدا ہو گیا
اے مرے اللہ یہ کیا ہو گیا

کچھ مرے بچنے کی صورت کیجیے
اب تو جو ہونا تھا مولے ہو گیا

عیب پوش خلق دامن سے ترے
سب گنہگارون کا پردا ہو گیا

رکھدیا جب اوس نے پتھر پر قدم
صاف اک آئینہ پیدا ہو گیا

دور ہو مجھسے جو اونسے دور ہے
اوسپہ مین صدقے جو اونکا ہو گیا

گرمی بازار مولے بڑھ چلی
نرخ رحمت خوب سستا ہو گیا

دیکھکر اونکا فروغ حسن پا
مہر ذرہ چاند تارا ہو گیا

رب سلم وہ ادھر کہنے لگے
اوس طرف پار اپنا بیڑا ہو گیا

اونکے جلوون مین ہین یہ دلچسپیان
جو وہان کھنچا وہین کا ہو گیا

تیرے ٹکڑون سے پلے دونون جہان
سب کا اس در سے گزارا ہو گیا

السلام اے ساکنان کوئے دوست
ہم بھی آتے ہین جو ایسا ہو گیا

اونکے صدقے مین عذابون سے چھٹے
کام اپنا نام اونکا ہو گیا

سر وہی جو اونکے قدمون سے لگا
دل وہی جو اونپہ شیدا ہوگیا

حسن یوسف پر زلیخا مٹ گئین
آپ پر اللہ پیارا ہوگیا

اوس کو شیرون پر شرف حاصل ہوا
آپ کے در کا جو کتا ہوگیا

زاہدون کی خلد پر کیا دھوم تھی
ق
کوئی جانے گھر یہ انکا ہوگیا

غول اونکے عاصیون کے آئے جب
چھنٹ گئی سب بھیڑ رستا ہوگیا

جا پڑا جو دشت طیبہ مین حسن
گلشن جنت گھر اوسکا ہوگیا

کہون کیا حال زاہد وادی طیبہ کی نزہت کے
کہ ہی خلد برین چھوٹا سا ٹکڑا میری جنت کا

تعالی اللہ شوکت تیری نام پاک کی آقا
کہ ابتک عرش اعلی کو ہے سکتہ تیری ہیبت کا

وکیل اپنا کیا ہی احمد مختار کو مین نے
نکیونکر پھر رہائی میری منشا ہو عدالت کا

بلاتے ہین اوسی کو جسکی بگڑی وہ بناتے ہین
کمر بندھا دیار طیبہ کو کھلنا ہے قسمت کا

کھلین اسلام کی آنکھین ہوا سارا جہان روشن
عرب کے چاند صدقے کیا ہی کہنا تیری طلعت کا

نہ کر رسوائے محشر واسطہ محبوب کا یارب
یہ مجرم دور سے آیا ہی سنکر نام رحمت کا

مرادین مانگنے سے پہلے ملتی ہین مدینہ مین
ہجوم جود نے روکا ہی بڑھنا دست حاجت کا

شب اسری ترے جلوون نے کچھ ایسا سمان باندھا
کہ ابتک عرش اعظم منتظر ہے تیری رجعت کا

یہانکے ڈوبتے دم مین اودھر جا کر ابھرتے ہین
کنارا ایک ہی نہر ندامت بحر رحمت کا

غنی ہی دل بھرا ہی نعمت کونین سے دامن
گدا ہون مین فقیر آستان خود بدولت کا

طواف روضۂ مولی پہ ناواقف بگڑتے ہین
عقیدہ اور ہی کچھ ہے ادب دان محبت کا

خزان غم سے رکھنا دور مجھکو اوسکے صدقے مین
جو گل ای باغبان ہی عطر تیری باغ صنعت کا

الہی بعد مردن پردہ ہائے حائل اٹھ جائین
اوجالا میرے مرقد مین ہو اوسکی شمع تربت کا

سنا ہی روز محشر آپ ہی کا منہ تکین گے سب
یہان پورا ہوا مطلب دل مشتاق رویت کا

وجود پاک باعث خلقت مخلوق کا ٹھہرا
تمھاری شان وحدت سے ہوا اظہار کثرت کا

ہمین بھی یاد رکھنا ساکنان کوچۂ جانان
سلام شوق پہنچے بیکسان دشت غربت کا

حسن سرکار طیبہ کا عجب دربار عالی ہے
در دولت پہ اک میلا لگا ہے اہل حاجت کا

تصور لطف دیتا ہے دہان پاک سرور کا
بھر آتا ہے پانی میری موںھ مین حوض کوثر کا

جو کچھ بھی وصف ہو دانکے جمال ذرہ پرور کا
مری دیوان کا مطلع ہو مطلع مہر محشر کا

مجھے بھی دیکھنا ہے حوصلہ خورشید محشر کا
لیے جاؤنگا چھوٹا سا کوئی ذرہ ترے در کا

جو اک گوشہ چمک جائے تمھاری ذرۂ در کا
ابھی موںھ دیکھتا رہ جائے آئینہ سکندر کا

اگر جلوہ نظر آئے کف پائے منور کا
ذرا سا موںھ نکل آئے ابھی خورشید محشر کا

اگر دم بھر تصور کیجیے شان پیمبر کا
زبان پر شور ہو بیساختہ اللہ اکبر کا

اوجالا طور کا دیکھین جمال جانفزا دیکھین
کلیم اگر اوٹھا دیکھین ذرا پردہ ترے در کا

وہ عالم میہمان تو میزبان خوان کرم جاری
ادھر بھی کوئی ٹکڑا مین بھی کتا ہون ترے در کا

نہ گھر بیٹھے ملے جوہر صفا و خاکساری کی
مرید ذرۂ طیبہ ہے آئینہ سکندر کا

اگر اوس خندۂ دندان نما کا وصف موزون ہو
ابھی لہرا چلے بحر سخن سے چشمہ گوہر کا

تری دامن کا سایہ اور دامن کتنی پیاری ہین
وہ سایہ دشت محشر کا یہ حامی دیدۂ تر کا

تمھاری کوچہ و مرقد کے زائر کو میسر ہے
نظارہ باغ جنت کا تماشا عرش اکبر کا

گنہگاران امت اونکے دامن پر مچلتے ہون
الٰہی چاک ہو جسدم گریبان صبح محشر کا

ملائک جن و انسان سب اسی در کی سلامی ہین
دو عالم مین ہے اک شہرہ مری محتاج پرور کا

الٰہی تشنہ کام ہجر دیکھے دشت محشر مین
برسنا ابر رحمت کا چھلکنا حوض کوثر کا

زیارت مین کرون اور وہ شفاعت میری فرمائین
مجھے ہنگامۂ عیدین یارب دن ہو محشر کا

نصیب دوستان اونکی گلی مین گر سکونت ہو
مجھے ہو مغفرت کا سلسلہ ہر تار بستر کا

وہ گریہ استن حنانہ کا آنکھوں میں پھرتا ہے
حضوری نے بڑھایا تھا جو پایہ اوج منبر کا

ہمیشہ رہروان طیبہ کے زیر قدم آئے
الٰہی کچھ تو ہو اعزاز میرے کاسۂ سر کا

سہارا کچھ نہ کچھ رکھتا ہے ہر فرد بشر اپنا
کسی کو نیک کاموں کا حسن کو اپنے یاور کا

مجرم ہیبت زدہ جب فرد عصیاں لیچلا
لطف شہ تسکین دیتا پیش یزداں لیچلا

دل کے آئینہ میں جو تصویر جاناں لیچلا
محفل جنت کی آرائش کا ساماں لیچلا

رہرو جنت کو طیبہ کا بیاباں لیچلا
دامن دل کھینچتا خار مغیلاں لیچلا

گل نہ ہو جائے چراغ زینت گلشن کہیں
اپنے سر میں میں ہوائے دشت جاناں لیچلا

روئے عالم تاب نے بانٹا جو باڑا نور کا
ماہ نو کشتی پیالا مہر تاباں لیچلا

کو نہیں رکھتے زمانہ کی وہ دولت اپنے پاس
ہر زمانہ نعمتوں سے بھر کے داماں لیچلا

تیری ہیبت سے ملا تاج سلاطین خاک میں
تیری رحمت سے گدا تخت سلیماں لیچلا

ایسی شوکت پہ کہ اڑتا ہے پھریرا عرش پر
جس گدا نے آرزو کی اونکو مہماں لیچلا

دیدۂ کس کو بیاں ہو اونکے نام پاک کا
شیر کے موں سے سلامت جان سلماں لیچلا

صدقے اس رحمت کے اونکو روز محشر ہر طرف
تا فلک یا شور فریاد اسیراں لیچلا

سازو سامان گدائی کوئی سرور کیا کہوں
اوسکا سنگتا سروری کا ساز و ساماں لیچلا

دو قدم بھی چل نہ سکتے ہم سر شمشیر تیز
ہاتھ پکڑے رب سلم کا نگہباں لیچلا

دستگیر خستہ حالاں دستگیری کیجیے
پاؤں میں رعشہ ہے سر پر بار عصیاں لیچلا

وقت آخر ناامیدی میں وہ صورت دیکھکر
دل شکستہ دل کو ہر پارہ میں قرآں لیچلا

قیدیوں کی جنبش ابرو سے بیڑی کاٹ دو
ورنہ جرموں کا تسلسل سوئے زنداں لیچلا

روز محشر شاد ہوں عاصی کہ پیش کبریا
رحم اونکو اٹھتی گویاں دگریاں لیچلا

شکل شبنم [illegible] ابر کرم ہو
صبح محشر صورت گل ہمکو خنداں لیچلا

کشتگان ناز کی قسمت کے صدقے جائیے
اونکو مقتل مین تماشائے شہیدان لے چلا

اختر اسلام چمکا کفر کی ظلمت چھٹی
بدر مین جب وہ ہلال تیغ بران لے چلا

بزم خوبان کو خدا نے پہلے دی آرائشین
پھر مرے دولہا کو سوئے بزم خوبان لے چلا

الله الله صرصر طیبہ کی رنگ آمیزیان
ہر بگولا نزہت سرو گلستان لے چلا

غمزدون کو جب شفاعت نے کیا امیدوار
عفو خوشخبری سناتا پیش یزدان لے چلا

قطرہ قطرہ اونکے گھر سے بحر عرفان ہو گیا
ذرہ ذرہ اونکے در سے مہر تابان لے چلا

صبح محشر ہر ادائے عارض روشن مین ہو
شمع نور افشان پئے شام غریبان لے چلا

شافع روز قیامت کا ہون ادنی امتی
پھر حسن کیا غم اگر مین بار عصیان لے چلا

قبلہ کا بھی کعبہ رخ نیکو نظر آیا
کعبہ کا بھی قبلہ خم ابرو نظر آیا

محشر مین کسی نے بھی مری بات نہ پوچھی
حامی نظر آیا تو بس اک تو نظر آیا

پھر بند کشاکش مین گرفتار نہ دیکھے
جب معجزہ جنبش ابرو نظر آیا

اوس دل کے فدا جو ہے تری دید کا طالب
اون آنکھون کے قربان جنھین تو نظر آیا

سلطان و گدا سب ہین ترے در کے بھکاری
ہر ہاتھ مین دروازہ کا بازو نظر آیا

سجدہ کو جھکا جائے براہیم مین کعبہ
جب قبلۂ کونین کا ابرو نظر آیا

بازار قیامت مین جنھین کوئی نہ پوچھے
ایسون کا خریدار ہمین تو نظر آیا

محشر مین گنہگار کا پلہ ہوا بھاری
پلہ پہ جو وہ قرب ترازو نظر آیا

یا دیکھنے والا تھا ترا یا ترا جویا
جو ہمکو خدا بین و خدا جو نظر آیا

نعل ہاتھ سلاطین کے اٹھے بہر گدائی
دروازہ ترا قوت بازو نظر آیا

یوسف سے حسین اور تمنائے نظارہ
عالم مین نہ تم سا کوئی خوشرو نظر آیا

فریاد غریبان سے ہے محشر مین وہ چہین
کوثر پہ تھا یا قرب ترازو نظر آیا

...یف اوٹھاکر بھی دعا مانگی عدو کی   خوش خلق نہ ایسا کوئی خوشخو نظر آیا

ظاہر ہیں حسن احمد مختار کے معنی
کونین پہ سرکار کا قابو نظر آیا

ایسا تجھے خالق نے طرحدار بنایا   یوسف کو ترا طالب دیدار بنایا
طلعت سے زمانہ کو پُرانوار بنایا   نکہت سے گلی کوچون کو گلزار بنایا
دیوارون کو آئینہ بناتے ہین وہ جلوے   آئینون کو جن جلوون نے دیوار بنایا
وہ جنس کیا جس نے جسے کوئی نہ پوچھے   اوس نے ہی مرا تجھکو خریدار بنایا
ای نظم رسالت کے چمکتے ہوئے مقطع   تو نے ہی اوسے مطلع انوار بنایا
کونین بنائے گئے سرکار کی خاطر   کونین کی خاطر تمھین سرکار بنایا
کنجی تمھین دی اپنے خزانون کی خدا نے   محبوب کیا مالک و مختار بنایا
اللہ کی رحمت ہو کہ ایسے کی یہ قسمت   عاصی کا تمھین حامی و غمخوار بنایا
آئینۂ ذات احدی آپ ہی ٹھہرے   وہ حسن دیا ایسا طرحدار بنایا
انوار تجلی سے وہ کچھ حیرتین چھائین   سب آئینون کو پشت بدیوار بنایا
عالم کے سلاطین بھکاری ہین بھکاری   سرکار بنایا تمھین سرکار بنایا
گلزار کو آئینہ کیا موُنھ کی چمک نے   آئینہ کو رخسار نے گلزار بنایا
یہ لذت پابوس کہ پتھر نے جگہ مین   نقش قدم سید ابرار بنایا
خدام تو بندے ہین ترے خلق حسن نے   پیارے تجھے بدخواہ کا غمخوار بنایا
بے پردہ وہ جب خاک نشینون مین نکل آئی   ہر ذرہ کو خورشید پُرانوار بنایا
اے ماہ عرب مہر عجم مین ترے صدقے   ظلمت نے مرے دن کو شب تار بنایا
للہ کرم سے کبھی ویرانۂ دل پہ   صحرا کو ترے حسن نے گلزار بنایا
اللہ تعالی بھی ہوا اوسکا طرفدار   سرکار تمھین جسکا طرفدار بنایا

گلزار جنان تیرے لیے حق نے بنائے
اپنے لیے تیرا گل رخسار بنایا

بے یار و مددگار جنھین کوئی نہ پوچھے
ایسونکا تجھے یار و مددگار بنایا

ہر بات بداعمالیون سے مین نے بگاڑی
اور تم نے مری بگڑی کو ہر بار بنایا

اوس جلوۂ رنگین کا تصدق تھا وہ جسنے
فردوس کے ہر تختہ کو گلزار بنایا

اونکے دُر دندان کا وہ صدقہ تھا کہ جسنے
ہر قطرۂ نیسان دُر شہوار بنایا

اوس روح مجسم کے تبرک نے مسیحا
جان بخش تمھین یون دم گفتار بنایا

اوس چہرۂ پُرنور کی وہ بھیک تھی جسنے
مہر و مہ و انجم کو پُرانوار بنایا

اون ہاتھون کا جلوہ تھا یہ حضرت موسیٰ
جس نے ید بیضا کو ضیا بار بنایا

اونکے لب رنگین کی نچھاور تھی وہ جسنے
پتھر مین حسن لعل پُرانوار بنایا

تمھارا نام مصیبت مین جب لیا ہوگا
ہمارا بگڑا ہوا کام بنگیا ہوگا

گناہگار پہ جب لطف آپ کا ہوگا
کیا بغیر کیا بے کیا کیا ہوگا

خدا کا لطف ہوا ہوگا دستگیر ضرور
جو گرتے گرتے ترا نام لیلیا ہوگا

ق

دکھائی جائیگی محشر مین شان محبوبی
کہ آپ ہی کی خوشی آپ کا کہا ہوگا

خدای پاک کی چاہینگے اگلے پچھلے خوشی
خدای پاک خوشی انکی چاہتا ہوگا

کسی کے پاؤنکی بیڑی یہ کاٹتے ہونگے
کوئی اسیر غم انکو پکارتا ہوگا

کسیطرف سے صدا آئے گی حضور آؤ
نہین تو دم مین غریبونکا فیصلہ ہوگا

کسی کے پلہ پہ یہ ہونگے وقت وزن عمل
کوئی امید سے مونھ انکا تک رہا ہوگا

کوئی کہیگا دُہائی ہے یا رسول اللہ
تو کوئی تھام کے دامن مچل گیا ہوگا

کسی کو لیکے چلینگے فرشتے سوے جحیم
وہ انکا راستہ پھر پھر کے دیکھتا ہوگا

شکستہ پا ہون مری حال کی خبر کر دو
کوئی کسی سے یہ رو رو کے کہہ رہا ہوگا

خدا کے واسطے جلد اونسے عرض حال کرو ۔ کسے خبر ہے کہ دم بھر مین ہائے کیا ہوگا

پکڑ کے ہاتھ کوئی حالِ دل سنائیگا ۔ تو رو کے قدمون سے کوئی پٹ گیا ہوگا

زبان سوکھی دکھا کر کوئی لب کوثر ۔ جنابِ پاک کے قدمون پہ گر پڑا ہوگا

نشان خسرو دین دور کے غلامون کو ۔ لوائے حمد کا پرچم بتا رہا ہوگا

کوئی قریب ترازو کوئی لب کوثر ۔ کوئی صراط پر اِن کو پکارتا ہوگا

یہ بیقرار کرے گی صدا غریبون کی ۔ مقدس آنکھون سے تار اشک کا بندھا ہوگا

وہ پاک دل کہ نہین جسکو اپنا اندیشہ ۔ ہجوم فکر و تردد مین گھر گیا ہوگا

ہزار جان فدا زم زم پاؤنون سے ۔ پکار سنکے اسیرون کی دوڑتا ہوگا

عزیز بچہ کو مان جس طرح تلاش کرے ۔ خدا گواہ یہی حال آپ کا ہوگا

خدائی بھر انھین ہاتھون کو دیکھتی ہوگی ۔ زمانہ بھر انھین قدمون پہ لوٹتا ہوگا

بنی ہر دم پہ دہائی ہے تاج والے کی ۔ یہ غل یہ شور یہ ہنگامہ جا بجا ہوگا

مقام فاصلون پر کام مختلف اتنے ۔ وہ دن ظہور کمال حضور کا ہوگا

کہین گے اور نبی اِذْهَبُوا اِلٰی غَیْرِی ۔ مرے حضور کے لب پر انا لہا ہوگا

دعائے امت بدکار ورد لب ہوگی ۔ خدا کے سامنے سجدہ مین سر جھکا ہوگا

غلام اونکی عنایت سے چین مین ہونگے ۔ عدو حضور کا آفت مین مبتلا ہوگا

مین اونکے در کا بھکاری ہون فضل مولی سے
حسن فقیر کا جنت مین بسترا ہوگا

یہ اکرام ہے مصطفےٰ پر خدا کا ۔ کہ سب کچھ خدا کا ہوا مصطفےٰ کا

یہ بیٹھا ہے سکہ تمھاری عطا کا ۔ کبھی ہاتھ اوٹھنے نہ پایا گدا کا

چمکتا ہوا چاند ثور و حرا کا ۔ اوجالا ہوا برج عرش خدا کا

لحد مین عمل ہو نہ دیو بلا کا ۔ جو تعویذ مین نقش ہو نقش پا کا

جو بندہ خدا کا وہ بندہ تمہارا
جو بندہ تمہارا وہ بندہ خدا کا

مرے گیسوؤں والی مین تیری صدقے
کہ سر پہ ہجوم بلا ہے بلا کا

ترے زیر پا مسند ملک یزدان
ترے فرق پر تاج ملک خدا کا

سہارا دیا جب مرے ناخدا نے
ہوئی ناو سیدھی پھرا رخ ہوا کا

کیا ایسا قادر قضا و قدر نے
کہ قدرت مین ہی پھیر دینا قضا کا

اگر زیر دیوار سرکار بیٹھون
مرے سر پہ سایہ ہو فضل خدا کا

ادب سے لیا تاج شاہی نے سر پہ
یہ پایہ ہے سرکار کے نقش پا کا

خدا کرنا ہوتا جو تحتِ مشیّت
خدا ہو کر آتا یہ بندہ خدا کا

ق
اذان کیا جہان دیکھو ایمان والو
پسِ ذکر حق ذکر ہے مصطفےٰ کا

کہ پہلے زبان حمد سے پاک ہولے
تو پھر نام لے وہ حبیب خدا کا

یہ ہی تیرے ایماے ابرو کا صدقہ
ہدف ہے اثر اپنے تیر دعا کا

ترا نام لیکر جو مانگے وہ پائے
ترا نام لیوا ہے پیارا خدا کا

نکیونکر ہو اس ہاتھ مین سب خدائی
کہ یہ ہاتھ تو ہاتھ ہے کبریا کا

جو سہرائے طیبہ کا صدقہ نہ ملتا
کھلاتا ہی تو پھول جھونکا صبا کا

عجب کیا نہین گر سراپا کا سلیٔ
سراپا سراپا ہے سایہ خدا کا

خدا مدح خوان ہے خدا مدح خوان ہے
مرے مصطفےٰ کا مرے مصطفےٰ کا

خدا کا وہ طالب خدا اوسکا طالب
خدا اوس کا پیارا وہ پیارا خدا کا

جہان ہاتھ پھیلا دے منگتا بھکاری
وہی در ہے داتا کی دولتسرا کا

ترے رتبہ مین جس نے چون و چرا کی
نہ سمجھا وہ بدبخت رتبہ خدا کا

ترے پاؤن نے سربلندی وہ پائی
بنا تاج سر عرش ربّ علا کا

کسی کے جگر مین تو سر پر کسی کے
عجب مرتبہ ہے ترے نقش پا کا

ترا دردِ الفت جو دل کی دوا ہو — وہ بیمار دردِ ہجر نام لے جو دوا کا
ترے بابِ عالی کے قربان جاؤن — یہ ہے دوسرا نام عرشِ خدا کا
چلے آؤ مجھ جان بلب کے سرہانے — کہ سب دیکھ لین پھر کے جانا قضا کا

بھلا ہے حسن کا جنابِ رضا سے
بھلا ہو الٰہی جنابِ رضا کا

سر صبحِ سعادت نے گریبان سے نکالا — ظلمت کو ملا عالمِ امکان سے نکالا
پیدائش محبوب کی شادی مین خدا نے — مدت کے گرفتارون کو زندان سے نکالا
رحمت کا خزانہ پئے تقسیم گدایان — اللہ نے تہ خانۂ پنہان سے نکالا
خوشبو نے عنادل سے چھڑائے چمن و گل — جلوہ نے پتنگون کو شبستان سے نکالا
ہر حسن گلوسوز سے الجھا ہے یہ روشن — اب مہر نے سر اونکے گریبان سے نکالا
پردہ جو ترے جلوۂ رنگین نے اٹھایا — ہر حرکا عمل صحنِ گلستان سے نکالا
اوس ماہ نے جب مہرکی جلوہ نمائی — تاریکیون کو شامِ غریبان سے نکالا
اے مہرِ کرم تیری تجلی کی ادا نے — ذرون کو بلائے شبِ ہجران سے نکالا
صدقے ترے اے مردمکِ دیدۂ یعقوب — یوسف کو تری چاہ نے کنعان سے نکالا
ہم ڈوبنے ہی کو تھے کہ آقا کی مدد نے — گرداب سے کھینچا ہمین طوفان سے نکالا
امت کے کلیجہ کی خلش تمنے مٹائی — ٹوٹے ہوئے نشتر کو رگِ جان سے نکالا
ان ہاتھونکے قربان کہ ان ہاتھون سے تمنے — خارِ رہِ غم پائے غریبان سے نکالا
ارمان زدہ نکی ہین تمنائین بھی پیاری — ارمان نکالا تو کس ارمان سے نکالا
یہ گردنِ پرنور کا جھلا ہے اوجالا — یا صبح نے سر اونکے گریبان سے نکالا
گلزار براہیم کیا نار کو جس نے — اوسنے ہی ہمین آتشِ سوزان سے نکالا
دی تھی جو عالم کے حسینون کو ملاحت — تھوڑا سا نمک اونکے نمکدان سے نکالا

قرآن کی حواشی پہ جلالین لکھی ہی
مضمون یہ خط عارض جانان سی نکالا

قربان ہوا بندگی پر لطف رہائی
یون بند جفا کر ہمین زندان سی نکالا

اہ آہ مرے دلکی لگی اور بھڑکتی
کیون تو نے دھوان سینۂ سوزان سے نکالا

مدفن نہین پھینک کے آئینگے احباب گڑھے مین
تابوت اگر کوچۂ جانان سے نکالا

کیون شور ہی کیا حشر کا ہنگامہ بپا ہی
یا تمنے قدم گور غریبان سے نکالا

لاکھون تری صدقی مین چھٹینگے دم محشر
زندان سی نکالا ہمین زندان سی نکالا

جو بات لب حضرت عیسیٰ نے دکھائی
وہ کام یہان جنبش داماں سے نکالا

مونہ مانگی مرادونسی بھری جیب دو عالم
جب دست کرم اپنے داماں سے نکالا

کانٹا غم عقبی کا محسن اپنی جگر سے
امت نے خیال سر مژگان سے نکالا

اگر قسمت سی مین اونکی گلی مین خاک ہو جاتا
غم کونین کا سارا بکھیڑا پاک ہو جاتا

جو ای گل جامۂ ہستی تری پوشاک ہو جاتا
تو خار نیستی سی کیون الجھکر چاک ہو جاتا

جو وہ ابر کرم پھر آبروی خاک ہو جاتا
تو اوسکے دو ہی چھینٹون مین زمانہ پاک ہو جاتا

ہوائی دامن رنگین جو ویرانہ مین آجاتی
لباس گل مین ظاہر ہر خس و خاشاک ہو جاتا

لب جان بخش کی قربت حیات جاودان دیتی
اگر ڈور نفس کا ریشۂ مسواک ہو جاتا

ہوا دل ہو خشتو نکو چاہیی تھی اونکی دامن کی
الٰہی صبح محشر کا گریبان چاک ہو جاتا

اگر دو بوند پانی چشمۂ رحمت سے مل جاتا
مری ناپاکیون کی میل دھلتی پاک ہو جاتا

اگر بوند ملبوس پیمبر کے نظر آتے
ترا ای حلہ شاہی کلیجہ چاک ہو جاتا

جو وہ گل سونگھ لیتا پھول مرجھایا ہوا بلبل
بہار تازگی مین سب چمن کی ناک ہو جاتا

چمکجاتا مقدر جب در دندان کی طلعت سی
نہ کیون رشتہ گہر کا ریشۂ مسواک ہو جاتا

عدو کی آنکھ بھی محشر مین حسرت سے نہ مونہ تکتی
اگر تیر اکرم کچھ اے نگاہ پاک ہو جاتا

بہارین تازہ رہتین کیون خزانمین دھجیان اوڑتین — لباسِ گل جو اونکی ہلکی پوشاک ہوجاتا
کمانِ دارِ نبوت قادر اندازی مین یکتا ہین — دو عالم کیون نہ اونکا بستہ فتراک ہوجاتا
نہ ہوتی شاق اگر مہ کی جدائی تیرے ذرہ کو — قمر اک اور بھی روشن سرِ افلاک ہوجاتا
تری رحمت کے قبضہ مین ہے بیمارئ قلب ماہیت — مرے حق مین نہ کیون زہرِ گنہ تریاک ہوجاتا
خدا تا رگِ جان کی اگر عزت بڑھا دیتا — شراکِ نعلِ پاکِ سید لولاک ہوجاتا
تجلی گاہ جانان تک او جانے سے پہنچ جاتے — جو تو اے توسنِ عمرِ روان چالاک ہوجاتا
اگر تیری بھرن اے ابرِ رحمت کچھ کرم کرتی — ہمارا چشمۂ ہستی ابل کر پاک ہوجاتا

حسن اہل نظر عزت سے آنکھون مین جگہ دیتے
اگر یہ مشت خاک اونکی گلی کی خاک ہوجاتا

دشمن ہے گلے کا ہار آقا — لٹتی ہے مری بہار آقا
تم دل کے لیے قرار آقا — تم راحتِ جانِ زار آقا
تم عرش کے تاجدار مولے — تم فرش کے باوقار آقا
دامن دامن ہوائے دامن — گلشن گلشن بہار آقا
بندے ہین گناہگار بندے — آقا ہین کرم شعار آقا
اس شان کے ہمنے کیا کسی نے — دیکھے نہین زینہار آقا (ق)
بندون کا الم نے دل دکھایا — اور ہوگئے بیقرار آقا
آرام سے سوئین ہم کمینے — جاگا کرین باوقار آقا
ایسا تو کہین سنا نہ دیکھا — بندون کا اوٹھائین بار آقا
جنکی کوئی بات تک نہ پوچھے — اونپر تمھین آئے پیار آقا
پاکیزہ دلونکی زینت ایمان — ایمان کے تم سنگار آقا
صدقہ جو بٹے کہین سلاطین — ہم بھی ہین امیدوار آقا

چکرا گئی ناو بیکسون کی — آنا مرے غمگسار آقا
اللہ نے تم کو دیدیا ہے — ہر چیز کا اختیار آقا
ہے خاک پہ نقش پا تمھارا — آئینۂ بے غبار آقا
عالم مین ہین سب بنی کے ساتھی — بگڑی کے تمھین ہو یار آقا
سرکار کے تاجدار بندے — سرکار ہین تاجدار آقا
دے بھیک اگر جمال رنگین — جنت ہو مرا مزار آقا
آنکھون کے کھنڈر بھی اب بسا دو — دل کو تو ہوا وقار آقا
ایمان کی تاک مین ہے دشمن — آؤ دم احتضار آقا
ہو شمع شب سیاہ بختان — تیرا رخ نور بار آقا
نور رحمت بیحساب کو دیکھ — جرمون کا نہ لے شمار آقا
دیدار کی بھیک کب بٹے گی — منگتا ہین امیدوار آقا
بندون کی ہنسی خوشی مین گزرے — اس غم مین ہون اشکبار آقا
آتی ہے مدد بلا سے پہلے — کرتے نہین انتظار آقا
سایہ مین تمھارے دونون عالم — تم سایۂ کردگار آقا
جب فوج الم کرے چڑھائی — ہو اوج کرم حصار آقا
ہر ملک خدا کے سچے مالک — ہر ملک کے شہریار آقا
مانا کہ مین ہون ذلیل بندہ — آقا تو ہے باوقار آقا
ٹوٹے ہوئے دل کو دو سہارا — اب غم کی نہین سہار آقا
ملتی ہے تمھین سے داد دل کی — سنتے ہو تمھین پکار آقا
تیری عظمت وہ ہے کہ تیرا — اللہ کرے وقار آقا
اللہ کے لاکھون کارخانے — سب کا تمھین اختیار آقا

کیا بات تمھاری نقش پا کی
ہے تاج سر وقار آقا

خود بھیک دو خود کہو بھلا ہو
اس دین کے مین نثار آقا

وہ شکل ہے وہ ادا تمھاری
اللہ کو آئے پیار آقا

جو مجھسے مجھے چھپائے رکھے
وہ جلوہ کر آشکار آقا

کچھ کہتے ہین بیزبان تمھاری
گونگون کی سنو پکار آقا

وہ دیکھ سے کربلا مین جس نے
دیکھے نہ ہون جان نثار آقا

آرام نے شش جہت مین گزرے
غم دل سے نہ ہو دوچار آقا

ہو جان حسن نثار تجھ پر
ہو جاؤن ترے نثار آقا

واہ کیا مرتبا ہوا تیرا
تو خدا کا خدا ہوا تیرا

تاج والے ہون امین یا محتاج
سب نے پایا دیا ہوا تیرا

ہاتھ خالی کوئی پھرا نہ پھرے
ہے خزانہ بھرا ہوا تیرا

آج سنتے ہین سننے والے کل
دیکھ لین گے کہا ہوا تیرا

اسے تو جلتے یا خدا جانے
پیش حق رتبہ کیا ہوا تیرا

گھر ہین سب بند در ہین سب تیغی
ایک در ہے کھلا ہوا تیرا

کام تو ہین سے ہے بجدی کو
تو ہوا یا خدا ہوا تیرا

تاجدارون کا تاجدار بنا
بن گیا جو گدا ہوا تیرا

اور مین کیا لکھون خدا کی حمد
حمد اوسے وہ خدا ہوا تیرا

جو ترا ہو گیا خدا کا ہوا
جو خدا کا ہوا ہوا تیرا

حوصلے کیون گھٹین غریبون کی
ہے ارادہ بڑھا ہوا تیرا

ذات بھی تیری انتخاب ہوئی
نام بھی مصطفے ہوا تیرا

جسے تو نے دیا خدا نے دیا
دین رب کی دیا ہوا تیرا

ایک عالم خدا کا طالب ہے
اور طالب خدا ہوا تیرا

بزم امکان تیرے نصیب کھلے
کہ وہ دولھا بنا ہوا تیرا

میری طاعت سے میرے جرم فزون
لطف سب سے بڑھا ہوا تیرا

خوف وزن عمل کسے ہو کہ ہے
دل مدد پہ تلا ہوا تیرا

کام بگڑے ہوئے بنا دینا
کام کس کا ہوا ہوا تیرا

ہر ادا دلنشین بنی تیری
ہر سخن جانفزا ہوا تیرا

آشکارا کمال شان ظہور
پھر بھی جلوہ چھپا ہوا تیرا

پردہ دار ادا ہزار حجاب
پھر بھی پردہ اوٹھا ہوا تیرا

بزم دنیا مین بزم محشر مین
نام کس کا ہوا ہوا تیرا

من رآنی فقد رای الحق
حسن یہ حق نما ہوا تیرا

بار عصیان سر دن سے پھینکے گا
پیش حق سر جھکا ہوا تیرا

ہم جو د حضور پیاسا ہون
نم گھٹا سے بڑھا ہوا تیرا

وصل وحدت پھر اوسپہ یہ خلوت
تجھسے سایہ جدا ہوا تیرا

صنع خالق کے جتنے خاکے ہین
رنگ سب مین بھرا ہوا تیرا

ارض طیبہ قدوم والا سے
ذرہ ذرہ سما ہوا تیرا

اے جنان رنگ گل کی صدقہ مین
تختہ تختہ بنا ہوا تیرا

اے فلک مہر حق کی باڑی سے
کاسہ کاسہ بھرا ہوا تیرا

اے چمن بھیک ہے تبسم کی
غنچہ غنچہ کھلا ہوا تیرا

ایسی شوکت کی تاجدار کہان
تخت تخت خدا ہوا تیرا

اس جلالت کے شہریار کہان
ملک ملک خدا ہوا تیرا

اس وجاہت کے بادشاہ کہان — عکم حکم خدا ہوا تیرا
خلق کہتی ہے لامکان جس کو — غرفہ نشین ہے بجا ہوا تیرا
زیست وہ ہی کہ حسن یار رہے — دل مین عالم بسا ہوا تیرا
موت وہ ہی کہ ذکر دوست رہے — لب پہ نقشہ جما ہوا تیرا
ہون زمین والے یا فلک والے — سب کو صدقہ عطا ہوا تیرا
ہر گھڑی گھر سے بھیک کی تقسیم — رات دن در کھلا ہوا تیرا
نہ کوئی دوسرا مین تجھسا ہو — نہ کوئی دوسرا ہوا تیرا
سوکھے گھاٹون مرا او تار ہو کیون — کہ ہے دریا چڑھا ہوا تیرا
سوکھے دھانون کی بھی خبر لے لے — کہ ہے بادل گھرا ہوا تیرا
مجھسے کیا لے سکے عدو ایمان — اور وہ بھی دیا ہوا تیرا
بے خبر ہم تباہ کارون کی — قافلہ ہے لٹا ہوا تیرا
مجھے وہ درد دے خدا کہ رہے — ہاتھ دل پر دھرا ہوا تیرا
تیرے سر کو ترا خدا جانے — تاج سر نقش پا ہوا تیرا

بگڑی باتون کی فکر کرنہ حسن
کام سب ہے بنا ہوا تیرا

معطی مطلب تمھارا ہر اشارا ہو گیا — جب اشارا ہو گیا مطلب ہمارا ہو گیا
ڈوبتون کا یا نبی کہتے ہی بیڑا پار تھا — غم کنارے ہو گئے پیدا کنارا ہو گیا
تیری طلعت سے زمین کے ذرے مہ پارے بنے — تیری ہیبت سے فلک کا مہ دو پارا ہو گیا
اللہ اللہ محو حسن روی جانان کے نصیب — بند کرلین جسگھڑی آنکھین نظارا ہو گیا
یون تو سب پیدا ہوئے ہین آپ ہی کیواسطے — قسمت اوسکی ہے جسے کہدو ہمارا ہو گیا
تیرگی باطل کی چھائی تھی جہان تاریک تھا — اوٹھ گیا پردہ ترا حق آشکارا ہو گیا

کیون نہ دم دین مرنیوالے مرگ عشق پاک پر
جان دی اور زندگانی کا سہارا ہوگیا

نام تیرا۔ ذکر تیرا۔ تو۔ ترا پیارا خیال
ناتوانون بے سہارونکا سہارا ہوگیا

ذرہ کوئی حبیب اللہ کی تیری نصیب
پاؤن پڑکر عرش کی آنکھونکا تارا ہوگیا

تیری صانع سے کوئی پوچھے ترا حسن و جمال
خود بنایا اور بناکر خود ہی پیارا ہوگیا

ہم کمینونکا انھین آرام تھا اتنا پسند
غم خوشی سے دکھ ترے دل کو گوارا ہوگیا

کیون نہ ہو تم مالک ملک خدا بلکہ خدا
سب تمھارا ہی خدا ہی جب تمھارا ہوگیا

روز محشر کے الم کا دشمنو نکو خوف ہو
دکھ ہمارا آپ کو کسدن گوارا ہوگیا

جو ازل مین تھی وہی طلعت وہی تنویر ہے
آئینہ سے یہ ہوا جلوہ دوبارا ہوگیا

تو ہی نے تو مصر مین یوسف کو یوسف کردیا
تو ہی تو یعقوب کی آنکھونکا تارا ہوگیا

ہم بھکاری کیا ہماری بھیک کس گنتی مین ہے
تیری در سے بادشاہونکا گزارا ہوگیا

اے حسن قربان جاؤن اُس جمال پاک کے
سیکڑون پردون مین رہکر عالم آرا ہوگیا

منقبت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ

بیان ہو کس زبان سے مرتبہ صدیق اکبر کا
ہے یار غار محبوب خدا صدیق اکبر کا

الٰہی رحم فرما خادم صدیق اکبر ہون
تری رحمت کے صدقے واسطہ صدیق اکبر کا

رسل اور انبیا کے بعد جو افضل ہو عالم سے
یہ عالم مین ہے کسکا مرتبہ صدیق اکبر کا

گدا صدیق اکبر کا خدا سے فضل پاتا ہے
خدا کے فضل سے مین ہون گدا صدیق اکبر کا

نبی کا اور خدا کا مدح گو صدیق اکبر ہے
نبی صدیق اکبر کا خدا صدیق اکبر کا

ضیا مین مہر عالم تاب کا یون نام کب ہوتا
نہ ہوتا نام اگر وجہ ضیا صدیق اکبر کا

ضعیفی مین یہ قوت ہے ضعیفونکو قوی کردین
سہارا الٰہی ضعیف دا قویا صدیق اکبر کا

خدا اکرام فرماتا ہی اتقی کہکے قرآن مین
کریں پھر کیون نہ اکرام اتقیا صدیق اکبر کا

صفا وہ کچھ علی خاک سرکوی پیمبر سے
مصفا آئینہ ہر نقش پا صدیق اکبر کا

ہو عمر فاروق و عثمن و علی جب داخل بیعت
بنا فخر سلاسل سلسلہ صدیق اکبر کا

مقام خواب راحت جبین سے آرام کرنیکو
بنا پہلوے محبوب خدا صدیق اکبر کا

علی ہین اوسکے دشمن اور وہ دشمن علی کا ہی
جو دشمن عقل کا دشمن ہوا صدیق اکبر کا

لٹا یارا رہ حق مین گھر کئی بار اس محبت سے
کر لٹ لٹ کے حسن گھر بنگیا صدیق اکبر کا

منقبت خلیفۂ دوم رضی اللہ عنہ

نہین خوش بخت محتاجان عالم مین کوئی ہمسا
ملا تقدیر سے حاجت روا فاروق اعظم سا

قرار رفتہ بنا شیرازہ جمعیت خاطر
پڑا تھا دفتر دین کتاب المدہم سا

مراد آئی مرادین ملنے کی پیاری گھڑی آئی
ملا حاجت روا ہمکو در سلطان عالم سا

ترے جود و کرم کا کوئی اندازہ کرے کیونکر
ترا اک گدا فیض و سخاوت مین ہے حاتم سا

خدایا مہر کر اک ذرہ بے درہ مہر نورانی
سیہ بختی سے ہر روز سیہ میرا شب غم سا

تمہارے در سے جھولی بھر مرادین لیکر اٹھینگے
نہ کوئی بادشا تمسا نہ کوئی بینوا ہم سا

فدای ام کلثوم آپکی تقدیر یاور ہے
علی بابا ہوا دولہا بنا فاروق اکرم سا

غضب مین دشمنونکی جان ہے تیغ سر افگن سے
خروج و رفض کے گھر مین نکیون ہو ماتم سا

شیاطین مضمحل مین تیرے نام پاک کے ڈر سے
نکلجائے نہ کیون رفض بدگوار کا دم سا

سناہین عید جو ذی الحجہ مین تیری شہادت کی
الہی روز واہ و حسن انکی گزرے محرم سا

حسن در عالم ہستی سر رفعت اگر داری
بیا فرق ارادت بر در فاروق اعظم سا

منقبت خلیفہ سوم رضی اللہ عنہ

اللہ سے کیا پیار ہے عثمان غنی کا
محبوب خدا یار ہے عثمان غنی کا

رنگین وہ رخسار ہے عثمان غنی کا
بلبل گل گلزار ہے عثمان غنی کا

گرمی پہ یہ بازار ہے عثمان غنی کا
اللہ خریدار ہے عثمان غنی کا

کیا لعل شکر بار ہے عثمان غنی کا
قند ایک نمک خوار ہے عثمان غنی کا

سرکار عطا پاش ہے عثمان غنی کی
دربار دُرِ رُبار ہے عثمان غنی کا

دلسوختو ہمت جگر اب ہوتے ہیں ٹھنڈے
وہ سایہ دیوار ہے عثمان غنی کا

جو دل کو ضیا دے جو مقدر کو جلا دے
وہ جلوہ دیدار ہے عثمان غنی کا

جس آئینہ میں نور الٰہی نظر آئے
وہ آئینہ رخسار ہے عثمان غنی کا

سرکار سے پائیں گے مراد و نہ مرادیں
دربار یہ دربار ہے عثمان غنی کا

آزاد گرفتار بلائے دو جہاں ہے
آزاد گرفتار ہے عثمان غنی کا

بیمار ہے جسکو نہیں آزار محبت
اچھا ہے جو بیمار ہے عثمان غنی کا

اللہ غنی حد نہیں انعام و عطا کی
وہ فیض پہ دربار ہے عثمان غنی کا

رک جائیں مرے کام حسنؔ ہو نہیں سکتا
فیضان مددگار ہے عثمان غنی کا

منقبت خلیفہ چہارم کرم اللہ وجہہ

اے حب وطن ساتھ نہ یوں سوئے نجف جا
ہم اور طرف جاتے ہیں تو اور طرف جا

چل ہند سے چل ہند سے چل ہند سے غافل
اُٹھ سوئے نجف سوئے نجف سوئے نجف جا

پھنستا ہے وبالوں میں عبث اختر طالع
سرکار سے پائیگا شرف بہر شرف جا

آنکھونکو بھی محروم نہ رکھ حسن ضیا سی
کی دلمین اگر اے مہ بے داغ و کلف جا

اے کلفت غم بندہ مولیٰ سے نہ رکھ کام
بیفائدہ ہوتی ہے تری عمر تلف جا

اے طلعت شہ آ تجھے مولیٰ کی قسم آ
اے ظلمت دل جا تجھے اوس رخ کا حلف جا

ہو جلوہ فزا صاحب قوسین کا نائب
ہان تیر دعا بہر خدا سوے ہدف جا

کیون عرق الم ہے درِ مقصود سی ہو نہ بھر
نیسان کرم کی طرف اے تشنہ صدف جا

جیلان کی شرف حضرت مولیٰ کی خلف ہین
اے ناخلف اوٹھ جانب تعظیم خلف جا

تفضیل کا جویانہ ہو مولیٰ کے ولا مین
یون چھوڑ کی گوہر کو نہ تو بہر خذف جا

مولیٰ کی امامت سے محبت ہے تو غافل
ارباب جماعت کی نہ تو چھوڑ کی صف جا

کہدے کوئی گھیرا ہے بلاؤن نے حسن کو
اے شیر خدا بہر مدد تیغ بکف جا

ردیف یاے تازی

درد دل کر مجھے عطا یا رب
دے مرے درد کی دوا یا رب

لاج رکھ لے گناہگارون کی
نام رحمٰن ہے ترا یا رب

عیب میرے نہ کھول محشر مین
نام ستار ہے ترا یا رب

بے سبب بخشدے نہ پوچھ عمل
نام غفار ہے ترا یا رب

زخم گہرا سا تیغ الفت کا
میرے دل کو بھی کر عطا یا رب

یون گمون مین کہ تجھسے ملجاؤن
یون گنُو اس طرح ملا یا رب

بھولکر بھی نہ آئے یاد اپنی
میرے دل سی مجھے بھلا یا رب

خاک کر اپنے آستانے کی
یون ہمین خاک مین ملا یا رب

سیری آنکھین مرے لیے ترسین
مجھسے ایسا مجھے چھپا یا رب

ٹیس کم ہو نہ دردِ الفت کی — دل تڑپتا رہے مرا یارب

نہ بھریں زخمِ دل ہرے ہو کر — رہے گلشن ہرا بھرا یارب

تیری جانب سے یہ مشقِ خاکسار اذکار — بھیج ایسی کوئی ہوا یارب

داغِ الفت کی تازگی نہ گھٹے — باغِ دل کا رہے ہرا یارب

سبقت رحمتی علیٰ غضبی — ق — تو نے جب سے سنا دیا یارب

آسرا ہم گناہگاروں کا — اور مضبوط ہو گیا یارب

ہوا اطاعت لطفِ عبادی کی — ق — مرے ہر درد کی دوا یارب

تو نے سبکو دلیل ہاتھوں کیں — دامن مصطفیٰ دیا یارب

تو نے دی مجھکو نعمتِ اسلام — پھر جماعت میں لے لیا یارب

کر دیا تو نے قادری مجھکو — تیری قدرت کے میں فدا یارب

دولتیں ایسی نعمتیں اتنی — بے غرض تو نے کیں عطا یارب

ہو سکے لیتے نہیں کریم بھی — جو دیا جسکو دیدیا یارب

تو کریم اور کریم بھی ایسا — کہ نہیں جس کا دوسرا یارب

ظن نہیں بلکہ ہے یقین مجھے — وہ بھی تیرا دیا ہوا یارب

ہوگا دنیا میں قبر و محشر میں — مجھ سے اچھا معاملہ یارب

اس نکمے سے کام لے لیجے — یہ نکما ہو کام کا یارب

مجھے ایسے عمل کی دے توفیق — کہ ہو راضی تری رضا یارب

جس نے اپنے لیے برائی کی — ق — ہے یہ ناداں وہ برا یارب

ہر بھلے کی بھلائی کا صدقہ — اس برے کو بھی کر بھلا یارب

میں نے بنتی ہوئی بگاڑی بات — بات بگڑی ہوئی بنا یارب

میں نے سبحٰن ربی الاعلیٰ — ق — خاک پر رکھ کے سر کہا یارب

صدقہ اس دی ہوئی بلندی کا
پستیون سے مجھے بچا یارب

بونے والے جو بوئین وہ کاٹین ق
یہ ہوا تو مین مرمٹا یارب

آہ جو بو چکا ہون وقت درو
ہوگا حسرت کا سامنا یارب

صدقہ ماہ ربیع اول کا
گیہون اس کھیت سے اوگا یارب

پاک ہی دُرد و درد سے جو مے
جام اوس کا مجھے پلا یارب

کرکے گسترده خوان ادعونی ق
تو نے بندونکو دی صلا یارب

آستان پہ ترے ترا منگتا
سنکر آیا ہے یہ صدا یارب

نعمت استجب سی پائے بھیک
ہاتھ پھیلا ہوا مرا یارب

تجھسے وہ مانگون مین جو بہتر ہو
مدعی ہو نہ مدعا یارب

مجھے دونون جہان کے غم سی بچا
شاد رکھ شاد دائما یارب

مجھپر اور میرے دونون بھائیون پر
سایہ ہو تیری فضل کا یارب

عیش تینون گھرونکے تینون کو
اپنی رحمت سی کر عطا یارب

میرے فاروق حامد و حسنین
درد و غم سی رہین جدا یارب

لخت دل مصطفے احسین رضا
ہر جگہ پائین مرتبہ یارب

سایۂ پنجتن ہو پانچون پر
دائما ہو تری عطا یارب

دونون عالم کی نعمتین پائیے
مرتضے اور مصطفے یارب

علم و عمر و عمل فراغ معاش
مجتبے کو بھی کر عطا یارب

کردے فضل و نعم سے مالا مال
غم الم سے انھین بچا یارب

انکے دشمن ذلیل و خوار رہین
دور رہے انکی ہر بلا یارب

بال بیکا کبھی نہ ہو ان کا ہو
بول بالا ہو دائما یارب

میری مان میری بہنین بھانجے سب
پائین آرام دوسرا یارب

اونکی جتنے سب کے پیارے ہیں — حاجتیں سب کی ہوں روا یارب
سب کے احباب پر بھی فضل رہے — تیرا اونکے حبیب کا یارب
اہل سنت کی ہر جماعت پر — ہر جگہ ہو تری عطا یارب
دشمنوں کے لیے ہدایت کی — تجھسے کرتا ہوں التجا یارب

تو حسن کو اوٹھا حسن کرکے
ہو مع الخیر خاتمہ یارب

سر سے پا تک ہر ادا ہے لاجواب — خوبرویوں میں نہیں تیرا جواب
حسن ہے بے مثل صورت لاجواب — میں فدا تم آپ ہو اپنا جواب
پوچھے جاتے ہیں عمل میں کیا کہوں — تم سکھا جاؤ مری بولی جواب
میری جامی ہے تری شان کرم — پرسش روز قیامت کا جواب
ہیں دعائیں سنگ دشمن کا عوض — اسقدر نرم ایسے پتھر کا جواب
پلتے ہیں جسکے ٹکڑے بیشمار — ہے کہیں اس آستانے کا جواب
روز محشر ایک تیرا آسرا — سب سوالوں کا جواب لاجواب
میں ید بیضا کے صدقے اے کلیم — پر کہاں اونکی کف پا کا جواب
کیا عمل تو نے کیے اس کا سوال — تیری رحمت چاہیے میرا جواب
چہرہ وہ ذرے ہیں اونکی راہ کے — کون دے نقش کف پا کا جواب
تم سے اوس بیمار کو صحت ملے — جس کو دیدیں حضرت عیسیٰ جواب
دیکھ رضوان دشت طیبہ کی بہار — میری جنت کا نہ پائیگا جواب
شور ہے لطف و عطا کا شور ہے — مانگنے والا نہیں سنتا جواب
جرم کی یاداشت پاتے اہل جرم ق اولٹی باتوں کا نہ ہو سیدھا جواب
پر تمھارے لطف آڑے آگئے — دیدیا محشر کی پرسش کا جواب

ہے حسن محو جمال روے دوست
اے نکیرین اس سے پھر لینا جواب

جانب مغرب وہ چمکا آفتاب ‌‌ — بھیک کو مشرق سے نکلا آفتاب
جلوہ فرما ہو جو میرا آفتاب — ذرہ ذرہ سے ہویدا آفتاب
عارض پرنور کا صاف آئینہ — جلوۂ حق کا چمکتا آفتاب
یہ تجلی گاہ ذاتِ بحت ہے — زلف انور ہے شب آسا آفتاب
دیکھنے والون کے دل ٹھنڈے کیے — عارض انور ہے ٹھنڈا آفتاب
ہے شب دیجور طیبہ نور سے — ہم سیہ کارون کا کالا آفتاب
بخت چمکا دے اگر شانِ جمال — ہو مری آنکھون کا تارا آفتاب
نور کے سانچے مین ڈھالا ہے تجھے — کیون تیرے جلوون کا ڈھلتا آفتاب
ناخدائی سے نکالا آپ نے — چشمۂ مغرب سے ڈوبا آفتاب
ذرہ کی تابش ہے اونکی راہ مین — یا ہوا ہے گر کے ٹھنڈا آفتاب
گرسیون پہ ہے وہ حسن بے زوال — ڈھونڈھتا پھرتا ہے سایا آفتاب
اونکے در کے ذرہ سے کہتا ہے مہر — ہے تمھارے در کا ذرہ آفتاب
شام طیبہ کی تجلی دیکھکر — ہو تری تابش کا تڑکا آفتاب
روے مولیٰ سے اگر اوٹھتا نقاب — چرخ کھاکر غش مین گرتا آفتاب
کہہ رہی ہے صبح مولد کی ضیا — آج اندھیرے سے ہے نکلا آفتاب
وہ اگر دین نکہت و طلعت کی بھیک — ذرہ ذرہ ہو مہکتا آفتاب
تلوے اور تلوے کی جلوے پر نثار — پیارا پیارا نور پیارا آفتاب
اے خدا ہم ذرون کے بھی دن پھرین — جلوہ فرما ہو ہمارا آفتاب
اونکے ذرہ کے نہ سر چڑھ حشر مین — دیکھ اب بھی ہے سویرا آفتاب

جس سی گزرے ای حسن وہ مہر حسن
اوس گلی کا ہوا اندھیرا آفتاب

ردیف تای منقوطہ

پُرنور ہے زمانہ صبح شب ولادت
پردہ اوٹھا ہے کس کا صبح شب ولادت

جلوہ ہی حق کا جلوہ صبح شب ولادت
سایہ خدا کا سایہ صبح شب ولادت

فصل بہار آئی شکل نگار آئی
گلزار ہے زمانہ صبح شب ولادت

پھولوں نے باغ مہکے شاخوں پہ مرغ چہکے
عہد بہار آیا صبح شب ولادت

پژمردہ حسرتوں کے سب کھیت لہلہائے
جاری ہوا وہ دریا صبح شب ولادت

گل ہی چراغ صرصر گل سے چمن معطر
آیا کچھ ایسا جھونکا صبح شب ولادت

قطرہ مین لاکھ دریا گل مین ہزار گلشن
نشو و نما ہی کیا کیا صبح شب ولادت

جنت کے بے بہا کی نکلی آئینہ بندیان مین
آراستہ ہے دنیا صبح شب ولادت

دل جگمگا رہی ہین قسمت چمک اوٹھی ہی
پھیلا نیا اوجالا صبح شب ولادت

بچھڑے ہوئے دلون کی مدت کی میل چھوٹے
ابر کرم وہ برسا صبح شب ولادت

بلبل کا آشیانہ چھا یا گیا گلون سے
قسمت نے رنگ بدلا صبح شب ولادت

ارض و سما سی منگتا دوڑی ہین بھیک لینی
بانٹے گا کون باڑا صبح شب ولادت

انوار کی ضیائین پھیلی ہین شام ہی سی
رکھتی ہی مہر کیسا صبح شب ولادت

مکہ مین شام کی گھر روشن ہین ہر نگہ پر
چمکا ہی وہ اوجالا صبح شب ولادت

شوکت کا دبدبہ ہے ہیبت کا زلزلہ ہی
شق ہو مکان کسریٰ صبح شب ولادت

خطبہ ہوا زمین پر سکہ پڑا افلاک پر
پایا جہان نے آقا صبح شب ولادت

آئی نئی حکومت سکہ نیا چلے گا
عالم نے رنگ بدلا صبح شب ولادت

روح الامین نے گاڑا کعبہ کی چھت پہ جھنڈا
تا عرش اوڑا پھریرا صبح شب ولادت

دونون جہان کی شاہی نا کتخدا دولھن تھی
پایا دولھن نے دولھا صبح شب ولادت

پڑھتے ہین عرش والے سنتے ہین فرش والے
سلطان نو کا خطبہ صبح شب ولادت

چاندی ہے مفلسون کی باندی ہے خوش نصیبی
آیا کرم کا داتا صبح شب ولادت

عالم کے دفترون مین ترمیم ہو رہی ہے
بدلا ہے رنگ دنیا صبح شب ولادت

ظلمت کے سب رجسٹر حرف غلط ہوئے ہین
کاٹا گیا سیاہا صبح شب ولادت

ملک ازل کا سرور سب سرورون کا افسر
تخت ابد پہ بیٹھا صبح شب ولادت

سوکھا پڑا ہے ساوا دریا ہوا سماوا
ہے خشک و تر پہ قبضہ صبح شب ولادت

نوابیان سدھارین جاری ہین شاہی آئین
کچا ہوا علاقہ صبح شب ولادت

دن پھر گئے ہماری سوتی نصیب جاگے
خورشید ہی وہ چمکا صبح شب ولادت

قربان اے دوشنبہ تجھ پر ہزار جمعے
وہ فضل تو نے پایا صبح شب ولادت

پیاری ربیع اول تیری جھلک کے صدقے
چمکا دیا نصیبا صبح شب ولادت

وہ مہر مہر فرما وہ ماہ عالم آرا
تارون کی چھاؤن آیا صبح شب ولادت

نوشہ بناؤ انکو دولھا بناؤ انکو
ہے عرش تک یہ سہرا صبح شب ولادت

شادی رچی ہوئی ہے بجتے ہین شادیانے
دولھا بنا وہ دولھا صبح شب ولادت

محروم رہ نہ جائین دن رات برکتون سے
اسواسطے وہ آیا صبح شب ولادت

عرش عظیم جھومے کعبہ زمین چومے
آتا ہے عرش والا صبح شب ولادت

ہشیار ہین بھکاری نزدیک ہے سواری
یہ کہہ رہا ہے ڈنکا صبح شب ولادت

بندون کو عیش و شادی اعدا کو نامرادی
کڑکیت کا ہے کڑکا صبح شب ولادت

تاری ڈھلک کر آئے کاسے کٹوری لائے
یعنی بٹے گا صدقہ صبح شب ولادت

آمد کا شور سنکر گھر آئے ہین بھکاری
گھیرے کھڑی ہین رستہ صبح شب ولادت

ہر جان منتظر ہے ہر دیدہ رہ نگر ہے
غوغا ہے مرحبا کا صبح شب ولادت

جبریل سر جھکائے قدسی پرے جمائے
ہیں سرو قد ستادہ صبح شب ولادت

کس داب کس ادب سے کس جوش کس طرب سے
پڑھتے ہیں اونکا کلمہ صبح شب ولادت

ہاں دین والو اٹھو تعظیم والو اٹھو
آیا تمھارا مولی صبح شب ولادت

اٹھو حضور آئے شاہ غیور آئے
سلطان دین و دنیا صبح شب ولادت

اٹھو ملک اٹھے ہیں عرش و فلک اٹھے ہیں
کہتے ہیں اونکو سجدہ صبح شب ولادت

آؤ فقیرو آؤ مونھ مانگی آس پاؤ
باب کرم ہے وا صبح شب ولادت

سوکھی نہ بانو! آؤ اے جلتی جانو! آؤ
لہرا رہا ہے دریا صبح شب ولادت

مرجھائی کلیو! آؤ کمھلائے پھولو! آؤ
برسا کرم کا جھالا صبح شب ولادت

تیری چمک دمک سے عالم جھلک رہا ہے
میرا بھی بخت چمکا صبح شب ولادت

تاریک رات غم کی لائی بلا ستم کی
صدقہ تجلیون کا صبح شب ولادت

لایا ہے شیر تیرا نور خدا کا جلوہ
دل کر دے دودھ دھویا صبح شب ولادت

بانٹا ہے دو جہان میں تو نے ضیا کا باڑا
دیدے حسن کا حصہ صبح شب ولادت

ذکر شہادت

باغ جنت کے ہیں بہر مدح خوان اہلبیت
تمکو مژدہ نار کا اے دشمنان اہلبیت

کس زبان سے ہو بیان عز و شان اہلبیت
مدح گوے مصطفے ہے مدح خوان اہلبیت

اونکی پاکی کا خدائے پاک کرتا ہے بیان
آیۂ تطہیر سے ظاہر ہے شان اہلبیت

مصطفے عزت بڑھانیکے لیے تعظیم دین
ہے بلند اقبال تیرا دودمان اہلبیت

اونکے گھر میں بے اجازت جبریل آتے نہیں
قدر والے جانتے ہیں قدر و شان اہلبیت

مصطفےٰ بائع خریدار اوسکا اللہ ہے اشتری
خوب چاندی کر رہا ہی کاروان اہلبیت

رزم کا میدان بنا ہی جلوہ گاہ حسن عشق
کربلا مین ہو رہا ہی امتحان اہلبیت

پھول زخمون کے کھلائے ہین ہوا دوستی نے
خون سی سینچا گیا ہی گلستان اہلبیت

حورین کرتی ہین عروسان شہادت کا سنگار
خوبرو دولھا بنا ہے ہر جوان اہلبیت

ہو گی تحقیق عید دید آب تیغ سے
اپنے روزی کھولتے ہین صائمان اہلبیت

جمعہ کا دن ہی کتنا ہین زیست کی طرح گرگر آج
کھیلتے ہین جان پر شہزادگان اہلبیت

ای شباب فصل گل یہ چل گئی کیسی ہوا
کٹ رہا ہی لہلہاتا بوستان اہلبیت

کس شقی کی ہی حکومت ہائی کیا اندھیر ہی
دن دہاڑی لٹ رہا ہی کاروان اہلبیت

خشک ہو جا خاک ہو کر خاک مین مل جا فرات
خاک تجھپر دیکھ تو سوکھی زبان اہلبیت

خاک پر عباس و عثمان علم بردار ہین
بیکسی اب کون اوٹھائیگا نشان اہلبیت

تیری قدرت جانور تک آب سی سیراب ہون
پیاس کی شدت مین تڑپے بیزبان اہلبیت

قافلہ سالار منزل کو چلے ہین سونپ کر
وارث بے وارثان کو کاروان اہلبیت

فاطمہ کے لاڈلے کا آخری دیدار ہے
حشر کا ہنگامہ برپا ہی میان اہلبیت

وقت رخصت کہہ رہا ہی خاک مین ملتا سہاگ
لو سلام آخری ای بیوگان اہلبیت

ابر فوج دشمنان مین ای فلک کیون ڈوبتا ہے
فاطمہ کا چاند مہر آسمان اہلبیت

کس مزے کی لذتین ہین آب تیغ یار مین
خاک و خون مین لوٹتے ہین تشنگان اہلبیت

باغ جنت چھوڑ کر آئی ہین محبوب خدا
ای زہی قسمت تمھاری کشتگان اہلبیت

حورین بے پردہ نکل آئی ہین سر کھولے ہوئے
آج کیسا حشر ہے برپا میان اہلبیت

کوئی کیون پوچھے کسی کو کیا غرض ای بیکسی
آج کیسا ہی مریض نیمجان اہلبیت

گھر لٹانا جان دینا کوئی تجھسے سیکھ جائی
جان عالم ہو فدا ای خاندان اہلبیت

سر شہیدان محبت کی ہین نیزون پر بلند
اور اونچی کی خدا نے قدر و شان اہلبیت

دولت دیدار پائی پاک جانین بیچکر
کربلا مین خوب ہی چمکی دکان اہلبیت

زخم کھانیکو تو آب تیغ پینے کو دیا
خوب دعوت کی بلا کر دشمنان اہلبیت

اپنا سودا بیچکر بازار سونا کر گیے
کونسی بستی بسائی تاجران اہلبیت

اہلبیت پاک سے گستاخیان بیباکیان
لعنۃ اللہ علیکم دشمنان اہلبیت

بے ادب گستاخ فرقہ کو سنادے اے حسن
یون کہا کرتے ہین سنی داستان اہلبیت

ردیف ثائے مثلثہ

جان بلب ہون آمریحان الغیاث
ہوتے ہین کچھ اور سامان الغیاث

دردمندون کو دوا ملتی نہین
اے دوائے دردمندان الغیاث

جان سے جاتے ہین بیچارے غریب
چارہ فرمائے غریبان الغیاث

حد سے گزرین دردکی بیدردیان
درد سے بیحد ہون نالان الغیاث

بیقراری چین لیتی ہی نہین
ای قرار بیقراران الغیاث

حسرتین دل مین بہت بیچین ہین
گھر ہوا جاتا ہے زندان الغیاث

خاک ہے پامال سیری کو بکو
اے ہوائے کوئے جانان الغیاث

المدد اے زلف سرور المدد
ہون بلاؤن مین پریشان الغیاث

دل کی الجھن دور کر گیسوے پاک
اے کرم کے سنبلستان الغیاث

اے سحر پرنور اے سرخندا
ہون سراسیمہ پریشان الغیاث

غمزدون کی شام ہے تاریک رات
اے جبین اے ماہ تابان الغیاث

ابرو شہ کاٹ دے زنجیر غم
تیرے صدقے تیری قربان الغیاث

دل کے ہر پہلو مین غم کی پھانس ہے
ہین فدا مژگان جانان الغیاث

چشم رحمت آگیا آنکھوں مین دم
دیکھ حال خستہ حالان الغیاث

مردمک اے مہر نور ذات بحت
ہین سیہ بختی کے سامان الغیاث

تیر غم کے دل مین چھد کر رہ گئے
اے نگاہ مہر جانان الغیاث

اے کرم کی کان ای گوش حضور
سن لے فریاد غریبان الغیاث

عارض رنگین خزان کو دور کر
اے جنان آرا گلستان الغیاث

بینی پرنور حال ما بہ بین
ناک مین دم ہے مرجان الغیاث

جان بلب ہون جان بلب پر رحم کر
ای لب ای عیسی دوران الغیاث

اے تبسم غنچہاے دل کی جان
کھل چلین مرجھائی کلیان الغیاث

اے دہن ای چشمۂ آب حیات
مر مٹے دے آب حیوان الغیاث

در مقصد کے لیے ہون غرق غم
گوہر شاداب دندان الغیاث

اے زبان پاک کچھ کہدے کہ ہو
رد بلاے بیزبانان الغیاث

اے کلام اے راحت جان کلیم
کلمہ گو ہے غم سے نالان الغیاث

کام شہ ای کام بخش کام دل
ہون مین ناکامی سے گریان الغیاث

چاہ غم مین ہون گرفتار الم
چاہ یوسف ای زنخدان الغیاث

ریش اطہر سنبل گلزار خلد
ریش غم سے ہون پریشان الغیاث

ای گلوی صبح جنت شمع نور
تیرہ ہے شام غریبان الغیاث

غم سے ہون ہمدوش ای دوش الدد
دوش پر ہے بار عصیان الغیاث

ای بغل ای صبح کافور بہشت
مہر پر شام غریبان الغیاث

غنچۂ گل عطر دان عطر خلد
بوے غم سے ہون پریشان الغیاث

بازوے شہ دستگیری کر مری
ای توان ناتوانان الغیاث

دست اقدس ای مری نیسان جود
غم کے ہاتھوں سے ہون گریان الغیاث

اے کف دست اے ید بیضا کی جان ۔ تیرہ دل ہو نور افشان الغیاث
ہم سیہ نامون کو اے تحریر دست ۔ تو ہو دستاویز غفران الغیاث
پھر بہائیں اونگلیان نہار فیض ۔ پیاس سے ہو ٹوٹنے پہ جان الغیاث
بہر حق اے ناخن اے عقدہ کشا ۔ مشکلیں ہو جائیں آسان الغیاث
سینۂ پر نور صدقہ نور کا ۔ بے ضیا سینہ ہے ویران الغیاث
قلب انور تجھکو سب کی فکر ہے ۔ کر دے بیفکری کے سامان الغیاث
اے جگر تجھکو غلامون کا ہے درد ۔ میرے دکھ کا بھی ہو درمان الغیاث
اے شکم بھر پیٹ صدقہ نور کا ۔ پیٹ بھر اے کان احسان الغیاث
پشت والا میری پشتی پہ ہو تو ۔ رو برو ہیں غم کے سامان الغیاث
مہر پشت پاک میں تجھپر فدا ۔ دیدے آزادی کا فرمان الغیاث
تیرے صدقے اے کمر بستہ کمر ۔ ٹوٹی کمرون کا ہو درمان الغیاث
پائے انور اے سر افرازی کی جان ۔ میں شکستہ پا ہون جانان الغیاث
نقش پا اے نو گل گلزار خلد ۔ ہو یہ اجڑا بن گلستان الغیاث
اے سراپا اے سراپا لطف حق ۔ ہون سراپا جرم و عصیان الغیاث
اے عمامہ دور گردش دور کر ۔ گرد پھر کر ہون قربان الغیاث
نیچے نیچے دامنون والی عبا ۔ خوار ہے خاک غریبان الغیاث
پڑ گئی شام الم میرے گلے ۔ جلوۂ صبح گریبان الغیاث
کھول مشکل کی گرہ بند قبا ۔ بند غم میں ہون پریشان الغیاث
آستین نقد عطا در آستین ۔ بینوا ہیں اشک ریزان الغیاث
چاک اے چاک جگر کے بخیہ گر ۔ دل ہے غم سے چاک جانان الغیاث
عیب کھلتے ہیں گدا کے روز حشر ۔ دامن سلطان خوبان الغیاث

دُور دامن دور دورہ ہے ترا — دُور کر دوری کا دوران الغیاث
ہون فسردہ خاطر اے گلگون قبا — دل کھلا دین تیری کلیان الغیاث
دل ہے ٹکڑے ٹکڑے پیوند لباس — اے پناہ خستہ حالان الغیاث
ہے پھٹے حالون مرا رخت عمل — اے لباس پاک جانان الغیاث
نعل شہ عزت ہے میری تیرے ہاتھ — اے وقار تاج شاہان الغیاث
اے شر اک نعل پاک مصطفے — زیر نشتر ہے رگ جان الغیاث
شانہ شہ دل ہے غم سے چاک چاک — اے انیس سینہ چاکان الغیاث
سُرمہ اے چشم و چراغ کوہ طور — ہے سیہ شام غریبان الغیاث
ٹوٹتا ہے دم مین ڈورا سانس کا — رشتۂ مسواک جانان الغیاث
آئینہ اے منزل انوار قدس — تیرہ بختی سے ہون حیران الغیاث

سخت دشمن ہے حسن کی تاک مین
المدد محبوب یزدان الغیاث

استغاثہ بجناب غوثیت

پڑے مجبور نہ کچھ افتاد یا غوث — مدد پر ہو تری امداد یا غوث
اوڑے تیری طرف بعد فنا خاک — نہ ہو مٹی مری برباد یا غوث
مرے دل مین بسین جلوے تمہارے — یہ ویرانہ بنے بغداد یا غوث
نہ بھولون بھول کر بھی یاد تیری — نہ یاد آئے کسی کی یاد یا غوث
مریدی لاتخف فرماتے آؤ — بلاؤن مین ہے یہ ناشاد یا غوث
گلے تک آ گیا سیلاب غم کا — چلا مین آئیے فریاد یا غوث
نشیمن سے اوڑا کر بھی نہ چھوڑا — ابھی ہے گھات مین صیاد یا غوث

غمیدہ سر گرفتار قضا ہے — کشیدہ خنجر جلا دیا غوث
اندھیری رات جنگل میں اکیلا — مدد کا وقت ہے فریاد یا غوث
کھلا دو غنچۂ خاطر کہ تم ہو — بہار گلشن ایجاد یا غوث
مرے غم کی کہانی آپ سُن لیں — کہوں میں کس سے یہ رو داد یا غوث
رہوں آزاد قید عشق کبتک — کرو اس قید سے آزاد یا غوث
کرو گے کب تلک اچھا مجھ بُرے کو — مرے حق میں ہے کیا ارشاد یا غوث
غم دنیا غم قبر و غم حشر — خدارا کر دو مجھکو شاد یا غوث

حسن منگتا ہے دیدہ بھیک داتا
رہے یہ راج پاٹ آباد یا غوث

ردیف جیم تازی

کیا مژدۂ جان بخش سنائیگا قلم آج — کاغذ یہ جو سونا سے رکھتا ہے قدم آج
آمد ہے یہ کس بادشہ عرش مکاں کی — آتے ہیں فلک سے جو حسینان ارم آج
کس گل کی ہے آمد کہ خزاں دیدہ چمن میں — آتا ہے نظر نقشۂ گلزار ارم آج
نذرانہ میں سر دینے کو حاضر ہے زمانہ — اس بزم میں کس شاہ کی آتی ہیں قدم آج
بادل سے جو رحمت کے سر شام گھرے ہیں — برسے گا مگر صبح کو باران کرم آج
کس چاند کی پھیلی ہے ضیا کیا یہ سماں ہے — ہر بام پہ ہے جلوہ نما نور قدم آج
کھلتا نہیں کس جان مسیحا کی ہے آمد — بت بولتے ہیں قالب بیجاں میں ہے دم آج
بتخانوں میں وہ قہر کا کہرام پڑا ہے — مل مل کے گلے روتے ہیں کفار و صنم آج
کعبہ کا ہے نغمہ کہ ہوا لوٹ سے میں پاک — بت نکلے کہ آئے مرے مالک کے قدم آج
تسلیم میں سر وجد میں دل منتظر آنکھیں — کس پھول کی مشتاق ہیں مرغان حرم آج

اے کفر جھکا سر وہ شہ بت شکن آیا
گردن ہی تری دم مین ہی تیغ دودم آج

کچھ رعب شہنشاہ ہے کچھ ولولۂ شوق
ہے طرفہ کشاکش مین دل بیت و حرم آج

پر نور جو ظلمت کدۂ دھر ہوا ہے
روشن ہی کہ آتا ہی وہ مہتاب کرم آج

ظاہر ہے کہ سلطان دو عالم کی ہے آمد
کعبہ پہ ہوا نصب جو یہ سبز علم آج

گر عالم ہستی مین وہ مہ جلوہ فگن ہی
تو سایہ کے جلوہ پہ فدا اہل عدم آج

ہان مفلسو خوش ہو کہ ملا دامن دولت
تر دامنو مژدہ وہ اوٹھا ابر کرم آج

تعظیم کو اوٹھے ہین ملک تم بھی کھڑے ہو
پیدا ہوئے سلطان عرب شاہ عجم آج

گل نار جہنم ہے حسن امن و اماں ہو
اوس مالک فردوس پہ صدقے ہوں جو ہم آج

ردیف حاے حطی

دشت مدینہ کی ہے عجب پر بہار صبح
ہر ذرہ کی چمک سے عیاں ہین ہزار صبح

مونھ دھوکے جوے شیر مین آئے ہزار صبح
شام حرم کی پائے نہ ہرگز بہار صبح

للہ اپنے جلوۂ عارض کی بھیک دے
کردے سیاہ بخت کی شبہاے تار صبح

روشن ہین اونکے جلوۂ رنگین کی تابشین
بلبل ہین جمع ایک چمن مین ہزار صبح

رکھتی ہے شام طیبہ کچھ ایسی تجلیان
سو جان سے ہو جسکی ادا پر نثار صبح

نسبت نہین سحر کو گریبان پاک سی
جوش فروغ سے ہی یہان تار تار صبح

آتے ہین پاسبان در شہ فلک سے روز
ستر ہزار شام تو ستر ہزار صبح

اے ذرۂ مدینہ خدارا نگاہ مہر
تڑکے سے دیکھتی ہی ترا انتظار صبح

زلف حضور و عارض پر نور پر نثار
کیا نور بار شام ہی کیا جلوہ بار صبح

نور ولادت مہ بطحی کا فیض ہے
رہتی ہے جنتون مین جو لیل و نہار صبح

ہر ذرۂ حرم سے نمایاں ہزار مہر
ہر مہر سے طلوع کنان بیشمار صبح

گیسو کے بعد یاد ہو رخسار پاک کی
ہو مشک بار شام کی کافور بار صبح

کیا نور دل کو نجد ہے تیرہ درونسے کام
تا حشر شام سے نہ ملے زینہار صبح

حسن شباب ذرۂ طیبہ کچھ اور ہے
کیا کور باطن آئنہ کیا شیر خوار صبح

بس چل سکے تو شام سے پہلے سفر کرے
طیبہ کی حاضری کے لیے بیقرار صبح

مایوس کیون ہون خاک نشین حسن یار سے
آخر ضیاے ذرہ کی ہر ذمہ دار صبح

کیا دشت پاک طیبہ سے آئی ہوای حسن
لائی جو اپنی جیب مین نقد بہار صبح

جو نور بار ہوا آفتاب حسن ملیح
ہوئے زمین و زمان کامیاب حسن ملیح

زوال مہر کو ہو ماہ کا جمال گھٹے
مگر ہے اوج ابد پر شباب حسن ملیح

زمین کے پھول گریبان دریدۂ غم عشق
فلک پہ بدر دل افگار تاب حسن ملیح

دلونکی جان ہے لطف صباحت یوسف
مگر ہوا ہے نہ ہوگا جواب حسن ملیح

الٰہی موت سے یون آئے مجھکو میٹھی نیند
مرے خیال کی راحت ہو خواب حسن ملیح

جمال والون مین ہی شور عشق اور ابھی
ہزار پردون مین ہے آب و تاب حسن ملیح

زمین شور بنے تختۂ گل و سنبل
عرق فشان ہو اگر آب و تاب حسن ملیح

نثار دولت بیدار و طالع از واج
نہ دیکھی چشم زلیخا نے خواب حسن ملیح

تجلیون نے نمک بھر دیا ہی آنکھونمین
ملاحت آپ ہوئی ہی حجاب حسن ملیح

عسل ہو آب بنین کوزہای قند حباب
جو بحر قند مین ہو عکس آب حسن ملیح

دل صباحت یوسف مین سوز عشق حضو
نبات قند ہوئے ہین کباب حسن ملیح

صبیح ہون کہ صباحت جمیل ہون کہ جمال
غرض سبھی ہین نمکخوار ارباب حسن ملیح

کھلے جب آنکھ نظر آئے وہ ملاحت پاک
بیاض صبح ہو یارب کتاب حسن ملیح

حیات بیمرہ و بخت تیرہ سیہ دارم — بتاب ای مہ گردون جناب حسن ملیح

حسن کی پیاس بجھا کر نصیب چمکا دے
ترے نثار مین اے آب و تاب حسن ملیح

ردیف خاے معجمہ

سحاب رحمت باری ہے بارھوین تاریخ — کرم کا چشمۂ جاری ہے بارھوین تاریخ
ہمین تو جان سے پیاری ہے بارھوین تاریخ — عدو کے دل کو کٹاری ہے بارھوین تاریخ
اسی نے موسم گل کو کیا ہے موسم گل — بہار فصل بہاری ہے بارھوین تاریخ
بنی ہے سرمۂ چشم بصیرت و ایمان — اوٹھی جو گرد سواری ہے بارھوین تاریخ
ہزار عید ہون اک ایک لحظہ پر قربان — خوشی دلون پہ وہ طاری ہے بارھوین تاریخ
فلک پہ عرش برین کا گمان ہوتا ہے — زمین خلد کی کیاری ہے بارھوین تاریخ
تمام ہو گئی میلاد انبیا کی خوشی — ہمیشہ اب تری باری ہے بارھوین تاریخ
دلون کے میل دھلے گل کھلے سرور ملے — عجیب چشمۂ جاری ہے بارھوین تاریخ
چڑھی ہے اوج پہ تقدیر خاکسارون کی — خدا نے جب سے اوتاری ہے بارھوین تاریخ
خدا کے فضل سے ایمان مین ہین ہم پورے — کہ اپنی روح مین ساری ہے بارھوین تاریخ
ولادت شہ دین ہر خوشی کی باعث ہے — ہزار عید سے بھاری ہے بارھوین تاریخ
ہمیشہ تو نے غلامون کے دل کیے ٹھنڈے — جلے جو تجھ سے وہ ناری ہے بارھوین تاریخ
خوشی ہے اہل سنن مین مگر عدو کے یہان — فغان و شیون و زاری ہے بارھوین تاریخ
جدھر گیا سنی آواز یا رسول اللہ — ہر اک جگہ اوسے خواری ہے بارھوین تاریخ
عدو ولادت شیطان کے دن منالو خوشی — کہ عید عید ہماری ہے بارھوین تاریخ

حسن ولادت سرکار سے ہے جہان روشن

مرے خدا کو بھی پیاری ہے بارھوین تاریخ

ردیف دال مہملہ

ذات والا پہ بار بار درود — بار بار اور بیشمار درود
روے انور پہ نور بار سلام — زلف اطہر پہ مشکبار درود
اوس مہک پر شمیم بیز سلام — اوس چمک پہ منور غبار درود
اونکے ہر جلوہ پر ہزار سلام — اونکے ہر لمعہ پر ہزار درود
اونکی طلعت پہ جلوہ ریز سلام — اونکی نکہت پہ عطر بار درود
جسکی خوشبو بہار خلد بسائے — ہے وہ محبوب گلعذار درود
سر سے پا تک کرور بار سلام — اور سراپا پہ بیشمار درود
دل کے ہمراہ ہون سلام فدا — جان کے ساتھ ہو نثار درود
چارۂ جان دردمند سلام — مرہم سینۂ فگار درود
بے عدد اور بے عدد تسلیم — بے شمار اور بیشمار درود
بیٹھتے اوٹھتے جاگتے سوتے — ہو الٰہی مرا شعار درود
شہریار رسل کی نذر کرون — سب درود ونکی تاجدار درود
گور بیکس کو شمع سے کیا کام — ہو چراغ سر مزار درود
قبر مین خوب کام آتی ہے — بیکسون کی ہے یار غار درود
ق اونھین کس کی درود کی پروا — بھیجے جب اونکا کردگار درود
ہے کرم ہی کرم کہ سنتے ہین — آپ خوش ہو کے بار بار درود
ق جان نکلے تو اس طرح نکلے — تجھپر اے غمزدون کی یار درود
دل مین جلوے بسے ہوئے تیرے — لب سے جاری ہو بار بار درود

ای حسن خار غم کو دل سے نکال
غمزدوں کی ہے غمگسار درود

رنگ چمن پسند نہ پھولوں کی بو پسند
صحرائے طیبہ ہے دل بلبل کو تو پسند

اپنا عزیز وہ ہے جسے تو عزیز ہے
ہمکو ہے وہ پسند جسے آئے تجھکو پسند

مایوس ہو کے سب سے میں آیا ہوں تیرے پاس
ایجان کرے ٹوٹے ہوئے دل کو تو پسند

ہیں خانہ زاد بندہ احسان تو کیا عجب
تیری وہ خو ہے کرتے ہیں جسکو عدو پسند

کیونکر نہ چاہیں تیری گلی میں ہوں مشت خاک
دنیا میں آج کسکو نہیں آبرو پسند

ہے خاکسار پر کرم خاص کی نظر
عاجز نواز ہے تری ای خوبرو پسند

قُم کہکر اپنی بات بھی لب سے تری سنی
اللہ کو ہے اتنی تری گفتگو پسند

حور و فرشتہ جن و بشر سب نثار ہیں
ہے دو جہاں میں قبضہ کیے چار سو پسند

اونکے گناہگار کی امید عفو کو
پہلے کریگی آیت لا تقنطوا پسند

طیبہ میں سر جھکاتے ہیں خاک نیاز پر
کونین کے بڑے سے بڑے آبرو پسند

ہے خواہش وصال در یار اے حسن
آئے نہ کیوں اثر کو مری آرزو پسند

ردیف ذال معجمہ

ہو گر مدح کف پا سے منور کاغذ
عارض حور کی زینت ہو سراسر کاغذ

صفت خار مدینہ میں کروں گلکاری
دفتر گل کا عنادل سے منگا کر کاغذ

عارض پاک کی تعریف ہو جس پرچہ میں
سو سیہ نامہ اوجالے وہ منور کاغذ

شام طیبہ کی تجلی کا کچھ احوال لکھوں
دے بیاض سحر اک ایسا منور کاغذ

یاد محبوب میں کاغذ سے تو دل کم نہ رہے
کہ جدا نقش سے ہوتا نہیں دم بھر کاغذ

ورق مہر اوسے خط غلامی لکھدے — ہو جو وصف رخ پر نور سے انور کاغذ
تیرے بندے ہین طلبگار تری رحمت کے — سن گنا ہون کے نہ ای داور محشر کاغذ
لب جان بخش کی تعریف اگر ہو مجھ مین — ہو مجھے تار نفس ہر خط مسطر کاغذ

عرق رخسار کے چھوپو نین بساؤن جو حسن
حشر مین ہو مرے نامہ کا معطر کاغذ

ردیف رائے مہملہ

اگر چمکا مقدر خاک پاے رہروان ہوکر — چلین گے بیٹھتے اوٹھتے غبار کاروان ہوکر
شب معراج وہ دم بھر مین پہنچے لامکان ہوکر — بہار ہشت جنت دیکھکر ہفت آسمان ہوکر
چمن کی سیر سے جلتا ہے جی طیبہ کی فرقت مین — مجھے گلزار کا سبزہ رولاتا ہے دھوان ہوکر
تصور اوس لب جان بخش کا کس شان سے آیا — دلونکا چین ہوکر جان کا آرام جان ہوکر
کرین تعظیم میری سنگ اسود کیطرح مومن — تمھارے در پہ رہ جاؤن جو سنگ آستان ہوکر
دکھادے اے خدا گلزار طیبہ کا سمان مجھکو — پھرون کبتک پریشان بلبل بے آشیان ہوکر
ہوئے یمن قدم سے فرش و عرش و لامکان زندہ — خلاصہ یہ کہ سرکار آئے ہین جان جہان ہوکر
تری دست عطا نے دولتین دین دل کیے ٹھنڈے — کہین گوہر فشان ہوکر کہین آب روان ہوکر
فدا ہو جائے امت اس حمایت اس محبت پر — ہزارون غم لیے ہین ایک دل پر شادمان ہوکر
جو رکھتے ہین سلاطین شاہی جاوید کی خواہش — نشان قائم کرین اونکی گلی مین بے نشان ہوکر
وہ جس رہ سے گذرتی ہین بسی رہتی ہے مدت تک — نصیبے اوس گھر کے جس گھر مین وہ ٹھہرین مہمان ہوکر

حسن کیون پاؤن توڑے بیٹھے ہو طیبہ کا رستہ لو
زمین ہند سر گردان رکھیگی آسمان ہوکر

مرحبا عزت و کمال حضور — ہے جلال خدا جلال حضور

اونکے قدمون کی یاد مین مرے
کیجیے دل کو پائمال حضور

دشت ایمن ہے سینۂ مومن
دل مین ہے جلوۂ خیال حضور

آفرینش کو ناز ہے جسپر
ہے وہ انداز بیمثال حضور

ماہ کی جان مہر کا ایمان
جلوۂ حسن بے زوال حضور

حُسن یوسف کرے زلیخائی
خواب مین دیکھکر جمال حضور

وقف انجاح مقصد خدام
ہر شب و روز و ماہ و سال حضور

سکہ رائج ہے حکم جاری ہے
دونون عالم ہین ملک و مال حضور

تاب دیدار ہو کسے جو نہ ہو
پردۂ غیب مین جمال حضور

جو نہ آئی نظر نہ آئے نظر
ہر نظر مین ہو وہ مثال حضور

اونھین نقصان دے نہین سکتا
دشمن اپنا ہی بد سگال حضور

درۃ التاج فرق شاہی ہے
ذرۂ شوکت نعال حضور

حال سے کشف راز قال نہ ہو
قال سے کیا عیان ہو حال حضور

منزل رشد کے نجوم اصحاب
کشتی خیر دامن آل حضور

ہے بس قلب کے لیے اکسیر
اے حسن خاک پائمال حضور

سیر گلشن کون دیکھے دشت طیبہ چھوڑکر
سوی جنت کون جائے در تمھارا چھوڑکر

سرگزشت غم کہون کس سے ترے ہوتے ہوئے
کسکے در پر جاؤن تیرا آستانہ چھوڑکر

بے لقاے یار اونکو چین آجاتا اگر
بار بار آتے نہ کیون جبرئیل سدرہ چھوڑکر

کون کہتا ہے دل بے مدعا ہے خوب چیز
مین تو کوڑی کو نہ لون اونکی تمنا چھوڑکر

مر ہی جاؤن مین اگر اوس در سے جاؤن دو قدم
کیا بچے بیمار غم قرب مسیحا چھوڑکر

بس تمنا پر جبین یارب اسیران قفس
آچکی باد صبا باغ مدینہ چھوڑکر

بخشوانا مجھسے عاصی کا روا ہوگا کسے
کس کے دامن مین چھپون دامن تمھارا چھوڑکر

خلد کیسا نفس سرکش جاؤنگا طیبہ کو مین
بدچلن ہٹکر کھڑا ہو مجھسے رستہ چھوڑکر

ایسے جلوہ پر کرون مین لاکھ حورونکو نثار
کیا غرض کیون جاؤن جنت کو مدینہ چھوڑکر

حشر مین ایک ایک کا مونھ تکتے پھرتے ہین عدو
آفتو نین پھنس گئے اونکا سہارا چھوڑکر

مر کے جیتے ہین جو اونکے در پہ جاتے ہین حسن
جیکے مرتے ہین جو آتے ہین مدینہ چھوڑکر

ردیف زائے معجمہ

جتنا مرے خدا کو ہے میرا نبی عزیز
کونین مین کسی کو نہ ہوگا کوئی عزیز

خاک مدینہ پر مجھے اللہ موت دے
وہ مردہ دل ہے جسکو نہ ہو زندگی عزیز

کیون جائین ہم کہین کہ غنی تمنے کردیا
اب تو یہ گھر پسند یہ در یہ گلی عزیز

جو کچھ تری رضا ہے خدا کی وہی خوشی
جو کچھ تری خوشی ہے خدا کو وہی عزیز

گو ہم نمکحرام نکمے غلام ہین
قربان پھر بھی رکھتی ہے رحمت تری عزیز

شان کرم کو اچھے برے سے غرض نہین
اوسکو سبھی پسند ہین اوسکو سبھی عزیز

منگتا کا ہاتھ اوٹھا تو مدینہ ہی کیطرف
تیرا ہی در پسند تری ہی گلی عزیز

اوس در کی خاک پر مجھے مرنا پسند ہے
تخت شہی ہے کسکو نہین زندگی عزیز

کونین دیدیے ہین ترے اختیار مین
اللہ کو بھی کتنی ہے خاطر تری عزیز

محشر مین دو جہان کو خدا کی خوشی کی چاہ
میرے حضور کی ہے خدا کو خوشی عزیز

قرآن کھا رہا ہے اسی خاک کی قسم
ہم کون ہین خدا کو ہے تیری گلی عزیز

طیبہ کی خاک ہو کہ حیات ابد ملے
اے جان بلب تجھے ہے اگر زندگی عزیز

سنگ ستم کے بعد دعائے فلاح کی
بندے تو بندے ہین تمھین ہین عدو عزیز

دل سے ذرا یہ کہہ دے کہ اونکا غلام ہوں
ہر دشمن خدا ہو جو خدا کو بھی عزیز

طیبہ کے ہوتے خلد بریں کیا کروں حسن
مجھکو یہی پسند ہے مجھکو یہی عزیز

ردیف سین مہملہ

ہوں جو یاد رخ پرنور میں مرغان قفس
چمک اوٹھے چہ یوسف کیطرح شان قفس

کس بلا میں ہیں گرفتار اسیران قفس
کل تھے مہمان چمن آج ہیں مہمان قفس

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
اب کہاں طیبہ وہی ہم وہی زندان قفس

روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد
ہای کیا قہر کیا الفت یاران قفس

نوحہ گر کیوں نہ رہی مرغ خوش الحان چمن
باغ سے دام ملا دام سے زندان قفس

پائیں صحرای مدینہ تو گلستان ملجای
ہند ہے ہمکو قفس ہم ہیں اسیران قفس

زخم دل پھول بنے آہ کی چلتی ہے نسیم
روز افزوں ہے بہار چمنستان قفس

قافلہ دیکھتے ہیں جب سوی طیبہ جاتے
کیسی حسرت سے تڑپتے ہیں اسیران قفس

تھا چمن ہی ہمیں زندان کہ نہ تھا وہ گل تر
قید پر قید ہوا اور یہ زندان قفس

دشت طیبہ میں ہمیں شکل وطن یاد آئی
بد نصیبی سے ہوا باغ میں ارمان قفس

اب نہ ٹوٹینگے اگر کھل گئی قسمت کی گرہ
اب گرہ باندھ لیا ہمنے یہ پیمان قفس

ہند کو کون مدینہ سے پلٹنا چاہے
عیش گلزار بھلا دے جو نہ دوران قفس

ہیچ ہے کس گل خوبی کی ثنا میں ہے حسن
نکہت خلد سے مہکا ہے جو زندان قفس

ردیف شین معجمہ

جناب مصطفےٰ ہون جس سے ناخوش
نہین ممکن کہ ہو اوس سے خدا خوش

شہ کونین نے جب صدقہ باٹا
زمانہ بھر کو دم مین کردیا خوش

سلاطین مانگتے ہین بھیک اوس سے
یہ اپنے گھر سے ہے اونکا گدا خوش

پسند حق تعالی تیری ہر بات
ترے انداز خوش تیری ادا خوش

مٹین سب ظاہر و باطن کے امراض
مدینہ کی یہ ہے آب و ہوا خوش

فنا رضی کی محبت کے تقاضے
کہ جس سے آپ خوش اوس سے خدا خوش

ہزارون جرم کرتا ہون شب روز
خوشا قسمت نہین وہ پھر بھی ناخوش

الٰہی دے مرے دل کو غم عشق
نشاط دہر سے ہو جاؤن ناخوش

نہین جاتین کبھی دشت نبی سے
کچھ ایسی ہے بہارون کو فضا خوش

مدینہ کی اگر سرحد نظر آئے
دل ناشاد ہووے انتہا خوش

نہ دے آرام دم بھر یہ غم عشق
دل مضطر مین خوش میرا خدا خوش

ق

نہ تھا ممکن کہ ایسی معصیت پر
گنہگارون سے ہو جاتا خدا خوش

تمھاری روتی آنکھون نے ہنسایا
تمھارے غمزدہ دل اونکیا خوش

الٰہی دھوپ ہو اونکی گلی کی
مرے سر کو نہین ظل ہما خوش

حسن نعت و چنین شیرین بیانی
تو خوش باشی کہ کردی وقت ما خوش

ردیف صاد مہملہ

خدا کی خلق مین سب انبیا خاص
گروہ انبیا مین مصطفےٰ خاص

نرالا حسن انداز و ادا خاص
تجھے خاصون مین حق نے کرلیا خاص

تری نعمت کے سائل خاص تا عام
تری رحمت کے طالب عام تا خاص

شریک اوس مین نہین کوئی پیمبر
خدا سے ہی جو تجھکو واسطہ خاص

گنہگار و نہ ہو مایوس رحمت
نہین ہوتی کریمون کی عطا خاص

گدا ہون خاص رحمت سے ملی بھیک
نہ مین خاص اور نہ میری التجا خاص

ملا جو کچھ جسے وہ تم سے پایا
تمھین ہو مالکِ ملکِ خدا خاص

غریبون بینواؤن بیکسون کو
خدا نے در تمھارا کر دیا خاص

جو کچھ پیدا ہوا دونون جہانمین
تصدق ہی تمھاری ذات کا خاص

تمھاری انجمن آرائیون کو
ہوا ہنگامۂ تا لُو اعلیٰ خاص

نبی ہم پایا ہوں کیا۔ تو نے پایا
نبوت کی طرح ہر معجزہ خاص

جو رکھتا ہی جمال من رأنی
اوسی مونھ کی صفت ہی والضحیٰ خاص

نہ بھیجو اور دروازون پہ اوس کو
حسن ہے آپ کے در کا گدا خاص

ردیف ضاد معجمہ

سنو خدا کے واسطے اپنے گدا کی عرض
یہ عرض ہے حضور بڑی بینوا کی عرض

اونکے گدا کی در پہ ہے یون بادشا کی عرض
جیسے ہو بادشاہ کے در پہ گدا کی عرض

عاجز نوازیون پہ کرم ہے تُلا ہوا
وہ دل لگا کے سنتے ہین ہر بینوا کی عرض

قربان اونکے نام کے بے اونکے نام کے
مقبول ہو نہ خاص جناب خدا کی عرض

غم کی گھٹائین چھائی ہین مجھ تیرہ بخت پر
اے مہر سُن لے ذرۂ بے دست و پا کی عرض

اے بیکسون کے حامی و یاور سوا ترے
کسکو غرض ہی کون سنے مبتلا کی عرض

اے کیمیائے دل مین ترے در کی خاک ہون
خاک در حضور سے ہے کیمیا کی عرض

الجھن سے دور نور سے معمور کر مجھے
ای زلف پاک ہی یہ اسیر بلا کی عرض

دکھ مین رہے کوئی یہ گوارا نہین انھین — مقبول کیون نہ ہو دلِ دردآشنا کی عرض
کیون طول دون حضور یہ دین یہ عطا کرین — خود جانتے ہین آپ مری مدعا کی عرض

دامن بھرینگے دولتِ فضلِ خدا سے ہم
خالی کبھی گئی ہے حسن مصطفے کی عرض

ردیف طائے مہملہ

چشمِ دل چاہے جو انوار سے ربط — رکھے خاکِ درِ دلدار سے ربط
اونکی نکہت کا طلبگار ہے گل — اونکی رحمت کا گنہگار سے ربط
دشتِ طیبہ کی جو دیکھ آئین بہار — ہو عنادل کو نہ گلزار سے ربط
یا خدا دل نہ ملے دنیا سے — نہ ہو آئینہ کو زنگار سے ربط
نفس سے میل نہ کرنا ایدل — قہر ہے ایسے ستمگار سے ربط
دلِ نجدی مین ہو کیون حبِ حضور — ظلمتون کو نہین انوار سے ربط
تلخئ نزع سے اوس کو کیا کام — ہو جسے لعلِ شکربار سے ربط
خاکِ طیبہ کی اگر مل جائے — آپ صحت کرے بیمار سے ربط
اونکے دامانِ گہربار کو ہے — کاسۂ دستِ طلبگار سے ربط
کل ہے اجلاس کا دن اور ہمین — میل عملے سے نہ دربار سے ربط
عمر یون اونکی گلی مین گذرے — ق — ذرہ ذرے سے بڑھے پیار سے ربط
سرِ شوریدہ کو ہو در سے میل — کمرِ خستہ کو دیوار سے ربط

اے حسن خیر ہے کیا کرتے ہو
یار کو چھوڑ کر اغیار سے ربط

ردیف ظائے معجمہ

خاک طیبہ کی اگر دلمین ہو وقعت محفوظ
عیب کوری سے رہے چشم بصیرت محفوظ

دل مین روشن ہو اگر شمع ولاے مولی
دزد شیطان سے رہے دین کی دولت محفوظ

یا خدا محو نظارہ ہون یہانتک آنکھین
شکل قرآن ہو مرے دلمین وہ صورت محفوظ

سلسلہ زلف مبارک سے ہے جسکے دل کو
ہر بلا سے رکھے اللہ کی رحمت محفوظ

تھی جو اوس ذات سے تکمیل فرامین منظور
رکھی خاتم کے لیے مُہر نبوت محفوظ

اے نگہبان مری تجھپہ صلاۃ اور سلام
دو جہان مین تری بندی رہین سلامت محفوظ

واسطہ حفظ الہی کا بچا رہزن سے
رہے ایمانِ غریبان دم رحلت محفوظ

شاہی کون و مکان آپکو دی خالق نے
کنز قدرت مین ازل سے تھی یہ دولت محفوظ

تیری قانون مین گنجائش تبدیل نہین
نسخ و ترمیم سے شاہا تیری شریعت محفوظ

جسے آزاد کرے قامت شہ کا صدقہ
رہے فتنون سے وہ تا روز قیامت محفوظ

اوسکو اعدا کی عداوت سے ضرر کیا پہنچے
جسکے دلمین ہو حسن اونکی محبت محفوظ

ردیف عین مہملہ

مدینہ مین ہے وہ سامان بارگاہ رفیع
عروج و اوج ہین قربان بارگاہ رفیع

نہین گدا ہی سر خوان بارگاہ رفیع
خلیل بھی تو ہین مہمان بارگاہ رفیع

بنائے دونون جہان مجرئی اسی در کی
کیا خدا نے جو سامان بارگاہ رفیع

زمین عجز پہ سجدہ کرائین شاہون سے
فلک جناب غلامان بارگاہ رفیع

ہے انتہای علا ابتدای اوج یہان
ورای خیال سے ہے شان بارگاہ رفیع

کمند رشتۂ عمر خضر پہنچ نہ سکے
بلند اتنا ہے ایوان بارگاہ رفیع

وہ کون ہے جو نہین فیضیاب اس در سے
سبھی ہین بندہ احسان بارگاہ رفیع

نوازے جاتے ہین ہمسے نکمّے اُم علام | ہماری جان ہو قربان بارگاہِ رفیع

مطیع نفس ہین وہ سرکشانِ جن و بشر | نہین جو تابع فرمان بارگاہِ رفیع

صلائے عام ہے مہمان نواز ہین سرکار | کبھی اوٹھا ہی نہین خوان بارگاہِ رفیع

جمال شمس و قمر کا سنگار ہے شب و روز | فروغ شمسۂ ایوان بارگاہِ رفیع

لائکہ ہین فقط داب سلطنت کیلیے | خدا ہے آپ نگہبان بارگاہِ رفیع

حسن جلالت شاہی سے کیون جھجکتا ہے
گدا نواز ہے سلطان بارگاہِ رفیع

ردیف غین معجمہ

خوشبوے دشت طیبہ سے بسجائے گر دماغ | مہکائے بوے خلد مرا سربسر دماغ

پایا ہے پائے صاحب معراج سے شرف | ذرّات کوے طیبہ کا ہے عرش پر دماغ

مومن فداے نور و شمیم حضور ہین | ہر دل چمک رہا ہے معطر ہے ہر دماغ

ایسا بسے کہ بوے گل خلد سے بسے | ہو یاد نقش پاے نبی کا جو گھر دماغ

آباد کر خدا کے لیے اپنے نور سے | ویران دل ہے دل سے زیادہ کھنڈر دماغ

ہر خار طیبہ زینت گلشن ہے عندلیب | نادان ایک پھول پر اتنا نہ کر دماغ

زاہد ہے مستحق کرامت گناہگار | اللہ اکبر اتنا مزاج اسقدر دماغ

بے نور دل کے واسطے کچھ بھیک مانگتے | ذرات خاک طیبہ کا ملتا اگر دماغ

اے عندلیب خار حرم سے مثال گُل | بک بک کے ہرزہ گوئی سے خالی نہ کر دماغ

ہر دم خیال پاک اقامت گزین رہے | بن جاے گھر دماغ نہ ہو رہگزر دماغ

شاید کہ وصف پاے نبی کچھ بیان کرے | پوری ترقیون پہ رسا ہو اگر دماغ

اوس بدلگام کو خرِ دجال جانیے | سونگھ آئے ذکر پاک کو سنکر جو خر دماغ

اونکے خیال سے وہ ملی امن اے حسن
سر پر نہ آئے کوئی بلا ہو سپر دماغ

ردیف فا

کچھ غم نہین اگرچہ زمانہ ہو برخلاف
اونکی مدد رہی تو کرے کیا اثر خلاف

اونکا عدو اسیر بلاے نفاق ہی
اوسکی زبان و دلمین ہی عمر بھر خلاف

کرتا ہی ذکر پاک سے نجدی مخالفت
کمبخت بدنصیب کی قسمت ہے برخلاف

اونکی وجاہتون مین کمی ہو محال ہی
بالغرض اک زمانہ ہوا ونسے اگر خلاف

اوٹھون جو خواب گہ سے آئے شمیم یار
یارب نہ صبح حشر ہو باد سحر خلاف

قربان جاؤن رحمت عاجز نواز پر
ہوتی نہین غریب سے اونکی نظر خلاف

شان کرم کسی سے عوض چاہتی نہین
لاکھ استثال امر مین دل ہو ادہر خلاف

کیا رحمتین ہین لطف مین پھر بھی کمی نہین
کرتے رہے ہین حکم کے ہم عمر بھر خلاف

تعمیل حکم حق کا حسن ہے اگر خیال
ارشاد پاک سرور دین کا نہ کر خلاف

رحمت نہ کس طرح ہو گنہگار کی طرف
رحمن خود ہے میرے طرفدار کی طرف

جان جنان ہے دشت مدینہ تری بہار
بلبل نہ جائیگی کبھی گلزار کی طرف

انکار کا وقوع تو کیا ہو کریم سے
مائل ہوا نہ دل کبھی انکار کی طرف

موتھ اوسکا دیکھتی ہین بہارین بہشت کی
جسکی نگاہ ہے ترے رخسار کی طرف

جان بخشیان مسیح کو حیرت مین ڈالتین
جب بیٹھ دیکھتے تری رفتار کی طرف

محشر مین آفتاب ادھر گرم اور ادھر
آنکھین لگی ہین دامن دلدار کی طرف

پھیلا ہوا ہو ہاتھ ترے در کے سامنے
گردن جھکی ہوئی تری دیوار کی طرف

جنت بھی لینے آئے تو چھوڑین نہ یہ گلی
مونھ پھیر بیٹھین ہم تری دیوار کی طرف

گو بیشمار جرم ہون گو بے عدد گناہ
کچھ غم نہین جو تم ہو گنہگار کی طرف

یون مجھکو موت آئے تو کیا پوچھنا مرا
ہین خاک پہ نگاہ در یار کی طرف

کعبے کے صدقے دل کی تمنا مگر یہ ہے
مرنیکے وقت مونھ ہو در یار کی طرف

دکھاتے ہین مراد جہان مانگیے وہان
مونھ ہونا چاہیے درِ سرکار کی طرف

روکے گی حشر مین جو مجھے پاشکستگی
دوڑینگے ہاتھ دامن دلدار کی طرف

آہین دل اسیر سے لب تک آئی تھین
اور آپ دوڑ آئے گرفتار کی طرف

دیکھی جو بیکسی تو اونھین رحم آگیا
گھبرا کے ہوگئے وہ گنہگار کی طرف

بٹتی ہی بھیک دوڑتے پھرتے ہین بینوا
در کی طرف کبھی کبھی دیوار کی طرف

عالم کے دل تو بھر گئے دولت سے کیا عجب
گھر دوڑنے لگین در سرکار کی طرف

انکھین جو بند ہون تو مقدر کھلے حسن
جلوے خود آئین طالب دیدار کی طرف

ردیف قاف

ترا ظہور ہوا چشم نور کی رونق
ترا ہی نور ہے بزم ظہور کی رونق

رہے نہ عفو مین پھر ایک ذرہ شک باقی
جو اونکی خاک قدم ہو قبور کی رونق

نہ فرش کا یہ تجمل نہ عرش کا یہ جمال
فقط ہی نور و ظہور حضور کی رونق

تمھارے نور سے روشن ہوئی زمین و فلک
یہی جمال ہی نزدیک و دور کی رونق

زبان حال سے کہتے ہین نقش پا اونکے
ہمین ہین چہرۂ غلمان و حور کی رونق

ترے نثار ترا ایک جلوۂ رنگین
بہار جنت و حور و قصور کی رونق

ضیا زمین و فلک کی ہی جس تجلی سے
الٰہی ہو وہ دل ناصبور کی رونق

یہی فروغ تو زیب صفا و زینت ہی
یہی ہی حسن تجلی و نور کی رونق

حضور تیرہ و تاریک ہے یہ نیچر دل
تجلیون سے ہوئی کوہ طور کی رونق

بجا ہے جیسے شبستان عالم امکان
وہی ہین مجلس روز نشور کی رونق

کرین دلونکو منور سراج کے جلوے
فروغ بزم عوارف ہو نور کی رونق

دعا خدا سے غم عشق مصطفےٰ کی ہے
حسن ہو غم ہو نشاط و سرور کی رونق

ردیف کاف

جو ہو سر کو رسائی اونکے در تک
تو پہنچے تاج عزت اپنے سر تک

وہ جب تشریف لائے گھر سے در تک
بھکاری کا بھرا ہے در سے گھر تک

دہائی ناخدائے بیکسان کی
کہ سیلاب الم پہنچا کمر تک

الٰہی دل کو دے وہ سوز الفت
پھنکے سینہ جلن پہنچے جگر تک

نہ ہو جبتک تمہارا نام شامل
دعائین جا نہین سکتین اثر تک

گزر کی راہ نکلی رہگزر مین
ابھی پہنچے نہ تھے ہم اونکے در تک

خدائیون اونکی الفت مین گما دی
نہ پاؤن پھر کبھی اپنی خبر تک

بجائے چشم خود اوٹھتا نہ ہو آڑ
جمال یار سے تیری نظر تک

تری نعمت کہ جو کے اہل دولت
تری رحمت کا پیاسا ابر تر تک

نہ ہوگا دو قدم کا فاصلہ بھی
الہ آباد سے احمد نگر تک

تمہارے حسن کے باڑہ کے صدقے
نمک خوار ملاحت ہے قمر تک

شب معراج تھے جلوے پہ جلوے
شبستان دنی سے اونکے گھر تک

بلائے جان ہے اب ویرانی دل
چلے آؤ کبھی اس اجڑے گھر تک

نہ کھولیں آنکھیں نگاہ شوق ناقص
بہت پردے ہین حسن جلوہ گر تک

جہنم مین ڈھکیلین نجدیون کو
حسن جوتونکو یون پہنچائین گھر تک

ردیف لام

طور نے تو خوب دیکھا جلوۂ شان جمال
اسطرف بھی اک نظر اے برق تابان جمال

اک نظر بے پردہ ہو جائے جو لمعان جمال
مردم دیدہ کی آنکھون پر ہوا احسان جمال

چل گیا جس راہ مین سرو خرامان جمال
نقش پا سے کھل گئے لاکھون گلستان جمال

ہے شب غم اور گرفتاران ہجران جمال
مہر کر ذرون پر اے خورشید تابان جمال

رنگ گیا آخر لباس لالہ و گل مین ظہور
خاک مین ملتا نہین خون شہیدان جمال

ذرہ ذرہ خاک کا ہو جائیگا خورشید حشر
قبر مین لیجائینگے عاشق جو ارمان جمال

ہو گیا شاداب عالم آگئی فصل بہار
اوٹھ گیا پردہ کھلا باب گلستان جمال

جلوہ سوئے محاسن چہرۂ انور کے گرد
آبنوسی رحل پر رکھا ہے قرآن جمال

اوسکے جلوے سے نہ کیون کافور ہون ظلمات کفر
پیشگاہ نور سے آیا ہے فرمان جمال

کیا کہون کتنا ہے اوسکی رہگزر مین جوش حسن
آشکارا ذرہ ذرہ سے ہے میدان جمال

ذرہ در سے تری ہمسر ہون کیا مہر و قمر
یہ ہے سلطان جمال اور وہ گدایان جمال

کیا مزے کی زندگی ہے زندگی عشاق کی
آنکھین اونکی جستجو مین دل مین ارمان جمال

روسیاہی نے شب دیجور کو شرما دیا
مونھ اوجالا کر دے اے خورشید تابان جمال

ابروئے پرخم سے پیدا ہے ہلال ماہ عید
مطلع عارض سے روشن بدر تابان جمال

دلکشی حسن جانانہ کا ہو گیا عالم بیان
دل فدائے آئنہ آئینہ قربان جمال

بیخش یوسف ہاتھ کاٹے ہین زنان مصر نے
تیری خاطر سر کٹا بیٹھے فدایان جمال

تیرے ذرہ پہ شب غم کی جفائین تا بکے
نور کا تڑکا دکھا اے مہر تابان جمال

اتنی مدت تک ہو دید مصحف عارض نصیب / حفظ کرون ناظرہ پڑھ پڑھ کے قرآن جمال
یا خدا دل کی گلی سے کون گزرا ہے کہ آج / ذرہ ذرہ سے ہے طالع مہر تابان جمال
اونکے در پر اسقدر بٹتا ہے باڑا نور کا / جھولیان بھر بھر کے لائے ہین گدایان جمال

نور کی بارش **حسن** پہ ہو تیری دیدار سے / دل سے دھل جائے الٰہی داغ حرمان جمال

بزم محشر منعقد کر کے سامان جمال / دل کے آئینونکو مدت سے ہے ارمان جمال
اپنا صدقہ بانٹتا آتا ہے سلطان جمال / جھولیان پھیلائے دوڑین بینوایان جمال
جسطرح سے عاشقونکا دل ہے قربان جمال / ہے یونہین قربان تیری شکل پر جان جمال
بیحجابانہ دکھادو اک نظر آن جمال / صدقے ہونیکو لیے حاضر ہین خواہان جمال
تیری ہی قامت نے چمکایا مقدر حسن کا / بس اسی اَگّے سے روشن ہے شبستان جمال
روح لیگی حشر تک خوشبوئے جنت کے مزے / گر بسا دیگا کفن عطر گریبان جمال
مرگئے عشاق لیکن واہ چشم منتظر / حشر تک آنکھین تجھے ڈھونڈینگی ایجان جمال
بیچنگی ہی نقد جان دیتے چلے ہین مشتری / حشر مین کھولیگا یارب کون دکّان جمال
عاشقونکا ذکر کیا معشوق عاشق ہوگئے / انجمن کی انجمن صدقے ہے ایجان جمال
تیری قدرت کا ہر ذرہ نہ کیون ہو آفتاب / سرزمین حسن سے نکلی ہے یہ کان جمال
بزم محشر مین حسینان جہان سب جمع ہین / ہر نظر تیری طرف اٹھتی ہے ایجان جمال
آرہی ہے ظلمت شبہائے غم چھپا کیے / نور یزدان ہمکو لیلے زیر دامان جمال
وسعت بازار محشر تنگ ہے اوسکے حضور / کسجگہ کھولے کسیکا حسن دکّان جمال
خوبرویان جہانکو بھی یہی کہتے سُنا / تم ہو شان حسن جان حسن ایمان جمال
تیرہ و تاریک رہتی بزم خوبان جہان / گر ترا جلوہ نہ ہوتا شمع ایوان جمال
مین تصدق جاؤن اے شمس الضحٰی بدر الدجٰی / اس دل تاریک پر بھی کوئی لمعان جمال

سب سی پہلے حضرت یوسف کا نام پاک ہون
مین گناؤن گر ترے امیدواران جمال

بے بصر پر بھی یہ اونکے حسن نے ڈالا اثر
دلمین ہی پھوٹی ہوئی آنکھونپر ارمان جمال

عاشقون نی رزمگاہ ہو نین گلے کٹوا دیے
واہ کس کس لطف سی کی عید قربان جمال

یا خدا دیکھون بہار خندۂ دندان نما
برسی کشت آرزو پر ابر نیسان جمال

ظلمت مرقد سے اندیشہ حسن کو کچھ نہین
ہے وہ مداح حسینان منقبت خوان جمال

ردیف میم

ای دین حق کی رہبر تمپر سلام ہردم
میرے شفیع محشر تمپر سلام ہردم

اس بیکس و حزین پر جو کچھ گزر رہی ہی
ظاہر ہی سب وہ تمپر تمپر سلام ہردم

دنیا و آخرت مین جب مین رہون سلامت
پیاری پڑھون نہ کیونکر تمپر سلام ہردم

دل تفتگان فرقت پیاسی ہین مدتونکی
ہمکو بھی جام کوثر تمپر سلام ہردم

بندہ تمہاری در کا آفت مین مبتلا ہی
رحم ای حبیب داور تمپر سلام ہردم

بیوارثون کی وارث بیوالیو نکی والی
تسکین جان مضطر تمپر سلام ہردم

للہ اب ہماری فریاد کو پہونچیے
بیحد ہی حال ابتر تمپر سلام ہردم

جلاد نفس بد سی دیجیے مجھے رہائی
اب ہی گلے پہ خنجر تمپر سلام ہردم

دریوزہ گر ہون مین بھی ادنی سا اس گلی کا
لطف و کرم ہو مجھپر تمپر سلام ہردم

کوئی نہین ہی میرا مین کس سے داد چاہون
سلطان بندہ پرور تمپر سلام ہردم

غم کی گھٹائین گھر آئی ہین ہر طرف سے
ای مہر ذرہ پرور تمپر سلام ہردم

بلوا لیجیے در پر اب مجھکو دیجیے عزت
پھرتا ہون خوار در در تمپر سلام ہردم

محتاج سی تمہاری کرتے ہین سب کنارا
بس اک تمہین ہو یاور تمپر سلام ہردم

بہر خدا بچاؤ ان خارہائے غم سے
اک اک ہزار لاکھ شعر تمپر سلام ہردم

کوئی نہین ہمارا ہم کسکے در پہ جائین
اے بیکسوں کے یاور تمپر سلام ہردم

کیا خوف مجھکو پیاری نار جحیم سے ہو
تم ہو شفیع محشر تمپر سلام ہردم

اپنے گدائے در کی لیجے خبر خدارا
کیجے کرم حسن پر تمپر سلام ہردم

اے مدینہ کے تاجدار سلام
اے غریبوں کے غمگسار سلام

تیری اک اک ادا پہ اے پیارے
سو درودین فدا ہزار سلام

رب سلم کے کہنے والے پر
جان کے ساتھ ہون نثار سلام

میرے پیارے پہ میرے آقا پر
میری جانب سے لاکھ بار سلام

میرے بگڑی بنانے والے پر
بھیج اے میرے کردگار سلام

اوس پناہ گناہگاران پر
یہ سلام اور کرور بار سلام

اوس جواب سلام کے صدقے
تا قیامت ہون بیشمار سلام

اونکی محفل مین ساتھ لیجائین
حسرت جان بیقرار سلام

پردہ میرا نہ فاش حشر مین ہو
اے مرے حق کے رازدار سلام

وہ سلامت رہا قیامت مین
پڑھ لیے جس نے دل سے چار سلام

عرض کرتا ہے یہ حسن تیرا
تجھپر اے خلد کی بہار سلام

ترے در پہ ساجد ہین شاہان عالم
تو سلطان عالم ہے اے جان عالم

یہ پیاری ادا دشمن ہے نیچی نگاہین
فدا جان عالم ہو اے جان عالم

کسی اور کو بھی یہ دولت ملی ہے
گدا کسکے در کے ہین شاہان عالم

مین در در پھرون چھوڑ کر کیون ترا در
اوٹھائے بلا میری احسان عالم

مین سرکار عالی کے قربان جاؤن
بھکاری ہین اس در کے شاہان عالم

مرے دبدبہ والے مین تیری صدقے
ترے در کے کتّے ہین شیران عالم

تمھاری طرف ہاتھ پھیلے ہین سب کے
تمھین پورے کرتے ہو ارمان عالم

مجھے زندہ کردے مجھے زندہ کردے
مری جان عالم مری جان عالم

مسلمان مسلمان ہین تیری سبب سے
مری جان تو ہی ہے ایمان عالم

مرے آن والے مرے شان والے
گدائی ترے در کی ہے شان عالم

تو بحرِ حقیقت تو دریائے عرفان
ترا ایک قطرہ ہے عرفانِ عالم

کوئی جلوہ میسر کبھی روز سیہ پہ
خدا کے قمر مہر تابان عالم

بس اب کچھ عنایت ہو اب لاکچھ
انھین تکتے رہنا فقیران عالم

وہ دولھا ہین ساری خدائی براتی
انھین کے لیے ہے یہ سامان عالم

نہ دیکھا کوئی پھول تجھسا نہ دیکھا
بہت چھان ڈالے گلستان عالم

ترے کوچہ کی خاک ٹھہری ازل سے
مری جان علاج مریضان عالم

کوئی جان عیسیٰ کو جاکر خبر دے
مرے جاتے ہین دردمندان عالم

ابھی سارے بیمار ہوتے ہین اچھے
اگر لب ہلا دے وہ درمان عالم

سمیعا خدارا حسن کی بھی سن لے
بلا مین ہے یہ لوٹ دامان عالم

جاتے ہین سوئے مدینہ گھر سے ہم
باز آئے ہند بد اختر سے ہم

مار ڈالے بیقراری شوق کی
خوش تو جب ہون اس دل مضطر سے ہم

بے ٹھکانون کا ٹھکانا ہے یہی
اب کہان جائین تمھارے در سے ہم

تشنگی حشر سے کچھ غم نہین
ہین غلامان شہ کوثر سے ہم

خاک طیبہ کا بچھونا گر ملے
باز آئین تکیۂ و بستر سے ہم

اپنے ہاتھوں میں ہو داماں شفیع
ڈر چلے بس فتنۂ محشر سے ہم

نقش پا ہے جو ہوا ہے سرفراز
دل بدل ڈالیں گا اوس پتھر سے ہم

گردن تسلیم خم کرنے کے ساتھ
پھینکتے ہیں بار عصیاں سر سے ہم

گور کی شب تار ہے پر خوف کیا
لو لگائے ہیں رخ انور سے ہم

دیکھ لینا سب مرادیں ملگئیں
جب لپٹ کر روئینگے اونکے در سے ہم

کیا بندھا ہمکو خدا جانے خیال
آنکھیں ملتے ہیں جو پتھر سے ہم

جانے والے چلدیے کب کے حسن
پھر رہے ہیں ایک بس مضطر سے ہم

منقبت حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ

اللہ برائے غوث اعظم
دے مجھکو ولائے غوث اعظم

دیدار خدا تجھے مبارک
اے محو لقائے غوث اعظم

وہ کون کریم صاحب جود
میں کون گدائے غوث اعظم

سوکھی ہوئی کھیتیاں ہری کر
اے ابر سخائے غوث اعظم

امیدیں نصیب مشکلیں حل
قربان عطائے غوث اعظم

کیا تیزی مہر حشر سے خوف
ہیں زیر لوائے غوث اعظم

وہ اور ہیں جن کو ہے محتاج
ہم تو ہیں گدائے غوث اعظم

ہیں جانب نالۂ غریباں
گوش شنوائے غوث اعظم

کیوں ہمکو ستائے نار دوزخ
کیوں رد ہو دعائے غوث اعظم

بیگانے بھی ہو گئے یگانے
دلکش ہے ادائے غوث اعظم

آنکھوں میں ہے نور کی تجلی
پھیلی ہے ضیائے غوث اعظم

جو دم مین غنی کرے گدا کو
وہ کیا ہے عطائے غوث اعظم

کیون حشر کے دن ہو فاش پردہ
ہین زیر قبائے غوث اعظم

آئینہ روئے خوبرویان
نقش کف پائے غوث اعظم

اے دل نہ ڈرا ہن بلاؤن سے اب
وہ آئی صدائے غوث اعظم

اے غم جو ستائے اب تو جانون
لے دیکھ وہ آئے غوث اعظم

تار نفس بلا تکہ ہے
ہر تار قبائے غوث اعظم

سب کھولے عقدہائے مشکل
اے ناخن پائے غوث اعظم

کیا اونکی ثنا لکھون حسن مین
جان باد فدائے غوث اعظم

اسیرون کے مشکلکشا غوث اعظم
فقیرون کے حاجت روا غوث اعظم

گرا ہے بلاؤن مین بندہ تمہارا
مدد کے لیے آؤ یا غوث اعظم

ترے ہاتھ مین ہاتھ مین نے دیا ہے
ترے ہاتھ ہے لاج یا غوث اعظم

مریدون کو خطرہ نہین بحر غم سے
کہ بیڑے کے ہین ناخدا غوث اعظم

تمھین دکھ سنو اپنے آفت زدون کا
تمھین درد کی دو دوا غوث اعظم

بھنور مین پھنسا ہے ہمارا سفینہ
بچا غوث اعظم بچا غوث اعظم

جو دکھ بھر رہا ہون جو غم سہ رہا ہون
کہون کس سے تیرے سوا غوث اعظم

زمانہ کے دکھ درد کی رنج و غم کی
ترے ہاتھ مین ہے دوا غوث اعظم

اگر سلطنت کی ہوس ہے فقیرو
کہو شیء لله ... یا غوث اعظم

نکالا ہے پہلے تو ڈوبے ہوون کو
اور اب ڈوبتون کو بچا غوث اعظم

جسے خلق کہتی ہے پیارا احد کا
اوسی کا ہے تو لاڈلا غوث اعظم

قطعہ

کیا غور جب گیارہوین بارھوین مین
معمہ یہ ہم پر کھلا غوث اعظم

تمھین وصل بے فصل ہے شاہ دین سے — دیا حق نے یہ مرتبہ غوث اعظم
پھنسا ہے تباہی مین بیڑا ہمارا — سہارا لگا دو ذرا غوث اعظم
مشایخ جہان آئین بہر گدائی — وہ ہے تیری دولت سرا غوث اعظم
مری مشکلون کو بھی آسان کیجے — کہ ہین آپ مشکلکشا غوث اعظم
وہان سر جھکاتے ہین سب اونچے اونچے — جہان ہے ترا نقش پا غوث اعظم
قسم ہے کہ مشکل کو مشکل نہ پایا — کہا ہمنے جس وقت یا غوث اعظم
مجھے پھیر مین نفس کافر نے ڈالا — بتا جایئے راستا غوث اعظم
کھلا دے جو مرجھائی کلیان دلونکی — چلا کوئی ایسی ہوا غوث اعظم
مجھے اپنی الفت مین ایسا گما دے — نہ پاؤن پھر اپنا پتا غوث اعظم
بچالے غلامون کو مجبوریون سے — کہ تو عبد قادر ہے یا غوث اعظم
دکھا دے ذرا مہر رخ کی تجلی — کہ چھائی ہے غم کی گھٹا غوث اعظم
گرائے لگی ہے مجھے لغزش پا — سنبھالو ضعیفون کو یا غوث اعظم
لپٹ جائین دامن سے اوسکے ہزارون — پکڑ لے جو دامن ترا غوث اعظم
سرون پر جسے لیتے ہین تاج والے — تمھارا قدم ہے وہ یا غوث اعظم
دوائے نگاہے عطائے سخائے — کہ شد درد ما لا دوا غوث اعظم
ز ہر رو و ہر راہ رویم بگردان — سوئے خویش راہم نما غوث اعظم
اسیر کمند ہوائیم کریما — بہ بخشائے بر حال ما غوث اعظم
فقیر تو چشم کرم از تو دارد — نگاہے بحال گدا غوث اعظم
گدائیم مگر از گدایان شاہے — کہ گویندش اہل صفا غوث اعظم
کمر بست بر خون من نفس قاتل — اغثنی برائے خدا غوث اعظم
ادھر مین بپا سوری دولت ہے نتیا — کہون کس سے اپنی بتھا غوث اعظم

بہت بین کٹی موری سگری عمریا
کرد و سو یہ اپنی دیا غوث اعظم

بھیو دو جو بیکنٹھ بغداد تو سے
کبھو موری نگری بھی آ غوث اعظم

کہے کس سے جا کر حسن اپنے دلکی
سُنے کون تیرے سوا غوث اعظم

ردیف نون

کون کہتا ہی کہ زینت خلد کی اچھی نہین
لیکن اےدل فرقت کوئی نبی اچھی نہین

رحم کی سرکار مین پرسش ہی ایسوں کی بہت
ایدل اچھا ہی اگر حالت مری اچھی نہین

تیرہ دلکو جلوۂ ماہ عرب درکار ہے
چودھوین کے چاند تیری چاندنی اچھی نہین

کچھ خبر ہی مین برا ہون کیسے اچھوں کا برا
مجھ برے پر زاہدو طعنہ زنی اچھی نہین

اُس گلی سے دُور رہکر کیا مرین ہم کیا جئین
آہ ایسی موت ایسی زندگی اچھی نہین

اُنکے در کی بھیک چھوڑین سروری کیواسطے
اُنکے در کی بھیک اچھی سروری اچھی نہین

خاک اُنکے آستانے کی منگا دے چارہ گر
فکر کیا حالت اگر بیمار کی اچھی نہین

سایۂ دیوار جاناں مین ہو بستر خاک پر
آرزوے تاج و تخت خسروی اچھی نہین

درد عصیان کی ترقی سے ہوا ہون جان بلب
مجھکو اچھا کیجیے حالت مری اچھی نہین

ذرۂ طیبہ کی طلعت کے مقابل اے قمر
گھٹتی بڑھتی چاردنکی چاندنی اچھی نہین

موسم گل کیون دکھائے جاتی ہین یہ سبز باغ
دشت طیبہ جائینگے ہم رہزنی اچھی نہین

بیکسون پر مہرباں ہے رحمت بیکس نواز
کون کہتا ہے ہماری بیکسی اچھی نہین

بندۂ سرکار ہو پھر کر خدا کی بندگی
ورنہ اے بندے خدا کی بندگی اچھی نہین

روسیہ ہون منھ اوجالا کر دے اے طیبہ کے چاند
اس اندھیری پاکھ کی یہ تیرگی اچھی نہین

خار ہاے دشت طیبہ چبھ گئے دلمین مرے
عارض گل کی بہار عارضی اچھی نہین

صبح محشر چونک اے دل جلوۂ محبوب دیکھ
نور کا تڑکا ہے پیارے کاہلی اچھی نہین

اونکے در پر موت آجائے تو جی جاؤن حسن
اونکے در سے دور رہ کر زندگی اچھی نہین

نگاہِ لطف کے امیدوار ہم بھی ہین
لیے ہوے یہ دلِ بیقرار ہم بھی ہین

ہمارے دستِ تمنا کی لاج بھی رکھنا
ترے فقیرون مین اے شہریار ہم بھی ہین

ادھر بھی توسنِ اقدس کے دو قدم جلوے
تمھاری راہ مین مشتِ غبار ہم بھی ہین

کھلا دو غنچۂ دل صدقہ باد دامن کا
امیدوارِ نسیمِ بہار ہم بھی ہین

تمھاری ایک نگاہ کرم مین سب کچھ ہے
پڑے ہوئے تو سرِ رہگذار ہم بھی ہین

جو سر پہ رکھنے کو ملجائے نعلِ پاکِ حضور
تو پھر کہین گے کہ ہان تاجدار ہم بھی ہین

یہ کس شہنشہِ والا کا صدقہ بٹتا ہے
کہ خسروؤن مین پڑی ہے پکار ہم بھی ہین

ہماری بگڑی بنی اونکے اختیار مین ہے
سپرد اونھین کے ہین سب کاروبار ہم بھی ہین

حسن ہے جنکی سخاوت کی دھوم عالم مین
اونھین کے تم بھی ہو اک ریزہ خوار ہم بھی ہین

کیا کرین محفلِ دلدار کو کیونکر دیکھین
اپنے سرکار کے دربار کو کیونکر دیکھین

تابِ نظارہ تو ہو یار کو کیونکر دیکھین
آنکھین ملتی نہین دیدار کو کیونکر دیکھین

دلِ مردہ کو تری کوچہ مین کیونکر لیجائین
اثرِ جلوۂ رفتار کو کیونکر دیکھین

جنکی نظرون مین ہے صحرائے مدینہ بلبل
آنکھ اوٹھا کر تری گلزار کو کیونکر دیکھین

عوضِ عفوِ گنہ بکتے ہین اک مجمع ہے
ہائے ہم اپنے خریدار کو کیونکر دیکھین

ہم گنہگار کہان اور کہان رویتِ عرش
سر اوٹھا کر تری گلزار کو کیونکر دیکھین

اور سرکار بنے ہین تو اونھین کے در سے
ہم گدا اور کی سرکار کو کیونکر دیکھین

دستِ صیاد سے آہو کو چھڑائین جو کریم
دامِ غم مین وہ گرفتار کو کیونکر دیکھین

تاب دیدار کا دعوی ہی جنھین سامنے آئین
دیکھیے کوچۂ محبوب مین کیونکر پہونچین
دیکھتے ہین تری رخسار کو کیونکر دیکھین
دیکھیے جلوۂ دیدار کو کیونکر دیکھین
اہلکاران سقر اور ارادۂ تحسین
نازپروردۂ سرکار کو کیونکر دیکھین

نہ کیون آرائشین کرتا خدا دنیا کی سامانین
تمہین دولہا بنا کر بھیجنا تھا بزم امکان مین

یہ رنگینی یہ شادابی کہان گلزار رضوان مین
ہزارون جنتین آکر بسی ہین کوئے جانان مین

خزان کا کسطرح ہو دخل جنت کے گلستان مین
بہارین بس چکی ہین جلوۂ رنگین جانان مین

تم آئے روشنی پھیلی ہوا دن کھل گئین آنکھین
اندھیرا سا اندھیرا چھا رہا تھا بزم امکان مین

تھکا ماندہ وہ ہی جو پاؤن اپنے توڑ کر بیٹھا
وہی پہنچا ہوا ٹھہرا جو پہنچا کوے جانان مین

تمہارا کلمہ پڑھتا اوٹھے تیر صدقے ہونے کو
جو پائے پاک سے ٹھوکر لگا دو جسم بیجان مین

عجب انداز سے محبوب حق نے جلوہ فرمایا
سرور آنکھون مین آیا جان دلمین نور ایمان مین

فدای خار ہاے دشت طیبہ پھول جنت کی
یہ وہ کانٹے ہین جنکو خود جگہ دین گل گریبان مین

ہر اک کی آرزو ہی پہلے مجھکو ذبح فرمائین
تماشا کر رہی ہین مرنے والے عید قربان مین

ظہور پاک سے پہلے بھی صدقے تھی نبی تم پر
تمہاری نام ہی کی روشنی تھی بزم خوبان مین

کلیم آسانہ کیونکر غش ہون اونکی دیکھنے والے
نظر آتی ہین جلوی طور کے رخسار تابان مین

ہوا بدلی گھری بادل کھلے گل بلبلین چہکین
تم آئے یا بہار جانفزا آئی گلستان مین

کسی کو زندگی اپنی نہ ہوتی اس قدر میٹھی
اگر دھوون تمہاری پاؤن کا ہی شیرۂ جان مین

اوسے قسمت نے اوسکی جیتے جی جنت مین پہنچایا
جو دم لینے کو بیٹھا سایۂ دیوار جانان مین

کیا پروانون کو بلبل نرالی شمع لائے تم
گرے پڑتے تھے جو آتش پہ وہ پہنچے گلستان مین

نسیم طیبہ سے بھی شمع گل ہو جائے لیکن یون
کہ گلشن پھولین جنت لہلہا اوٹھی چراغان مین

اگر دود چراغ بزم شہ چھو جائے کاجل سے
شب قدر تجلی کا ہو سرمہ چشم خوبان مین

کرم فرمائے گر باغ مدینہ کی ہوا کچھ بھی
چمن کیونکر نہ مہکیں بلبلیں کیونکر نہ عاشق ہوں
اگر وہ چراغِ بزم والا ئس کرے کچھ بھی

گُلِ جنت نکل آئیں ابھی سرو چراغاں ہیں
تمہارا جلوہ رنگیں بھرا پھولوں نے داماں میں
شمیم مشک بسجائے گلِ شمع شبستاں ہیں

یہاں کے سنگریزوں سے حسن کیا لعل کو نسبت
یہ اونکی رہگزر میں ہیں وہ پتھر ہیں بدخشاں میں

عجب کرم شہ والا تبار کرتے ہیں — کہ ناامیدوں کو امیدوار کرتے ہیں
جما کے دل میں صفیں حسرت و تمنا کی — نگاہ لطف کا ہم انتظار کرتے ہیں
مجھے فسردگی بخت کا الم کیا ہو — وہ ایک دم میں خزاں کو بہار کرتے ہیں
خدا سگان نبی سے یہ مجھکو سنوادے — ہم اپنے کتوں میں تجھکو شمار کرتے ہیں
ملائکہ کو بھی ہیں کچھ فضیلتیں ہم پر — کہ پاس رہتے ہیں طوف مزار کرتے ہیں
جو خوش نصیب یہاں خاک در پہ بیٹھتے ہیں — جلوس مسند شاہی سے عار کرتے ہیں
ہماری دل لگی بھی وہی بجھا دیں گے — جو دم میں آگ کو باغ و بہار کرتے ہیں
اشارہ کر دو تو باد خلاف کے جھونکے — ابھی ہماری سفینہ کو پار کرتے ہیں
تمہارے در کے گدا اونکی شان عالی ہے — وہ جسکو چاہتے ہیں تاجدار کرتے ہیں
گدا گدا ہے گدا تو کیا ہی چاہے ادب — بڑے بڑے تری در کا وقار کرتے ہیں
تمام خلق کو منظور ہے رضا جنکی — رضا حضور کی وہ اختیار کرتے ہیں
سناکر وصف رخ پاک عندلیب کو ہم — رہین آمد فصل بہار کرتے ہیں
ہوا خلاف ہو چکرائے ناؤ کیا غم ہے — وہ ایک آن میں بیڑے کو پار کرتے ہیں
انا لہا سے وہ بازار کس پہ سا نہیں — تسلی دل بے اختیار کرتے ہیں
بنائی پشت نہ کعبہ کی اونکے گھر کیطرف — جنھیں خبر ہے وہ ایسا وقار کرتے ہیں
کبھی وہ تاجوران زمانہ کر نہ سکیں — جو کام آپ کے خدمت گزار کرتے ہیں

ہوائے دامن جاناں کہ جانفزا جھونکے
خزان رسیدونکو باغ وبہار کرتے ہین

سگان کوئے نبی کی نصیب پر قربان
پڑے ہوئے سر رہ افتخار کرتے ہین

کوئی یہ پوچھے مرے دل سے میری حسرت سے
کہ ٹوٹے حال ہین کیا غمگسار کرتے ہین

وہ اونکے در کے فقیرون سے کیون نہین کہتے
جو شکوۂ ستم روزگار کرتے ہین

تمھارے ہجر کی صدمونکی تاب کسکو ہے
یہ چوب خشک کو بھی بیقرار کرتے ہین

کسی بلا سے اونھین پہنچے کسطرح آسیب
جو تیرے نام سے اپنا حصار کرتے ہین

یہ نرم دل ہین وہ پیارے کہ سختیونپر بھی
عدو کے حق مین دعا بار بار کرتے ہین

کشود عقدۂ مشکل کی کیونہین فکر رہی
یہ کام تو مری طیبہ کی غار کرتے ہین

زمین کوئے نبی کے جو لیتے ہین بوسے
فرشتگان فلک اونکو پیار کرتے ہین

تمھارے در پہ گدا بھی ہین ہاتھ پھیلائے
تمھین سے عرض دعا شہریار کرتے ہین

کسے ہے دید جمال خدا پسند کی تاب
وہ پورے جلوے کہان آشکار کرتے ہین

ہماری نخل تمنا کو بھی وہ پھل دینگے
درخت خشک کو جو باردار کرتے ہین

پڑے ہین خواب تغافل مین ہم مگر مولی
طرح طرح سے ہمین ہوشیار کرتے ہین

ستا نہ سکتی ہو آنچ نہ کسی کی اونھین
جو اپنی جان و دل اونپر نثار کرتے ہین

اونھین کا جلوہ سر بزم دیکھتے ہین پتنگ
اونھین کی یاد چمن مین ہزار کرتے ہین

مرے کریم نہ آہو کو قید دیکھ سکے
عبث اسیر الم انتشار کرتے ہین

جو ذرے آتے ہین پائے حضور کے نیچے
چمک کے مہر کو وہ شرمسار کرتے ہین

جو ہو رہی پاک کو رگڑتی ہین اپنی ٹوپی مین
شجاعتین وہ دم کارزار کرتے ہین

جدھر وہ آتے ہین اب ہمین انکی راہ مین
مہک سے گیسوئے دلکش کی مشکبار کرتے ہین

حسن کی جان ہو اس وسعت کرم پہ نثار
کہ اک جہان کو امیدوار کرتے ہین

منقبت حضور اچھے میاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سن لو میری التجا اچھے میاں
میں تصدق میں فدا اچھے میاں

اب کمی کیا ہے خدا دے بندہ لے
میں گدا تم بادشا اچھے میاں

دین و دنیا میں بہت اچھا رہا
جو تمہارا ہو گیا اچھے میاں

اس برے کو آپ اچھا کیجیے
آپ اچھے میں برا اچھے میاں

ایسے اچھے کا برا ہوں میں برا
جن کو اچھوں نے کہا اچھے میاں

میں حوالے کر چکا ہوں آپ کے
اپنا سب اچھا برا اچھے میاں

آپ جانیں مجھکو اسکی فکر کیا
میں برا ہوں یا بھلا اچھے میاں

مجھ برے کے کیسے اچھے ہیں نصیب
میں برا ہوں آپ کا اچھے میاں

اپنے منگتا کو بلا کر بھیک دی
اے میں قربان عطا اچھے میاں

مشکلیں آسان فرما دیجیے
اے مرے مشکلکشا اچھے میاں

میری جھولی بھر دو دست فیض سے
حاضر در ہے گدا اچھے میاں

دم قدم کی خیر منگتا ہوں ترا
دم قدم کی خیر لا اچھے میاں

جان بلب ہوں درد عصیاں سے حضور
جان بلب کو دو شفا اچھے میاں

دشمنوں کی ہے چڑھائی الغیاث
ہے مدد کا وقت یا اچھے میاں

نفس سرکش درپئے آزار ہے
ہے مدد کا وقت یا اچھے میاں

شام ہے نزدیک صحرا ہولناک
ہے مدد کا وقت یا اچھے میاں

نزع کی تکلیف اغوائے عدو
ہے مدد کا وقت یا اچھے میاں

وہ سوال قبر وہ شکلیں مہیب
ہے مدد کا وقت یا اچھے میاں

پرسش اعمال اور مجھسا اثیم
ہے مدد کا وقت یا اچھے میاں

بار عصیان سر پہ رعشہ پاؤن مین ہے مدد کا وقت یا اچھے میان
خالی ہاتھ آنا بھرے بازار مین ہے مدد کا وقت یا اچھے میان
مجرم ناکارہ و دیوان عدل ہے مدد کا وقت یا اچھے میان
پوچھتے ہین کیا کہا تھا کیا کیا ہے مدد کا وقت یا اچھے میان
پا شکستہ اور عبور پل صراط ہے مدد کا وقت یا اچھے میان
خائف و خاطی سی لیتے ہین حساب ہے مدد کا وقت یا اچھے میان
بھول جاؤن مین نہ سیدھی راہ کو میرے اچھے رہنما اچھے میان
تم مجھے اپنا بنا لو پھر غوث مین تمہارا ہو چکا اچھے میان
کون دے مجھکو مرادین آپ بن مین ہون کس کا آپکا اچھے میان
یہ گھٹائین غم کی یہ روز سیاہ مہر فرما مہ لقا اچھے میان
احمد نوری کا صدقہ ہر جگہ موںھ اوجالا ہو مرا اچھے میان
آنکھ نیچی دونون عالم مین نہ ہو بول بالا ہو مرا اچھے میان
میرے بھائی جنکو کہتے ہین رضا جو ہین اس در کے گدا اچھے میان
انکی موںھ مانگی مرادین ہون حصول آپ فرمائین عطا اچھے میان
عمر بھر مین اونکی سایہ مین رہون اونپہ سایہ آپ کا اچھے میان
مجھکو میرے بھائیون کو حشر تک ہو نہ غم کا سامنا اچھے میان
مجھپہ میرے بھائیون پر ہر گھڑی ہو کرم سرکار کا اچھے میان
مجھسے میرے بھائیون سے دور ہو دکھ مرض ہر قسم کا اچھے میان
میری میرے بھائیون کی حاجتین فضل سے کیجے روا اچھے میان
ہم غلامون کو جو ہین لخت جگر خوش رہین سب دے انکا اچھے میان
پنجتن کا سایہ پانچون پہ رہے اور ہو فضل خدا اچھے میان

سب عزیزون سب قریبو نپر رہے | سایۂ فضل و عطا اچھے میان
غوث اعظم قطب عالم کے لیے | ورد نہ ہو میری دعا اچھے میان

ہو حسن سرکار والا کا حسن
کیجیے ایسی عطا اچھے میان

ردیف واؤ

دلمین ہو یاد تری گوشۂ تنہائی ہو | پھر تو خلوت مین عجب انجمن آرائی ہو
آستانہ پہ ترے سر ہو اجل آئی ہو | اور ایجان جہان تو بھی تماشائی ہو
خاک پامال غریبان کو نہ کیون زندہ کرے | جس کے دامن کی ہوا باد مسیحائی ہو
سکی قسمت پہ فدا تخت شہی کی راحت | خاک طیبہ پہ جسے چین کی نیند آئی ہو
اج والونکی یہ خواہش ہے کہ اونکے در پر | ہمکو حاصل شرف ناصیہ فرسائی ہو
ن جھلک دیکھنے کی تاب نہین عالم کو | وہ اگر جلوہ کرین کون تماشائی ہو
اج جو عیب کسی پر نہین کھلنے دیتے | کب وہ چاہین گے مری حشر مین رسوائی ہو
کیون کرین بزم شبستان جنانکی خواہش | جلوۂ یار جو شمع شب تنہائی ہو
خلعت مغفرت اوسکے لیے رحمت لائے | جس نے خاک در شہ جامۂ کفن پائی ہو
ہی منظور تھا قدرت کو کہ سایہ نہ بنے | ایسے یکتا کے لیے ایسی ہی یکتائی ہو
ذکر خدام نہین مجھکو بتا دین دشمن | کوئی نعمت بھی کسی اور سے گر پائی ہو
ب اٹھے دست اجل سے مری ہستی کا حجاب | کاش اوس پردہ کے اندر تری زیبائی ہو
دیکھین جان بخشی لب کو تو کہین خضر و مسیح | کیون مری گولی گر ایسی مسیحائی ہو
بھی ایسا نہ ہوا اونکے کرم کے صدقے | ہاتھ کے پھیلنے سے پہلے نہ بھیک آئی ہو

زندہ سب خواب اجل سے ہون کہ جان بخشی لب ...

اوسکی نظرون مین ترا جلوۂ زیبائی ہو

اے راحت جان جو ترے قدمو نسے لگا ہو
کیون خاک بسر صورت نقش کف پا ہو

ایسا نہ کوئی ہے نہ کوئی ہو نہ ہوا ہو
سایہ بھی تو اک مثل ہے پھر کیون نہ جدا ہو

اللہ کا محبوب بنے جو تمھین چاہے
اوسکا تو بیان ہی نہین کچھ تم جسے چاہو

دل سب سے اوٹھا کر جو پڑا ہو ترے در پر
اُفتادِ دو عالم سے تعلق اوسے کیا ہو

اوس ہاتھ سے دل سوختہ جانو نکے ہرے کر
جس سے رطب سوختہ کی نشو و نما ہو

ہر سانس سے نکلے گل فردوس کی خوشبو
گر عکس فگن دلمین وہ نقش کف پا ہو

اوس در کیطرف اسلیے میزاب کا مونہ ہو
وہ قبلۂ کونین ہے یہ قبلہ نما ہو

بیچین رکھے مجھکو ترا دردِ محبت
مٹجائے وہ دل پھر جسے ارمان دوا ہو

یہ میری سمجھ مین کبھی آہی نہین سکتا
ایمان مجھے پھیرنے کو تو نے دیا ہو

اوس گھر سے عیان نور الٰہی ہو ہمیشہ
تم جس مین گھڑی بھر کے لیے جلوہ نما ہو

مقبول ہین ابرو کے اشارہ سے دعائین
کب تیر کماندار نبوت کا خطا ہو

ہو سلسلہ الفت کا جسے زلف نبی سے
اوُلجھے نہ کوئی کام نہ پابند بلا ہو

شکر ایک کرم کا بھی ادا ہو نہین سکتا
دل اونپہ فدا جان حسن اونپہ فدا ہو

تم ذات خدا سے نہ جدا ہو نہ خدا ہو
اللہ کو معلوم ہے کیا جانیے کیا ہو

یہ کیون کہون مجھکو یہ عطا ہو یہ عطا ہو
وہ دو کہ ہمیشہ مرے گھر بھر کا بھلا ہو

جس بات مین مشہور جہان ہے لب عیسے
ایجان جہان وہ تری ٹھوکر سے ادا ہو

ٹوٹے ہوئے دم جوش پہ طوفان معاصی
دامن نہ ملے اونکا تو کیا جانیے کیا ہو

یون جھک کے ملے ہمسے کمینو نسے وہ جسکو
اللہ نے اپنے ہی لیے خاص کیا ہو

مٹی نہ ہو برباد پس مرگ الٰہی ؛
جب خاک اوڑے میری مدینہ کی ہوا ہو

منگتا تو ہین منگتا کوئی شاہون مین دکھا دے
جسکو مرے سرکار سے ٹکڑا نہ ملا ہو

قدرت نے ازل مین یہ لکھا اونکی جبین پر
جو انکی رضا ہو وہی خالق کی رضا ہو

ہر وقت کرم بندہ نوازی پہ تُلا ہے
کچھ کام نہین اس سے بُرا ہو کہ بھلا ہو

سو جا سے گنہگار کا ہو رخت عمل چاک
پردہ نہ کھُلے گر ترے دامن سے بندھا ہو

ابرار نکوکار خدا کے ہین خدا کے
اونکا ہے وہ اونکا ہے جو بد ہو جو بُرا ہو

اے نفس اونھین رنج دیا اپنی بدی سے
کیا قہر کیا تو نے ارے تیرا بُرا ہو

اللہ یون ہی عمر گزر جائے گدا کی
سر خم ہو در پاک پر اور ہاتھ اوٹھا ہو

شاباش حسن اور چمکتی سی غزل ہو
دل کھولکر آئینۂ ایمان کی جِلا ہو

دل درد سے بسمل کیطرح لوٹ رہا ہو
سینہ پہ تسلی کو ترا ہاتھ دھرا ہو

کیون اپنی گلی مین وہ روادار صدا ہو
جو بھیک لیے راہ گدا دیکھ رہا ہو

گر وقت اجل سر تری چوکھٹ پہ جھکا ہو
جتنی ہو قضا ایک ہی سجدہ مین ادا ہو

ہمسایۂ رحمت ہے ترا سایۂ دیوار
رتبہ سے تنزل کرے تو ظلِّ ہما ہو

موقوف نہین صبح قیامت ہی پہ یہ عرض
جب آنکھ کھُلے سامنے تو جلوہ نما ہو

دے اوسکو دم نزع اگر حور بھی ساغر
مونھ پھیر لے جو تشنۂ دیدار ترا ہو

فردوس کے باغون سے ادھر مل نہین سکتا
جو کوئی مدینہ کے بیابان مین گما ہو

دیکھا اونھین محشر مین تو رحمت نے پکارا
آزاد ہے جو آپ کے دامن سے بندھا ہو

آتا ہے فقیرون پہ اونھین پیار کچھ ایسا
خود بھیک دین اور خود کہین منگتا کا بھلا ہو

ویران ہون جب آباد مکان صبح قیامت
اوجڑا ہوا دل آپکے جلوون سے بسا ہو

ڈھونڈھا ہی کرین صدر قیامت کے سپاہی
وہ کس کو ملے جو ترے دامن مین چھپا ہو

جب دینے کو بھیک آئے سرکوے گدایان
لب پر یہ دعا تھی مرے منگتا کا بھلا ہو

جھک کر اونھین ملنا ہی ہر اک خاک نشین سے
کسواسطے نیچا نہ وہ دامان قبا ہو

تمکو تو غلامون سے ہی کچھ ایسی محبت
ہی ترک ادب ورنہ کہین ہمیہ فدا ہو

دے ڈالیے اپنے لب جان بخش کا صدقہ
اے چارۂ دل دردِ حسن کی بھی دوا ہو

ردیف ہای ہوز

عجب رنگ پر ہے بہار مدینہ
کہ سب جنتین ہین نثار مدینہ

مبارک رہے عندلیبو تمھین گل
ہمین گل سے بہتر ہی خار مدینہ

بنا شہ نشین خسرو دوجہان کا
بیان کیا ہو عز و وقار مدینہ

مری خاک یارب نہ برباد جائے
پس مرگ کر دے غبار مدینہ

کبھی تو معاصی کا خرمن مین یارب
لگے آتش لالہ زار مدینہ

رگ گل کی جب نازکی دیکھتا ہون
مجھے یاد آتے ہین خار مدینہ

ملائک لگاتے ہین آنکھون مین اپنی
شب و روز خاک مزار مدینہ

جدھر دیکھیے باغ جنت کھلا ہی
نظر مین ہین نقش و نگار مدینہ

رہین اونکے جلوے بسین اونکے جلوے
مرا دل بنے یادگار مدینہ

حرم ہے اوسے ساحت ہر دو عالم
جو دل ہو چکا ہی شکار مدینہ

دو عالم مین بٹتا ہی صدقہ یہان کا
ہمین اک نہین ریزہ خوار مدینہ

بنا آسمان منزل ابن مریم
گئے لامکان تاجدار مدینہ

مرادِ دل بلبل بینوا دے
خدایا دکھا دے بہار مدینہ

شرف جن سے حاصل ہوا انبیا کو
وہی ہین حسن افتخار مدینہ

ردیف یائی تحتانی

نہ ہوا آرام جس بیمار کو سارے زمانے سے
اوٹھا لیجائے تھوڑی خاک انکے آستانے سے

تمہارے در کے ٹکڑوں سے پڑا پلتا ہے اک عالم
گزارا سب کا ہوتا ہے اسی محتاج خانے سے

شب اسرا کے دولہا پہ نچھاور ہونیوالی تھی
نہیں تو کیا غرض تھی آتنی جانونکو بہانے سے

کوئی فردوس ہو یا خلد ہو ہمکو غرض مطلب
لگا یارب تو بستر آپ ہی کے آستانے سے

نہ کیوں انکی طرف اللہ سو سو پیار سے دیکھے
جو اپنی انکھیں ملتے ہیں تمہارے آستانے سے

تمہاری تو وہ احسان اور یہ نافرمانیاں اپنی
ہمیں تو شرم سی آتی ہے تمکو منھ دکھانے سے

بہار خلد صدقے ہو رہی ہے روئے عاشق پر
کھلی جاتی ہیں کلیاں دلکی تیرے مسکرانے سے

زمین تھوڑی سی دیدے بہر مدفن اپنے کوچہ میں
لگا دے میرے پیارے میری مٹی بھی ٹھکانے سے

پلٹتا ہے جو زائر اوس سے کہتا ہے نصیب اوسکا
اری غافل قضا بہتر یہاں سے پھر کے جانے سے

بلا لو اپنے در پہ اب تو ہم خانہ بدوشوں کو
پھریں کبتک ذلیل و خوار در در کے ٹھکانے سے

نہ پہنچے اونکے قدموں تک نہ کچھ حسن عمل ہی ہے
حسن کیا پوچھتے ہو ہم گئے گزرے زمانے سے

مبارک ہو وہ شہ پردے سے باہر آنیوالا ہے
گدائی کو زمانہ جس کے در پر آنیوالا ہے

چکوروں سے کہو ماہ دل آرا ہے چمکنے کو
خبر ذروں کو دو مہر منور آنیوالا ہے

فقیروں سے کہو حاضر ہوں جو مانگیں گے پائینگے
کہ سلطان جہاں محتاج پرور آنیوالا ہے

کہو پروانوں سے شمع ہدایت اب چمکتی ہے
خبر دو بلبلوں کو وہ گل تر آنیوالا ہے

کہاں ہیں ٹوٹی امیدیں کہاں ہیں بے سہارا دل
کہ وہ فریادرس بیکس کا یاور آنیوالا ہے

ٹھکانا بے ٹھکانوں کا سہارا بے سہاروں کا
غریبوں کی مدد بیکس کا یاور آنیوالا ہے

بر آئینگی مرادیں حسرتیں ہو جائینگی پوری
کہ وہ مختار کل عالم کا سرور آنیوالا ہے

مبارک دردمندونکو ہو مژدہ بیقرارون کو
قرار دل شکیب جان مضطر آنیوالا ہے

گنہگارو نہ ہو مایوس تم اپنی رہائی سے
مدد کو وہ شفیع روز محشر آنیوالا ہے

جھکالائے نہ کیون تارونکو شوق جلوہ عارض
کہ وہ ماہ دل آرا اب زمین پر آنیوالا ہے

کہان ہین بادشاہان جہان آئین سلامی کو
کہ اب فرمانروائی ہفت کشور آنیوالا ہے

سلاطین زمانہ جسکے در پر بھیک مانگین گے
فقیرون کو مبارک وہ تونگر آنیوالا ہے

یہ سامان ہو رہے تھے مدتون سے جسکی آمد کے
وہی نوشاہ با صد شوکت و فر آنیوالا ہے

وہ آتا ہے کہ ہی جسکا فدائی عالم بالا
وہ آتا ہے کہ دل عالم کا جسپر آنیوالا ہے

نہ کیون ذرونکو ہو فرحت کہ چمکا اختر قسمت
سحر ہوتی ہے خورشید منور آنیوالا ہے

حسن کہدے اوٹھین سب امتی تعظیم کی خاطر
کہ اپنا پیشوا اپنا پیمبر آنیوالا ہے

جائیگی ہنستی ہوئی خلد مین امت انکی
کب گوارا ہوئی اللہ کو رقت اونکی

ابھی پھٹتے ہین جگر ہمسے گنہگارونکے
ٹوٹے دل کو جو سہارا نہو رحمت اونکی

دیکھ آنکھین نہ دکھا مہر قیامت ہمکو
جنکے سایہ مین ہین ہم دیکھی ہے صورت اونکی

حسن یوسف دم عیسی پہ نہین کچھ موقوف
جسنے جو پایا ہے پایا ہے بدولت اونکی

اونکا کہنا نہ کرین جب بھی وہ چاہین ہمکو
سرکشی اپنی تو یہ اور وہ چاہت اونکی

پار ہو جائیگا اک آن مین بیڑا اپنا
کام کر جائیگی محشر مین شفاعت اونکی

حشر مین ہم سے گنہگار پریشان خاطر
عفو رحمٰن و رحیم اور شفاعت اونکی

خاک در تیری جو چہرونپہ ملے پھرتے ہین
کسطرح بھائے نہ اللہ کو صورت اونکی

عاصیو کیون غم محشر مین مرے جاتے ہو
سنتے ہین بندہ نوازی تو ہے عادت اونکی

جلوہ شان الٰہی کی بہارین دیکھو
قد رای الحق کی ہے شرح زیارت اونکی

باغ جنت مین چلے جائینگے بے پوچھے ہم
وقف ہے ہمسے مساکین پہ دولت اونکی

یاد کرتے ہین عدو کو بھی دعا ہی سے وہ
ساری دنیا سے نرالی ہے یہ عادت اونکی

ہم ہون اور اونکی گلی خلد مین واعظ ہی رہین
اے حسن اونکو مبارک رہے جنت اونکی

ہمنے تقصیر کی عادت کر لی
آپ اپنے پہ قیامت کر لی

مین چلا ہی تھا مجھے روک لیا
میرے اللہ نے رحمت کر لی

ذکر شہ سنکے ہوئے بزم مین محو
ہمنے جلوت مین بھی خلوت کر لی

نار دوزخ سے بچایا مجھکو
میرے پیارے بڑی رحمت کر لی

بال بیکا نہ ہوا پھر اوس کا
آپ نے جسکی حمایت کر لی

رکھدیا سر قدم جانان پر
اپنے بچنے کی یہ صورت کر لی

نعمتین ہمکو کھلائین اور آپ
جو کی روٹی پہ قناعت کر لی

اوس سے فردوس کی صورت پوچھو
جس نے طیبہ کی زیارت کر لی

شان رحمت کے تصدق جاؤن
مجھسے عاصی کی حمایت کر لی

فاقہ مستون کو شکم سیر کیا
آپ فاقہ پہ قناعت کر لی

اے حسن کام کا کچھ کام کیا
یا یونہین ختم یہ رخصت کر لی

کیا خدا داد آپکی امداد ہے
اک نظر مین شاد ہر ناشاد ہے

مصطفی تو بر سر امداد ہے
عفو تو کہتیرا کیا ارشاد ہے

آپڑی ہے نفس کافر کیش کی
کھیل بگڑا لو خبر فریاد ہے

استقدر ہم اونکو بھولی ہائے ہائے
ہر گھڑی جنکو ہماری یاد ہے

نفس امارہ کے ہاتھون اے حضور
داد ہے بیداد ہے فریاد ہے

پھر چلی باد مخالف لو خبر
ناؤ پھر چکرا گئی فریاد ہے

کھیل بگڑا ناؤ ٹوٹی ہین چلا — اے مرے والی بچا نشر یاد ہے
رات اندھیری ہین اکیلا یہ گھٹا — اے قمر ہو جلوہ گر نشر یاد ہے
عہد جو اونسے کیا روزِ الست — کیون دلِ غافل تجھے کچھ یاد ہے
مین ہون مین ہون ہی امت کیلیے — کیا ہی پیارا پیارا یہ ارشاد ہے
وہ شفاعت کو چلے ہین پیشِ حق — عاصیون تمکو مبارکباد ہے
کون سے دلمین نہین یادِ حبیب — قلبِ مومن مصطفے آباد ہے
جسکو اوس در کی غلامی ملگئی — وہ غمِ کونین سے آزاد ہے
جنکے ہم بندے وہی ٹھہرے شفیع — پھر دلِ بیتاب کیون ناشاد ہے
اونکے در پر گر کے پھر اوٹھا نہ جائے — جان و دل قربان کیا افتاد ہے
یہ عبادت زاہدو بے حبِ دوست — مفت کی محنت ہی سب برباد ہے

ہمصفیرون سے ملین کیونکر حسن
سخت قید اور سنگدل صیاد ہے

آپ کے در کی عجب توقیر ہے — جو یہان کی خاک ہی اکسیر ہے
کام جو اونسے ہوا پورا ہوا — اونکی جو تدبیر ہے تقدیر ہے
جس سے باتین کین اوٹھین کا ہو گیا — واہ کیا تقریر پر تاثیر ہے
جو لگائے آنکھ مین محبوب ہو — خاکِ طیبہ سرمۂ تسخیر ہے
صدر ان کا ہے خزینہ راز کا — سینہ کی تحریر مین تحریر ہے
ذرہ ذرہ سے ہی طالع نورِ شاہ — آفتابِ حسن عالمگیر ہے
لطف کی بارش ہی سب شاداب ہین — ابرِ جودِ شاہ عالمگیر ہے
مجرمو اونکے قدم پر لوٹ جاؤ — بس رہائی کی یہی تدبیر ہے
یا نبی مشکل کشائی کیجیے — بندۂ در بیدم و دلگیر ہے

وہ سراپا لطف ہین شانِ خدا
کان ہین کانِ کرم جانِ کرم
ق
وہ سراپا نور کی تصویر ہے
آنکھ ہر پا چشمۂ تنویر ہے

جانیوالے چلدیے ہم رہ گئے
اپنی اپنی اے حسن تقدیر ہے

نہ مایوس ہو میرے دکھ درد والے
در شہ پر آ ہر مرض کی دوا لے

جو بیمار غم لے رہا ہو سنبھالے
وہ چاہے تو دم بھر مین اسکو سنبھالے

نہ کر اسطرح اے دل زار نالے
وہ ہین سب کی فریاد کے سننے والے

کوئی دم مین اب ڈوبتا ہے سفینہ
خدارا خبر میری اے ناخدا لے

سفر کر خیال رخ شہ مین اے جان
مسافر نکلجا او جالے او جالے

تہیدست و سودائے بازار محشر
مری لاج رکھ لے مرے تاج والے

زہے شوکتِ آستان معلّےٰ
یہان سر جھکاتی ہین سب تاج والے

سوا تیرے اے ناخدائے غریبان
وہ ہے کون جو ڈوبتون کو بچالے

یہی عرض کرتے ہین شیرانِ عالم
کہ تو اپنے کتون کا کتا بنالے

جسے اپنی مشکل ہو آسان کرنی
فقیرانِ طیبہ سے آکر دعا لے

خدا کا کرم دستگیری کو آئے
ترا نام لے لین اگر گرنیوالے

درِ شہ پر اے دل مرادین ملین گی
یہان بیٹھکر ہاتھ سب سے اوٹھالے

گھرا ہون مین عصیان کی تاریکیون مین
خبر میری اے میرے بدر الدجی لے

فقیرون کو ملتا ہے بے مانگے سب کچھ
یہان جانتے ہی نہین ٹالے بالے

لگائے ہین پیوند کپڑون مین اپنے
اوڑھائے فقیرون کو تمنے دوشالے

مٹا کفر کو دین چمکا دے اپنا
بنین مسجدین ٹوٹجائین شوالے

جو پیش صنم سر جھکاتے تھے اپنا
بنے تیری رحمت سے اللہ والے

نگاہے ز چشم کرم بر حسن کن
بکو یت رسید ست آشفتہ حالے

نہین وہ صدمہ یہ دلکو کسکا خیال رحمت تھپک رہا ہے
کہ آج رگ رگ کا خون دل کچھ مری مژہ سی ٹپک رہا ہے

لیا نہ ہو جسنے اونکا صدقہ ملا نہ ہو جسکو اونکا باڑا
نہ کوئی ایسا بشر ہے باقی نہ کوئی ایسا ملک رہا ہے

کیا ہی حق نے کریم تمکو ادھر بھی لله نگاہ کر لو
کہ دیر سے بینوا تمھارا تمھارے ہاتھون کو تک رہا ہے

ہے کس کے گیسوے مشکبو کی شمیم عنبر فشانیون پر
کہ جاے نغمہ صفیر بلبل سے مشک اذفر ٹپک رہا ہے

یہ کسکے روے نکو کے جلوی زمانہ کو کر رہے ہین روشن
یہ کسکے گیسوے مشکبو سے مشام عالم مہک رہا ہے

حسن عجب کیا جو اونکے رنگ ملیح کی تہ ہے پیرہن پر
کہ رنگ پر نور مہر گردون کئی فلک سے چمک رہا ہے

مرادین مل رہی ہین شاد شاد اوسکا سوالی ہی
لبو پر التجا ہی ہاتھ مین روضہ کی جالی ہے

تری صورت تری سیرت زمانے سے نرالی ہی
تری ہر ہر ادا پیارے دلیل بےمثالی ہے

بشر ہو یا ملک جو ہی ترے در کا سوالی ہے
تری سرکار والا ہی ترا دربار عالی ہے

وہ جگ داتا ہو تم سنسار باڑے کا سوالی ہی
دیا اکرام اس منگتا نے بھی گدڑی بچھالی ہے

منور دل نہین فیض قدم شہ سے روضہ ہی
مشبک سینۂ عاشق نہین روضہ کی جالی ہے

تمھارا قامت یکتا ہی اکا بزم وحدت کا
تمھاری ذات بےہمتا مثال بےمثالی ہے

فروغ اختر بد آفتاب جلوہ عارض
ضیائے طالع بدر اونکا ابروے ہلالی ہے

وہ ہین اللہ والے جو تجھے والی کہین اپنا
کہ تو اللہ والا ہے ترا اللہ والی ہے

سہارے کرنے تری گیسو کی پھیری ہے بلاؤنکو
اشارے کرنے تری ابرو کی آئی تو تو ٹالی ہے

گرے نے تیر رحمت کی دل امت سے کھینچے ہین
قمر نے پھانس حسرت کی کلیجہ سے نکالی ہے

فقیرو بینواؤ اپنی جھولیان بھر لو
کہ باڑا بٹ رہا ہے فیض پر سرکار عالی ہے

تجھی کو خلعت یکتائی عالم ملا حق سے
تری ہی جسم پر موزون قبائے بے مثالی ہے

نکالا کب کسی کو بزم فیض عام سے تمنے
نکالی ہے تو آنیوالونکی حسرت نکالی ہے

ترے کیونکر نہ پھر شکل ہلال اسلام کی دینی
ہلال آسمان دین تری تیغ ہلالی ہے

فقط اتنا سبب ہے انعقاد بزم محشر کا
کہ اونکی شان محبوبی دکھائی جانیوالی ہے

خدا شاہد کہ روز حشر کا کھٹکا نہین رہتا
مجھے جب یاد آتا ہے کہ میرا کون والی ہے

اوتر سکتی نہین تصویر بھی حسن سراپا کی
پھر اس درجہ ترقی پر تمھاری بے مثالی ہے

نہین محشر مین جسکو دسترس آقا کے دامن تک
بھری بازار مین اوس بینوا کا ہاتھ خالی ہے

نہ کیون ہو اتحاد منزلت مکہ مدینہ مین
وہ بستی ہے نبی والی تو یہ اللہ والی ہے

شرف مکہ کی بستی کو ملا طیبہ کی بستی سے
نبی والی ہے جسکے صدقہ مین وہ اللہ والی ہے

وہی والی وہی آقا وہی وارث وہی مولی
مین اونکے صدقے جاؤن اور میرا کون والی ہے

پکارا ای جان عیسیٰ سنلو اپنے خستہ حالونکی
مرض نے دردمندونکی غضب مین جان ڈالی ہے

مرادون سے تمھین دامن بھروگے نامرادونکے
غریبون بیکسونکا اور پیارے کون والی ہے

ہمیشہ تم کرم کرتے ہو بگڑی حال والون پر
بگڑ کر میری حالت نے مری بگڑی بنالی ہے

تمھارے در تمھارے آستانے سے مین کہان جاؤن
نہ مجھسا کوئی بیکس ہے نہ تمسا کوئی والی ہے

حسن کا درد دکھ موقوف فرماکر بحالی دو
تمھارے ہاتھ مین دنیا کی موقوفی بحالی ہے

کرے چارہ سازی زیارت کسیکی
بھرے زخم دل کے ملاحت کسیکی

چمک کر یہ کہتی ہے طلعت کسیکی
کہ دیدار حق ہے زیارت کسیکی

نہ رہتی جو پردون مین صورت کسیکی
نہ ہوتی کسی کو زیارت کسیکی

عجب پیاری پیاری ہے صورت کسیکی
ہمین کیا خدا کو ہے الفت کسیکی

ابھی پار ہون ڈوبنے والے بیڑی
سہارا لگا دے جو رحمت کسیکی

کسی کو کسی سے ہوئی ہے نہ ہوگی
خدا کو ہے جتنی محبت کسیکی

دم حشر عاصی مزے لے رہے ہین
شفاعت کسیکی ہے رحمت کسیکی

رہے دل کسی کی محبت مین ہر دم
رہے دل مین ہر دم محبت کسیکی

ترا قبضہ کونین و ما فیہما پر
ہوئی ہے نہ ہوگی حکومت کسیکی

خدا کا دیا ہے ترے پاس سب کچھ
ترے ہوتے کیا ہمکو حاجت کسیکی

زمانہ کی دولت نہین پاس پھر بھی
زمانہ مین بٹتی ہے دولت کسیکی

نہ پہنچین کبھی عقل کل کے فرشتے
خدا جانتا ہے حقیقت کسیکی

ہمارا بھروسا ہمارا سہارا
شفاعت کسیکی حمایت کسیکی

قمر اک اشارہ مین دو ٹکڑے دیکھا
زمانہ پہ روشن ہے طاقت کسیکی

ہمین ہین کسی کی شفاعت کی خاطر
ہماری ہی خاطر شفاعت کسیکی

مصیبت زدو شاد ہو تم کہ اونسے
نہین دیکھی جاتی مصیبت کسیکی

نہ پہنچین گے جبتک گنہگار اونکے
نہ جائے گی جنت مین امت کسیکی

ہم ایسے گنہگار ہین زید والو
ہماری مدد پر ہے رحمت کسیکی

مدینہ کا جنگل ہو اور ہم ہون زاہد
نہین چاہیے ہمکو جنت کسیکی

ہزارون ہون خورشید محشر تو غم کیا
یہان سایہ گستر ہے رحمت کسیکی

بھری جائین گے خلد مین اہل عصیان
نہ جائے گی خالی شفاعت کسیکی

وہی سب کے مالک انھین کا ہے سب کچھ
نہ عاصی کسی کی نہ جنت کسیکی

رفعنا لک ذکرک پر تصدق
سب اونچون سے اونچی ہے رفعت کسیکی

اوترنے لگے مارمیت اذ رمیت یدُ اللہ
چڑھی ایسی زوروں پہ طاقت کسیکی

گدا خوش ہون خیرُ الکثیر کی صدا ہے
کہ دن دونی ہے بڑھتی دولت کسیکی

فترضیٰ نے ڈالی ہین بانہین گلے مین
کہ ہو جائے راضی طبیعت کسیکی

خدا سے دعا ہے کہ ہنگام رخصت
زبان حسنؔ پر ہو مدحت کسیکی

جانسے تنگ ہین قیدی غم تنہائی کے
صدقے جاؤن مین تری انجمن آرائی کے

بزم آرا ہون اوجالی تری زیبائی کے
کب ہو مشتاق ہین آئینہ خود آرائی کے

ہو غبار در محبوب کہ گرد رہ دوست
جزو اعظم ہین یہی سرمہ بینائی کے

خاک ہو جائے اگر تیری تمناؤن مین
کیون ملین خاک مین ارمان تمنائی کے

ورفعنا لک ذکرک کے چمکتے خورشید
لامکان تک ہین اوجالے تری زیبائی کے

دل مشتاق مین ارمان لقا آنکھین بند
قابل دید ہین انداز تمنائی کے

لب جان بخش کی کیا بات ہے سبحان اللہ
تمنے زندہ کیے اعجاز مسیحائی کے

اپنے دامن مین چھپائین وہ مرے عیبونکو
ای زہے بخت مری ذلت و رسوائی کے

دیکھنے والے خدا کی ہین خدا شاہد ہے
دیکھنے والے تری جلوہ زیبائی کے

جب غبار رہ محبوب نے عزت بخشی
آئینے صاف ہوئے عینک بینائی کے

بار سر ہے نقاہت سے گرا جاتا ہون
صدقے جاؤن تری بازو کی توانائی کے

عالم الغیب نے ہر غیب سے آگاہ کیا ق
صدقے اس شان کی بینائی و دانائی کے

دیکھنے والے ہو تم رات کی تاریکی مین
کان مین سمع کی اور آنکھ مین بینائی کے

نیچی نظرین ہین وہ علم جسم کے اندر ہے
جنکو انکار ہین اس علم وشناسائی کے

اے حسنؔ کعبہ ہی افضل سہی اس دسے مگر

ہمتو خوگر ہین یہان ناصیہ فرسائی کے

پردے جسوقت اٹھین جلوہ زیبائی کے
وہ نگہبان رہین چشم تمنائی کے

دھوم ہی فرش سے تا عرش تری شوکت کی
خطبے ہوتے ہین جہانبانی ودارائی کے

حسن رنگینی وطلعت سی تمھارے جلوی
گل وآئینہ بنے محفل زیبائی کے

ذرہ دشت مدینہ کی ضیا مہر کرے
اٹھی ساعت ہے پھرین دن شب تنہائی کے

پیار سے لیلیے آغوش مین سر رحمت نے
پائے انعام تری در کی جبین سائی کے

لاش احباب اسی در پہ پڑی رہنے دین
کچھ تو ارمان نکل جائین جبین سائی کے

جلوہ گر ہو جو کبھی چشم تمنائی مین
پردے آنکھونکے ہون پردے تری زیبائی کے

خاک پامال ہماری بھی پڑی ہی سر راہ
صدقے ای روح روان تیری مسیحائی کے

کیون نہ وہ ٹوٹے دلونکے کھنڈر آباد کرین
کہ دکھائی ہین کمال انجمن آرائی کے

زینتون سی ہی حسینان جہانکی زینت
زینتین پاتی ہین صدقے تری زیبائی کے

نام آقا جو ہوا لب سے غلامون کی بلند
بالا بالا گئے غم آفت بالائی کے

عرش ہی کعبہ وفردوس ودل مومن مین
شمع افروز ہین آکی تری یکتائی کے

تیری محتاج نے پایا ہے وہ شاہانہ مزاج
اوسکی گدڑی کو بھی پیوند ہون دارائی کے

اپنے ذرونکو سیہ خانونکو روشن کردو
مہر ہو تم فلک انجمن آرائی کے

پوری سرکار سی چھوٹے بڑے ارمان ہون سب
اے حسن میری مری چھوٹے بڑے بھائی کے

دم اضطرب مجھکو جو خیال یار آئے
مرے دلمین چین آئی تو اوسے قرار آئے

تری وحشتو نسے ایدل مجھے کیون نہ عار آئے
تو اونھین سے دور بھاگی جنھین تجھپہ پیار آئے

مری دلکو درد الفت وہ سکون دی الٰہی
مری بیقراریون کو نہ کبھی قرار آئے

مجھے نزع چین بخشی مجھے موت زندگی دے
وہ اگر مری سرہانے دم احتضار آئے

سبب ِ فور رحمت مری بےزبانیان ہین
نہ فغان کی ڈھنگ جانون نہ مجھے پکار آئے

کھلین پھول اسنے چمن کے کھلین بخت ہر چمن کے
مری گل پہ صدقے ہوکر جو کبھی بہار آئے

نہ حبیب ہے محب کا کہین ایسا پیار دیکھا
وہ بنے خدا کا پیارا تمھین جسپہ پیار آئے

مجھے کیا الم ہو غم کا مجھے کیا ہو غم الم کا
کہ علاج غم الم کا مرے غمگسار آئے

جو امیر بادشا ہین اسی در کے سب گدا ہین
تمھین شہریار آئے تمھین تاجدار آئے

جو چمن بنائے بن کو جو جنان کرے چمن کو
مرے باغ مین الٰہی کبھی وہ بہار آئے

یہ کریم ہین وہ سرور کہ لکھا ہوا ہے در پہ
جسے لینی ہون دو عالم وہ امیدوار آئے

ترے صدقے جائے شاہا یہ ترا ذلیل منگتا
ترے در پہ بھیک لینے سبھی شہریار آئے

چمک اوٹھی خاک تیرہ بنے مہر ذرہ ذرہ
مری چاند کی سواری جو سر مزار آئے

نہ رکے ابھی ذلیل و رسوا در شہریار پر آ
کہ یہ وہ نہین ہین حاشا جنھین تجھسے عار آئے

تری رحمتونسی کم ہین مرے جرم اس سے زائد
نہ مجھے حساب آئے نہ مجھے شمار آئے

گل خلد لیکے زاہد تمھین خار طیبہ دیدون
مری بھول مجھکو دیجے بڑے ہوشیار آئے

بنے ذرہ ذرہ گلشن تو ہو خار خار گلبن
جو ہماری اوجڑی بن مین کبھی وہ نگار آئے

ترے صدقے تیرا صدقہ ہے وہ شاندار صدقہ
وہ وقار لیکے جائے جو ذلیل و خوار آئے

ترے در کے ہین بھکاری ملے خیر دم قدم کی
ترا نام سنکے داتا ہم امیدوار آئے

حسن اونکا نام لیکر تو پکار دیکھ غم مین
کہ یہ وہ نہین جو غافل پس انتظار آئے

تم ہو حسرت نکالنے والے
نامرادون کے پالنے والے

میرے دشمن کو غم ہو بگڑی کا
آپ ہین جب سنبھالنے والے

تم ہی ہو نا مانگی آس ملتی ہے
اور ہوتے ہین ٹالنے والے

لب جان بخش سے جلا دل کو
جان مردے مین ڈالنے والے

دستِ اقدس سے بجھا دو پیاس مری
ہے کرم چشمے اوبالنے والے

ہین ترے آستان کی خاک نشین
تخت پر خاک ڈالنے والے

روز محشر بنا دے بات مری
ڈھلی بگڑی سنبھالنے والے

بھیک دی بھیک اپنی منگتا کو
اے غریبون کے پالنے والے

ختم کر دی ہی اونپہ موزونی
واہ سانچے مین ڈھالنے والے

اونکا بچپن بھی تھا جہان پرور
کہ وہ جب بھی تھے پالنے والے

پار کرنا او ہم غریبون کی
ڈوبتون کے نکالنے ولسے

خاک طیبہ مین بے نشان ہو جا
ارے او نام اوچھالنے والے

کام کے ہون کہ ہم نکمّے ہون
وہ سبھی کے ہین پالنے والے

زنگ سے پاک صاف کر دل کو
اندھے شیشے اوجالنے والے

خارِ غم کا حسن کو کھٹکا ہے
دل سے کانٹا نکالنے والے

اللہ اللہ شہ کونین جلالت تیری
فرش کیا عرش پہ جاری ہی حکومت تیری

جھولیان کھولکے بے سمجھے نہین دوڑ آئے
ہین معلوم ہی دولت تری عادت تیری

تو ہی ہے ملکِ خدا ملکِ خدا کا مالک
راج تیرا ہے زمانہ مین حکومت تیری

تیری انداز یہ کہتے ہین کہ خالق کو تری
سب حسینون مین پسند آئی ہی صورت تیری

اوسنے حق دیکھ لیا جسنے ادھر دیکھ لیا
کہ رہی ہی یہ چمکتی ہوئی طلعت تیری

بزم محشر کا نہ کیون جائے بلاوا سب کو
کہ زمانے کو دکھانی ہے وجاہت تیری

عالم روح پہ ہی عالم اجسام کو ناز
چوکھٹے مین ہی عناصر کے جو صورت تیری

جنکے سر مین ہی ہوا دشت نبی کی رضوان
اونکے قدمونسے لگی پھرتی ہی جنت تیری

تو وہ محبوب ہے اے راحت جان دل کیسے
ہیزم خشک کو تڑپا گئی فرقت تیری

مہ و خورشید سے دن رات ضیا پاتی ہین — مہ و خورشید کو چمکاتی ہے طلعت تیری
گٹھریاں بندھ گئین پر ہاتھ ترا بند نہین — بھر گئے دل نہ بھری دینے سے نیت تیری
موت آجائے مگر آئے نہ دل کو آرام — دم نکلجائے مگر نکلے نہ الفت تیری
دیکھنے والے کہا کرتے ہین اللہ اللہ — یاد آتا ہے خدا دیکھ کے صورت تیری
مجمع حشر مین گھبرائی ہوئی پھرتی ہے — ڈھونڈھنے نکلی ہے مجرم کو شفاعت تیری
نہ ابھی عرصۂ محشر نہ حساب امت — آج ہی سے ہے کمربستہ حمایت تیری
تو کچھ ایسا ہے کہ محشر کی مصیبت والے — درد دکھ بھول گئے دیکھ کے صورت تیری
ٹوپیان تھام کے گر عرش برین پر دیکھین — اونچے اونچون کو نظر آئے نہ رفعت تیری
حسن ہے جسکا نمکخوار وہ عالم تیرا — جسکو اللہ کرے پیار وہ صورت تیری
دونون عالم کے سب ارمان نکالے تو نے — نکلی اس شان کرم پر بھی نہ حسرت تیری
چین پائینگے تڑپتے ہوے دل محشر مین — غم کسے یاد رہے دیکھ کے صورت تیری

ہمنے مانا کہ گناہون کی نہین حد لیکن
تو ہے اونکا تو حسن تیری ہے جنت تیری

باغ جنت مین نرالی چمن آرائی ہے — کیا مدینہ پہ فدا ہو کے بہار آئی ہے
اونکے گیسو نہین رحمت کی گھٹا چھائی ہے — اونکی ابرو نہین دو قبلون کی یکجائی ہے
سنگریزون نے حیات ابدی پائی ہے — ناخنون مین ترے اعجاز مسیحائی ہے
سر بالین اونھین رحمت کی ادا لائی ہے — حال بگڑا ہے تو بیمار کی بن آئی ہے
جان گفتار تو رفتار ہوئی روح روان — دم قدم سے ترے اعجاز مسیحائی ہے
جسکے ہاتھون کی بنائی ہوئی ہین حسن و جمال — اے حسین تیری ادا اسکو پسند آئی ہے
تیرے جلوون مین یہ عالم ہے کہ چشم عالم — تاب دیدار نہین پھر بھی تماشائی ہے
جب تری یاد مین دنیا سے گیا ہے کوئی — جان لینے کو دلہن بنکے قضا آئی ہے

سر سے پا تک تری صورت پہ تصدق ہی جمال
اوسکو موزونیِ اعضا یہ پسند آئی ہے

تیری قدموں کا تبرک ید بیضاے کلیم
تیرے ہاتھوں کا دیا فضل مسیحائی ہے

دردِ دل کسکو سناؤں میں تمھاری ہوتی
بیکسونکی اسی سرکار میں سنوائی ہے

آپ آئے تو منور ہوئیں اندھی آنکھیں
آپکی خاک قدم سرمۂ بینائی ہے

ناتوانی کا الم ہم ضعفا کو کیا ہو
ہاتھ پکڑے ہوئے مولیٰ کی توانائی ہے

جان دی تو نے مسیحا و مسیحائی کو
تو ہی تو جانِ مسیحا و مسیحائی ہے

چشمِ بیخواب کے صدقے میں ہیں بیدار نصیب
آپ جاگے تو ہمیں چین نیند آئی ہے

باغ فردوس کھلا فرش بچھا عرش سجا
اک ترے دم کی یہ سب انجمن آرائی ہے

کھیت سرسبز ہوئے پھول کھلے میل دھلے
اور پھر فضل کی گھنگھور گھٹا چھائی ہے

ہاتھ پھیلائے ہوئے دوڑ پڑے ہیں منگتا
سخی داتا کی سواری سرِ حشر آئی ہے

ناامیدو تمھیں مژدہ کہ خدا کی رحمت
اونھیں محشر میں تمھارے ہی لیے لائی ہے

فرش سے عرش تک اک دھوم ہے اللہ اللہ
اور ابھی سیکڑوں پردوں میں وہ زیبائی ہے

اے حسن حسنِ جہانتاب کے صدقے جاؤں
ذرّے ذرّے سے عیاں جلوۂ زیبائی ہے

حاضریِ حرمین طیبین

حضور کعبہ حاضر ہیں حرم کی خاک پر سر ہے
بڑی سرکار میں پہنچے مقدر یاوری پر ہے

نہ ہم آنے کے لائق تھے نہ منھ قابل دکھانے کو
مگر اونکا کرم ذرہ نواز و بندہ پرور ہے

خبر کیا ہے بھکاری کیسی کیسی نعمتیں پائیں
یہ اونچا گھر ہے اسکی بھیک اندازہ سے باہر ہے

تصدق ہو رہے ہیں لاکھوں بندے گرد پھر پھر کر
طواف خانۂ کعبہ عجب دلچسپ منظر ہے

خدا کی شان یہ لب اور بوسہ سنگ اسود کا
ہمارا منھ اور اس قابل عطائے رب اکبر ہے

جو ہیبت سے وہ کہ مجرم تو رحمت نے کہا بڑھ کر
چلے آؤ چلے آؤ یہ گھر رحمٰن کا گھر ہے

مقام حضرت خلت پدر سان مہربان پہلے
کلیجہ سے لگانے کو حطیم آغوش مادر ہے

لگا ہاتھ غلاف پاک کو کوئی چشم پر نم سے
لپٹکر ملتزم سے کوئی محو وصل دلبر ہے

وطن اور اوسکا ترک کا صدقہ اس شام غریبی پر
کہ نور رکن شامی روکش صبح منور ہے

ہوئے ایمان تازہ بوسۂ رکن یمانی سے
فدا ہو جاؤں میں جو یمنی کا پاک منظر ہے

یہ زمزم او دیلے ہے جس لیے اسکو پیے کوئی
اسی زمزم میں جنت ہے اسی زمزم میں کوثر ہے

شفا کیونکر نہ پائیں ہیجان زہر معاصی کے
کہ نظارہ عراقی رکن کا تریاق اکبر ہے

صفائے قلب کے جلوے عیاں ہیں سعی …
یہاں کی بیقراری بھی سکون جان مضطر ہے

ہوا ہے ہر کا حج پیر نے جنسے شرف پایا
اونھیں کے فضل سے دن جمعہ کا ہر نسبت بہتر ہے

نہیں کچھ جمعہ پر موقوف افضال و کرم اونکے
جو وہ مقبول فرمالیں تو ہر حج حج اکبر ہے

محسن حج کرلیا کعبہ سے آنکھوں نے ضیا پائی
چلو دیکھیں وہ بستی جسکا رستہ دل کے اندر ہے

سحر چمکی جمال فصل گل آرائشوں پر ہے
نسیم روح پرور سے مشام جان معطر ہے

قریب طیبہ بخشے ہیں تصور نے مزے کیا کیا
مرا دل ہے مدینہ میں مدینہ دل کے اندر ہے

ملائک سر جہاں اپنا جھکاتے ڈرتے رہتے ہیں
قدم اونکے گنہگاروں کا ایسی سرزمیں پر ہے

ارے او سونیوالے دل ارے او سونیوالے دل
سحر ہے جاگ غافل دیکھ تو عالم منور ہے

سہانی طرز کی طلعت نرالے رنگ کی نکہت
نسیم صبح سے مہکا ہوا ہر نو منظر ہے

تعالی اللہ یہ شادابی یہ رنگینی تعالی اللہ
بہار ہشت جنت دشت طیبہ کی نچھاور ہے

ہوائیں آرہی ہیں کوچہ پر نور جاناں کی
کھلی جاتی ہیں کلیاں تازگی دلکو میسر ہے

منور چشم زائر ہے جمال عرش اعظم سے
نظر میں سبز قبہ کی تجلی جلوہ گستر ہے

یہ رفعت درگہ عرش آستاں کے قرب نے پائی
کہ ہر سانس پر ہر گام پہ معراج دیگر ہے

محرم کی نوین تاریخ بارہ سنہ لین کرکے
نہ پوچھو ہم کہان پہنچے اور ان آنکھون نے کیا دیکھا
ہزارون بینواؤن کی ہین جمگھٹ آستانہ پر
لکھا ہی خامۂ رحمت نی دربر خط قدرت سی
خدا ہی اسکا مالک یہ خدائی بھر کا ہی مالک
زمانہ اسکے قابو مین زمانہ والے قابو مین
عطا کی ساتھ ہی مختار رحمت کی خزانون کا
کرم کی جوش ہین بذل و نعم کی دور دورے ہین
کوئی لپٹا ہی فرط شوق مین روضے کی جالی سے
کوئی مشغول عرض حال ہی یون شاد مان ہوکر
کمینہ بندہ در عرض کرتا ہی حضوری مین
تری رحمت کے صدقے یہ تری رحمت کا صدقہ تھا
ذلیلون کی تو کیا گنتی سلاطین زمانہ کو
تری دولت تری ثروت تری شوکت جلالت کا
مطاف و کعبہ کا عالم دکھایا تو نے طیبہ مین
تجلی پر تری صدقے ہی مہر و ماہ کی تابش
غم و افسوس کا دافع اشارہ پیاری آنکھون کا
جو سب اچھون مین ہی اچھا جو بہتر سی ہی بہتر
رکھون مین حاضری کی شرم ان اعمال پر کیونکر
اگر شان کرم کو لاج ہو میری بلانے کی
مجھے کیا ہو گیا ہی کیون مین ایسی باتین کرتا ہون

وہان آپہنچے وہ گھر دیکھا جو گھر اللہ کا گھر ہی
جہان پہنچے وہان پہنچی جو دیکھا دل کی اندر ہے
طلب دل مین صدا آئے یا رسول اللہ لب پر ہے
جسے یہ آستانہ ملگیا سب کچھ میسر ہے
خدا ہی اسکا مولی یہ خدائی بھر کا سرور ہے
یہ ہر دفتر کا حاکم ہی یہ ہر حاکم کا افسر ہے
خدائی پر ہی قابو بس خدائی اس باہر ہے
عطا ہی بانوا ہر بینوا سے شیر و شکر ہے
کوئی گردن جھکائے رعب سے با دیدہ تر ہے
کہ یہ سب سے بڑی سرکار ہے تقدیر یاور ہے
جو مورد تھی یہانکا مدح گستر ہی ثنا گر ہے
کہ ان ناپاک آنکھون کو یہ نظارہ میسر ہے
تری سرکار عالی ہی ترا دربار برتر ہے
نہ ہی کوئی زمین پر اور نہ کوئی آسمان پر ہے
ترا گھر بیچ مین چارون طرف اللہ کا گھر ہے
پسینے پر ترے قربان روح مشک و عنبر ہے
دل مایوس کی حامی نگاہ بندہ پرور ہے
ترے صدقے سے اچھا ہی ترے صدقے مین بہتر ہے
مرے امکان سی باہر مری قدرت سے باہر ہے
تو میری حاضری دونون جہان مین میری یاور ہے
یہان بھی یاس و محرومی یہ کیونکر ہو یہ کیونکر ہے

بلا کر اپنے کتّے کو نہ دین چمکار کر ٹکڑا ۔ پھر اس شان کرم پر فہم سے یہ بات باہر ہے
تذبذب مغفرت مین کیون ہے اس کو زائر کو ۔ کہ یہ درگاہ والا رحمت خالص کا منظر ہے

مبارک ہو حسن سب آرزوئین ہو گئین پوری
اب انکے صدقے مین عیش ابد تجھکو میسر ہے

ذکر شہادت

بہار و نیر ہین آج آرائشین گلزار جنت کی ۔ سواری آنیوالی ہے شہیدان محبت کی
کھلے ہین گل بہار و نیر ہے پھلواری جراحت کی ۔ فضا ہر زخم کر دامن سے وابستہ ہے جنت کی
گلا کٹوا کے بیڑی کاٹنے آئے ہین امت کی ۔ کوئی تقدیر تو دیکھے اسیران مصیبت کی
شہید ناز کی تفریح زخموں سے نہ کیونکر ہو ۔ ہوائین آتی ہین ان کھڑکیوں سے باغ جنت کی
کرم والون نے در کھولا تو رحمت کا سمان باندھا ۔ کمر باندھی تو قسمت کھولدی فیض شہادت کی
علی کے پیارے خاتون قیامت کے جگر پارے ۔ زمین سے آسمان تک دھوم ہے انکی سیادت کی
زمین کربلا پر آج مجمع ہے حسینون کا ۔ جمی ہے انجمن روشن ہین شمعین نور و طلعت کی
وہ شمعین نہین جو بجھ کے دین اپنے فدائی کو ۔ یہ وہ شمعین نہین رو کر جو کاٹین رات آفت کی
وہ شمعین ہین جنسے جان تازہ پائین پروانے ۔ یہ وہ شمعین ہین جو ہنسکر گزارین شب مصیبت کی
وہ شمعین نہین جنسے فقط اک گھر منور ہو ۔ یہ وہ شمعین ہین جنسے روح ہو کافور ظلمت کی
ل حور و ملائک رہ گیا حیرت زدہ ہو کر ۔ کہ بزم گلرخان مین لے بلائین کس کی صورت کی
ہوا ہوتی ہین جانین جسم سے جانان سے ملتی ہین ۔ ہوئی ہے کربلا مین گرم مجلس وصل و فرقت کی
ی منظر یہ ہر جانب سے لاکھون کی نگاہین ہین ۔ اسی عالم کو آنکھین تک رہی ہین ساری خلقت کی
وا چھڑکاؤ پانی کی جگہ اشک یتیمان سے ۔ بجائے فرش آنکھین بچھ گئین اہل بصیرت کی
وا مے یار نے پنکھے بنائے پر فرشتون کے ۔ سبیلین رکھی ہین دیدار نے خود اپنے شربت کی

ادھر افلاک سے لائے فرشتے ہار رحمت کے
ادھر ساغر لیے حوریں چلی آتی ہیں جنت کی

سجے ہیں زخم کے پھولوں سے وہ رنگین گلدستے
بہار خوشنمائی پہ ہے صدقے روح جنت کی

ہوائیں گلشن فردوس سے بس بس کر آتی ہیں
نرالی عطر میں ڈوبی ہوئی ہے روح نکہت کی

دل پر سوز کی سلگے اگر سوز ایسی کثرت سے
کہ پہنچی عرش و طیبہ تک لپٹ سوز محبت کی

ادھر چلمن اوٹھی حسن ازل کے پاک جلووں سے
ادھر چمکی تجلی بدر تابان رسالت کی

زمین کربلا پر آج ایسا حشر برپا ہے
کہ کھنچ کھنچ کر مٹی جاتی ہیں تصویریں قیامت کی

گھٹائیں مصطفیٰ کے چاند پر گھر گھر کر آئی ہیں
سیہ کاران امت تیرہ بختان شقاوت کی

یہ کسکے خون کے پیاسے ہیں اوسکی خونکے پیاسے
بجھے گی پیاس جس سے تشنہ کامان قیامت کی

اکیلے پہ ہزاروں کے ہزاروں وار چلتے ہیں
مٹادی دین کے ہمراہ عزت شرم و غیرت کی

مگر شیر خدا کا شیر جب بپھرا غضب آیا
پھر ٹوٹی نظر آنے لگی صورت ہزیمت کی

کہا یہ بوسہ دیکر ہاتھ پر جوش دلیری نے
بہادر آج سے کھائینگے قسمیں اس شجاعت کی

تصدق ہو گئی جان شجاعت سجتے تیور کے
فدا شیرانہ حملوں کی ادا پر روح جرأت کی

نہ ہوتے گر حسین ابن علی اس جان کے بھوکے
نکل آتی زمین کربلا سے نہر جنت کی

مگر مقصود تھا پیاسا گلا ہی اونکو کٹوانا
کہ خواہش پیاس سے بڑھتی رہی روح شریعت کی

شہید ناز رکھدیتا ہے گردن آب خنجر پر
جو موجیں باڑھ پر آجاتی ہیں دریا الفت کی

یہ وقت زخم نکلا خون اوچھلکر جسم اطہر سے
کہ روشن ہو گئی مشعل شبستان محبت کی

سر بے تن تن آسانی کو شہر طیبہ میں پہنچا
تن بے سر کو سرداری ملی ملک شہادت کی

حسن سُنی ہے پھر افراط و تفریط اس سے کیونکر ہو
ادب کے ساتھ رہتی ہے روش ارباب سنت کی

کشفِ رازِ نجدیت

نجدیا سخت ہی گندی ہی طبیعت تیری — کفر کیا شرک کا فضلہ ہی نجاست تیری
خاک ہو منہ مین تری کہتا ہے کسو خاک کا ڈھیر — منگیا دین ملی خاک مین عزت تیری
تیرے نزدیک ہو الکذب الٰہی ممکن — تجھپہ شیطان کی پھٹکار یہ ہمت تیری
بلکہ کذاب کیا تونے تو اقرار وقوع — اُف رے ناپاک یہانتک ہے خباثت تیری
علم شیطان کا ہو علم نبی سے زائد — پڑھون لاحول نہ کیون دیکھکے صورت تیری
بزم میلاد ہو کانا کے جنم سے بدتر — ارے اندھی ارے مردود یہ جرأت تیری
علم غیبی مین مجانین و بہائم کا شمول — کفر آمیز جنون زا ہی جہالت تیری
یاد خر سے ہو نمازون مین خیال اونکا برا — اُف جہنم کے گدھے اُف یہ خرافت تیری
اونکی تعظیم کریگا نہ اگر وقت نماز — ماری جائیگی تری منہ پہ عبادت تیری
ہی کبھی بوم کی حلت تو کبھی زاغ حلال — جیفہ خواری کی کہین جاتی ہی عادت تیری
منس کی چال تو کیا آئی گئی اپنی بھی — اجتہادون ہی سی ظاہر ہی حماقت تیری
کھلے لفظون مین کہے قاضی شوکان مدد کے — یا علی سنکے بگڑ جائے طبیعت تیری
تیری انکے تو وکیلون سی کری استمداد — اور طبیبون سے مدد خواہ ہو علت تیری
ہم جو اللہ کے پیارون سی اعانت چاہین — شرک کا جرک او گلنے لگی ملت تیری
عبد وہاب کا بیٹا ہوا شیخ نجدی — اوسکی تقلید سی ثابت ہی ضلالت تیری
وہی مشرک کی ہے تصنیف کتاب التوحید — جسکے ہر فقرہ پہ ہے مہر صداقت تیری
ترجمہ اوسکا ہوا تقویۃ الایمان نام — جس سے بے نور ہوئی چشم بصیرت تیری
واقف غیب کا ارشاد سناؤن جس نے — کھولدی تجھسے بہت پہلے حقیقت تیری
زلزلے نجد مین پیدا ہون فتن برپا ہون — یعنی ظاہر ہو زمانہ مین شرارت تیری
ہوا وہی خاک سی شیطان کی سنگت پیدا — دیکھ لے آج ہی موجود جماعت تیری
مرشدی ہونگی تو پاجامی گھٹنے ہونگے — سر سے پا تک ہی یہی پوری شباہت تیری

ادعا ہوگا حدیثون پہ عمل کرنے کا
اونکے اعمال پہ رشک آئے مسلمانونکو
لیکن اوتریگا نہ قرآن گلون سے نیچے
نکلین گے دین سے یون جیسے نشانہ سے تیر
اپنی حالت کو حدیثون سے مطابق کرتے
چھوڑ کر ذکر تراب ہے خطاب اپنو نسے
مری پیارے مرے اپنے مرے سُنی بھائی
تجھسے جو کہتا ہون تو دل سے ذرا انصاف بھی کر
گر ترے باپ کو گالی دے کوئی بے تہذیب
گالیاں دین اونھین شیطان لعین کے پیرو
جو تجھے پیار کرین جو تجھے اپنا فرمائین
جو ترے واسطے تکلیفین اوٹھائین کیا کیا
جاگ کر راتین عبادت مین جنھون نے کاٹین
حشر کا دن نہین جسپر در کسیکا کوئی
اونکے دشمن سے تجھے ربط ہے میل رہے
تو نے کیا باپ کو سمجھا ہے زیادہ اونسے
اونکے دشمن کو اگر تو نے نہ سمجھا دشمن
اونکے دشمن کا جو دشمن نہین سچ کہتا ہون
بلکہ ایمان کی پوچھے تو ہے ایمان بھی

نام رکھتی ہے یہی اپنا جماعت تیری
اس سے تو شاد ہوئی ہوگی طبیعت تیری
ابھی ٹھہرا نہین باقی ہے حکایت تیری
آج اس تیر کی تعبیر ہے سنگت تیری
آپ کھل جائیگی پھر تجھپہ خباثت تیری
لے بے غرض مجھے دل سے حکایت تیری
آج کرنی ہے مجھے تجھسے شکایت تیری
کرے اللہ کی توفیق حمایت تیری
غصہ آئے ابھی کچھ اور ہو حالت تیری
جنکے صدقہ مین ہے ہر دولت و نعمت تیری
جنکے دل کو کرے بےچین اذیت تیری
اپنے آرام سے پیاری جنھین راحت تیری
کسلیے اسلیے کٹ جائے مصیبت تیری
اس قیامت مین جو فرمائین شفاعت تیری
شرم اللہ سے کر کیا ہوئی غیرت تیری
جوش مین آئی جو اس درجہ حرارت تیری
وہ قیامت مین کرینگے نہ رفاقت تیری
دعوی بے اصل ہے جھوٹی ہے محبت تیری
اونسے عشق اونکے عدو سے ہو عداوت تیری

اہل سنت کا عمل تیری غزل پر ہو حسن
جب تن جانون کو ٹھکانے لگی حضرت تیری

مسدسات

تمہید ذکر معراج شریف

ساقی کچھ اپنے بادہ کشوں کی خبر بھی ہی
جوش عطش بھی شدت سوز جگر بھی ہی
ہم بیکسوں کی حالیہ تجھکو نظر بھی ہے
کچھ تلخ کامیان بھی ہین کچھ دردِ سر بھی ہے
ایسا عطا ہو جام شراب طہور کا
جسکے خمار مین بھی مزہ ہو سُرور کا

اب دیر کیا ہے بادہ عرفان قوام دے
تازہ ہو روح پیاس بجھے لطف تام دے
ٹھنڈک پڑے کلیجہ مین جس سے وہ جام دے
یہ تشنہ کام تجھکو دعائین مدام دے
اوٹھین سرور آئین مزے جھوم جھوم کر
ہو جاؤن بیخبر لب ساغر کو چوم کر

فکر بلند سے ہو عیان اقتدارِ اوج
ٹپکے گل کلام سے رنگِ بہارِ اوج
چہکے ہزار خامہ سر شاخسارِ اوج
ہو بات بات شان عروج افتخارِ اوج
فکر خیال نور کے سانچون مین ڈھل چلین
مضمون فراز عرش سے اونچے نکل چلین

اس شان اس ادا سے ثنائے رسول ہو
حضار پر سحاب کرم کا نزول ہو
ہر شعر شاخ گل ہو تو ہر لفظ پھول ہو
سرکار مین یہ نذر محقر قبول ہو
ایسی تعلیون سے ہو معراج کا بیان
سب حاملان عرش سنین آج کا بیان

معراج کی یہ رات ہے رحمت کی رات ہی
ہم تیرہ اختروں کی شفاعت کی رات ہی
فرحت کی آج شام ہی عشرت کی رات ہی
اعزاز ماہ طیبہ کی رویت کی رات ہی
پھیلا ہوا ہی سرمۂ تسخیر چرخ پر

یا زلف کھولے پھرتی ہین حورین ادھر ادھر

دل سوختون کے دل کا سویدا کہون اسے
دیکھون جو چشم قیس سے لیلے کہون اسے

پیر فلک کی آنکھ کا تارا کہون اسے
اپنے اندھیرے گھر کا اجالا کہون اسے

یہ شب ہے یا سواد وطن آشکار ہے
مشکین غلاف کعبۂ پروردگار ہے

اس رات مین نہین یہ اندھیرا جھکا ہوا
مشکین لباس یا کوئی محبوب دلربا

کوئی گلیم پوش مراقب ہے باخدا
یا آہوے سیاہ یہ چرتے ہین جابجا

ابر سیاہ مست اوٹھا حال وجد مین
لیلی نے بال کھولے ہین صحرای نجد مین

یہ رت کچھ اور ہے یہ ہوا ہی کچھ اور ہے
روئے عروس گل مین صفا ہی کچھ اور ہے

ابکی بہار ہوش ربا ہی کچھ اور ہے
چبھتی ہوئی دلونمین ادا ہی کچھ اور ہے

گلشن کھلائے باد صبا نے نئے نئے
گاتے ہین عندلیب ترانے نئے نئے

ہر ہر کلی ہے مشرق خورشید نور سے
روشن ہے سب کے مونھ یہ دلونکے سرور سے

لیتی ہے ہر نگاہ تجلی طور سے
مردے ہین بیقرار حجاب قبور سے

ماہ عرب کے جلوے جو اونچے نکل گئے
خورشید و ماہتاب مقابل سے ٹل گئے

ہر سمت سے بہار نوا خوانیونمین ہے
چشم کلیم جلوے کے قربانیونمین ہے

نیسان جود رب گہر افشانیونمین ہے
غل آمد حضور کا روحانیونمین ہے

تمام

اک دھوم ہے حبیب کو مہمان بلاتے ہین
بہر براق خلد کو جبریل جاتے ہین

شد

نغمۂ روح

١٣٠٩ھ

استمداد از حضرت سلطان بغداد رضی اللہ تعالی عنہ

اے کریم ابن کریم اے رہنما اے مقتدا — اختر برج سخاوت گوہر درج عطا
آستانے پر ترے حاضر ہی یہ تیرا گدا — لاج رکھ لے دست و دامن کی مرے بہر خدا

روے رحمت بر متاب اے کام جان از روے من
حرمت روح پیمبر یک نظر کن سوے من

شاہ اقلیم ولایت سرور کیوان جناب — ہی تمھاری آستانیکی زمین گردون قباب
حسرت دلکی کشاکش سی ہین لاکھون اضطراب — التجا مقبول کیجے اپنے سائل کی شتاب

روے رحمت بر متاب اے کام جان از روے من
حرمت روح پیمبر یک نظر کن سوے من

سالک راہ خدا کو رہنما ہے تیری ذات — مسلک عرفان حق مین پیشوا ہے تیری ذات
بینوایان جہان کا آسرا ہے تیری ذات — تشنہ کامونکے لیے بحر عطا ہے تیری ذات

روے رحمت بر متاب اے کام جان از روے من
حرمت روح پیمبر یک نظر کن سوے من

ہر طرف سی فوج غم کی ہی چڑھائی الغیاث — کرتی ہی پامال یہ بیدست و پائی الغیاث
پھر گئی ہی شکل قسمت سب خدائی الغیاث — اے مرے فریادرس تیری دہائی الغیاث

روے رحمت بر متاب اے کام جان از روے من
حرمت روح پیمبر یک نظر کن سوے من

منکشف کس پر نہین شان معلے کا عروج — آفتاب حق نما ہو تمکو ہے زیبا عروج

ہین حضیض غم مین ہون امداد ہو شاہا عروج
ہر ترقی پہ ترقی ہو بڑھے دونا عروج

روے رحمت برمتاب ای کام جان آرزوئ من
حرمت روح پیمبر یک نظر کن سوئ من

تا کجا ہو پائمال لشکر افکار روح
تا بکے ترسان رہے ڈھونڈے غمخوار روح
ہو چلی ہے کاوش غم سے نہایت زار روح
طالب امداد ہے سر وقت اے دلدار روح

روے رحمت برمتاب ای کام جان آرزوئ من
حرمت روح پیمبر یک نظر کن سوئے من

دیدہ ہین ہے فلک شوکت ترا اے ماہ کاخ
دیکھتے ہین ٹوپیان تھامے گدا و شاہ کاخ
قصر جنت سے فزون رکھتا ہے عز و جاہ کاخ
اب دکھادے دیدۂ مشتاق کو للہ کاخ

روی رحمت برمتاب ای کام جان آرزوئ من
حرمت روح پیمبر یک نظر کن سوئے من

تو ہے سائل اور تیرے در سے پلٹے نامراد
ہمنے کیا دیکھے نہین غمگین آ آ جاتے شاد
آستانے کے گدا ہین قیصر و کسری قباد
ہو کبھی لطف و کرم سے بندۂ مضطر بھی یاد

روے رحمت برمتاب ای کام جان آرزوئ من
حرمت روح پیمبر یک نظر کن سوئے من

نفس امارہ کے پھندے مین پھنسا ہون العیاذ
در ترا بیکس پنہ کوچہ ترا عالم ملاذ
رحم فرمایا ملاذی لطف فرمایا معاذ
حاضر در ہے غلام آستان بہر لواذ

روی رحمت برمتاب ای کام جان آرزوئ من
حرمت روح پیمبر یک نظر کن سوئے من

شہریارا ای ذی وقار ای باغ عالم کی بہار
بحر احسان رشحۂ نیسان جود کردگار
ہون خزان غم کے ہاتھون پائمالی سے دوچار
عرض کرتا ہون ترے در پہ بچشم اشکبار

روئے رحمت بر متاب ای کام جان از روئے من
حرمت روح پیمبر یک نظر کن سوئے من

بر سر پرخاش ہی مجھسے عدوی بے تمیز
مبتلا ہے سو بلاؤنمین مری جان عزیز
الرت دن ہی درپے قلب حزین نفس رجیز
حل مشکل آپ کو آگے نہین دشوار چیز

روئے رحمت بر متاب ای کام جان از روئے من
حرمت روح پیمبر یک نظر کن سوئے من

اک جہان سیراب فیض ابر ہی اسکی برس
ہو یہان کشت تمنا خشک و زندان قفس
تر نوا ہین بلبلین پڑتا ہی گوش گل مین رس
ای سحاب رحمت حق سو کہی دہانون پہ برس

روئے رحمت بر متات ای کام جان از روئے من
حرمت روح پیمبر یک نظر کن سوئے من

فصل گل آئی عروسان چمن ہین سبز پوش
جو بنوبیر آگیا حسن بہار گلفروش
شادمانی کا نوا سنجان گلشن مین ہی جوش
ہای یہ رنگ اور مین یون دام مین گم کردہ ہوش

روئے رحمت بر متاب ای کام جان از روئے من
حرمت روح پیمبر یک نظر کن سوئے من

دیکھکر اس نفس بدخصلت کی زشتی خواص
کس سی مانگون مین حسرتہای کشتہ کا قصاص
سوز غم سے دل پگھلتا ہی مرا اشکال صاص
مجھکو اس موذی کی چنگل سی عطا ہو خلاص

روئے رحمت بر متاب ای کام جان از روئے من
حرمت روح پیمبر یک نظر کن سوئے من

ایک تو ناخن بدل ہے شدت افکار قرض
قرض ادا ہو یا نہ ہو لیکن مرا آزار فرض
اور سپر اعدا کی نشانہ کر لیا ہے مجھکو فرض
رد نہ فرماؤ خدا کیواسطے سائل کی عرض

روئے رحمت بر متاب ای کام جان از روئے من

حرمت روح پیمبر یک نظر کن سوئی من

نفس و شیطان مین بڑہی ہین سو طرح کے اختلاط
بھولی بھولی سی کبھی یاد آتی ہی شکل نشاط

ہر قدم در پیش ہی مجھکو طریق پل صراط
پیش بار کوہ کاہ ناتوان کی کیا بساط

روی رحمت بر متاب ای کام جان از روی من
حرمت روح پیمبر یک نظر کن سوئی من

آفتون مین پھنسگیا ہی بندہ در الحفیظ
ایک قلب ناتوان ہی لاکھ نشتر الحفیظ

جان ہی سوکہا ہشو نمین دم ہی مضطر الحفیظ
المدد ای دادرس ای بندہ پرور الحفیظ

روئے رحمت بر متاب ای کام جان از روی من
حرمت روح پیمبر یک نظر کن سوئی من

صبح صادق کا کنارا آسمان سی ہی طلوع
طائرون نی آشیانو نمین کیئے نغمی شروع

ڈھل چکا ہی صورت شب حسن رخسار شموع
اور نہین آنکھو نکو ابتک خواب غفلت سے رجوع

روئے رحمت بر متاب ای کام جان از روی من
حرمت روح پیمبر یک نظر کن سوئی من

بدلیان چھائین ہوا بدلی ہوئی شاداب باغ
آہ ای جور قفس دل ہی کہ محرومی کا داغ

غنچے چٹکے پھول مہکے بسگیا دل کا دماغ
واہ ای لطف صبا گل ہی تمنا کا چراغ

روی رحمت بر متاب اے کام جان از روی من
حرمت روح پیمبر یک نظر کن سوئی من

آسمان ہی قوس فکرین تیر میرا دل ہدف
منتظر ہون نین کہ اب آئی صدا ای لاتخف

نفس و شیطان ہر گھڑی کف بر لب و خنجر بکف
سرور دین کا تصدق بہر سلطان نجف

روئے رحمت بر متاب اے کام جان از روی من
حرمت روح پیمبر یک نظر کن سوئے من

بڑھ چلا ہی آجکل احباب مین جوش نفاق
سیکڑون پردو نمین پوشیدہ ہی حسن اتفاق
خوش مذاقان زمانہ ہو چلی ہین بدمذاق
برسر پیکار ہین آگے جو تھی اہل وفاق

روی رحمت بر متاب اے کام جان از روی من
حرمت روح پیمبر یک نظر کن سوی من

ڈر درندونکا اندھیری رات صحرا ہولناک
دیکھکر ابر سیہ کو دل ہوا جاتا ہے چاک
راہ نا معلوم رعشہ پاؤنمین لاکھون مغاک
آئیے امداد کو ورنہ مین ہوتا ہون ہلاک

روی رحمت بر متاب ای کام جان از روی من
حرمت روح پیمبر یک نظر کن سوی من

ایک عالم پر نہین رہتا کبھی عالم کا حال
بڑھ چکین شبہای فرقت اب تو ہو روز وصال
ہر کمالے را زوال و ہر زوالے را کمال
پھر ادھر مونھ کر کہ پھیری دن پھرین دل ہو نہال

روی رحمت بر متاب ای کام جان از روی من
حرمت روح پیمبر یک نظر کن سوی من

گو چڑھائی کر رہے ہین مجھپر اندوہ والم
ہم کہین چھٹتا ہی تیرا آستان تیری قدم
گو بپا پے ہو رہے ہین اہل عالم کی ستم
چارۂ درد دل مضطر کرین تیری کرم

روی رحمت بر متاب ای کام جان از روی من
حرمت روح پیمبر یک نظر کن سوی من

ہین کمر بستہ عداوت پر بہت اہل زمن
سنلے فریاد حسن فریادی امداد حسن
ایک جان ناتوان لاکھون الم لاکھون محن
صبح محشر تک رہے آباد تیری انجمن

روی رحمت بر متاب ای کام جان از روی من
حرمت روح پیمبر یک نظر کن سوی من

ہی تری الطاف کا چرچا جہانمین چارسو
شہرۂ آفاق ہین یہ خصلتین یہ نیکخو

ہے گدا کا حال تجھپر آشکارا مو بمو
آجکل گھیرے ہوئی ہین چار جانب سے عدو

روئے رحمت برمتاب ای کام جان ازروئی من
حرمت روح پیمبر یک نظرکن سوئی من

شام ہی نزدیک منزل دور مین گم کردہ راہ
کوئی ساتھی ہی نہ رہبر جس سی حاصل ہو پناہ
ہر قدم پر پڑتے ہین اس وغت مین پیوغل چاہ
اشک آنکھو نمین قلق دلمین لبونپر آہ آہ

روئی رحمت برمتاب ای کام جان ازروئی من
حرمت روح پیمبر یک نظرکن سوئی من

تاج والونکو مبارک تاج زر تخت شہی
مین گدا ٹھہرون ترا میری اسی مین ہی بہی
بادشاہا کیون ہو گر سیپر کھلی کسکی رہی
ظل دامن خاک در دیہیم وافسر ہی یہی

روئی رحمت برمتاب ای کام جان ازروئی من
حرمت روح پیمبر یک نظرکن سوئی من

مناقب حضرت شاہ بدیع الدین مدار قدس سرہٗ الغفر

ہوا ہون داد ستم کو مین حاضر دربار
طرح طرح سے ستاتا ہی زمرۂ اشرار
گواہ ہین دل محزون وچشم دریا بار
بدیع بہر خدا حرمت شہ ابرار

مدار چشم عنایت زمن دریغ مدار
نگاہ لطف وکرم از حسن دریغ مدار

ادھر اقارب عقارب عدو اجانب وخویش
بیان کسسے کرون ہین جو آفتین درپیش
ادھر ہون جوش معاصی کی ہاتھ سے دلریش
پھنسا ہی سخت بلاؤنمین یہ عقیدت کیش

مدار چشم عنایت زمن دریغ مدار
نگاہ لطف وکرم از حسن دریغ مدار

نہ ہون مین طالب افسر نہ سائل دیہیم
کیا ہے تمکو خدا نے کریم ابن کریم
کہ سنگ منزل مقصد ہی خواہش زروسیم
فقط یہی ہی تمہا آرزو کی عبد اثیم

مدار چشم عنایت زمن دریغ مدار
نگاہ لطف وکرم از حسن دریغ مدار

ہوا ہے خنجر افکار سے جگر گھائل
مجھے ہو مرحمت اب داروی جراحت دل
نفس نفس ہی عیان دم شماری بسمل
نہ خالی ہاتھ پھری آستان سے یہ سائل

مدار چشم عنایت زمن دریغ مدار
نگاہ لطف وکرم از حسن دریغ مدار

تمہاری وصف وثنا کسطرح سی ہون مرقوم
ہی زیر تیغ الم مجھ غریب کا حلقوم
کہ شان ارفع واعلی کسے نہین معلوم
ہوئی ہے دل کی طرف یورش سپاہ ہموم

مدار چشم عنایت زمن دریغ مدار
نگاہ لطف وکرم از حسن دریغ مدار

ہوا ہی بندہ گرفتار پنجۂ صیاد
حضور پڑتی ہے ہر روز اک نئی افتاد
ہین ہر گھڑی ستم ایجاد سے ستم ایجاد
تمہارے در پہ مین لایا ہون جو ستم کی فریاد

مدار چشم عنایت زمن دریغ مدار
نگاہ لطف وکرم از حسن دریغ مدار

تمام ذرہ نپہ کالشمس ہین یہ جود ونوال
حسن ہون نام کو پر ہون مین سخت بد افعال
فقیر خستہ جگر کا بھی رد نہ کیجے سوال
عطا ہو مجھکو بھی ای شاہ جنس حسن مآل

مدار چشم عنایت زمن دریغ مدار
نگاہ لطف وکرم از حسن دریغ مدار

عرض سلام بدرگاہ حضرت خیر الانام علیہ الصلاۃ والسلام

السلام ای خسرو دنیا و دین
السلام ای راحت جان حزین

السلام ای بادشاہ دو جہان
السلام ای سرور کون و مکان

السلام ای نور ایمان السلام
السلام ای راحت جان السلام

ای شکیب جان مضطر السلام
آفتاب ذرہ پرور السلام

درد و غم کے چارہ فرما السلام
دردمندون کی مسیحا السلام

ای مرادین دینے والے السلام
دونون عالم کے اُجالے السلام

درد و غم مین مبتلا ہے یہ غریب
دم چلا تیری دُہائی ای طبیب

نبضین ساقط روح مضطر جی نڈھال
درد عصیان سی ہوا ہی غیر حال

بے سہارون کے سہارے ہین حضور
حامی و یاور ہمارے ہین حضور

ہم غریبون پر کرم فرمائیے
بدنصیبون پر کرم فرمائیے

بیقرارون کے سرہانے آئیے
دلفگارون کے سرہانے آئیے

جان بلب کی چارہ فرمائی کرو
جان عیسی ہو مسیحائی کرو

شام ہے نزدیک منزل دور ہی
پاؤن کیسے جان تک رنجور ہے

مغربی گوشو نمین پھولی ہے شفق
زردی خورشید سے ہے رنگ فق

راہ نامعلوم صحرا پُر خطر
کوئی ساتھی ہے نہ کوئی راہبر

طائرون نے بھی بسیرا لے لیا
خواہش پرواز کو رخصت کیا

ہر طرف کرتا ہون حیرت سی نگاہ
پر نہین ملتی کسی صورت سی راہ

سو بلائین چشم تر کے سامنے
یاس کی صورت نظر کی سامنے

دل پریشان بات گھبرائی ہوئی
شکل پر افسردگی چھائی ہوئی

ظلمتین شب کی غضب ڈھانے لگین
کالی کالی بدلیان چھانے لگین

ان بلاؤن مین پھنسا ہی خانہ زاد
آفتون مین مبتلا ہی خانہ زاد

اے عرب کے چاند اے مہر عجم — اے خدا کے نور اے شمع حرم
فرش کی زینت ہی دم سے آپکے — عرش کی عزت قدم سے آپ کے
آپ سے ہی جلوۂ حق کا ظہور — آپ ہی ہین نور کی آنکھون کی نور
آپ سے روشن ہوئے کون و مکان — آپ سے پرنور ہے بزم جہان
اے خداوند عرب شاہ عجم — کیجیے ہندی غلامون پر کرم
ہم سیہ کارونپہ رحمت کیجیے — تیرہ بختون کی شفاعت کیجیے
اپنے بندون کی مدد فرمائیے — پیارے حامی مسکراتے آئیے
ہو اگر شان تبسم کا کرم !! — صبح ہو جائے شب دیجور غم
ظلمتون مین گم ہوا ہی راستہ — المدد اے خندۂ دندان نما
ہان دکھا جانا تجلی کی ادا — ٹھوکرین کھاتا ہی پردیسی ترا
دیکھیے کب تک چمکتے ہین نصیب — دیر سے ہے لو لگائے یہ غریب
ملتجی ہون مین عرب کے چاند سے — اپنے رب سے اپنے رب کے چاند سے
مین بھکاری ہون تمھارا تم غنی — لاج رکھلو میرے پھیلے ہاتھ کی
تنگ آیا ہون دل ناکام سے — اس نکمے کو لگا دو کام سے
آپکا دربار ہے عرش اشتباہ — آپ کی سرکار ہے بیکس پناہ
مانگتے پھرتے ہین سلطان و امیر — رات دن پھیری لگاتے ہین فقیر
غمزدون کو آپ کر دیتے ہین شاد — سب کو ملجاتی ہی مونھ مانگی مراد
مین تمھارا ہون گدائے بینوا — کیجے اپنے بینواؤن پہ عطا
مین غلام ہیچکارہ ہون حضور — ہیچکارون پر کرم ہے یہ ضرور
اچھے اچھون کے ہین گاہک ہر کہین — ہم بدون کی ہی خریداری نہین
کیجیے رحمت حسن پر کیجیے — دونون عالم کی مرادین دیجیے

رباعیات

جان گلزار مصطفائی تم ہو
مختار ہو مالکِ خدائی تم ہو
جلوہ سے تمھارے ہی عیان شانِ خدا
آئینۂ ذاتِ کبریائی تم ہو

دیگر

یارانِ نبی کا وصف کس سے ہو ادا
ایک ایک ہے ان میں ناظمِ نظم ہدیٰ
پائے کوئی کیونکر اوس رباعی کا جواب
اے اہلِ سخن جسکا مصنف ہو خدا

دیگر

بدکار ہین عاصی ہین زیانکار ہین ہم
تعزیر کے بے شبہہ سزاوار ہین ہم
یہ سب سہی پر دلکو ہے اس سے قوت
اللہ کریم ہے گنہگار ہین ہم

دیگر

خاطی ہون سیہ رو ہون خطاکار ہون مین
جو کچھ ہو حسن سب کا سزاوار ہون مین
پر او سکے کرم پہ ہے بھروسا بھاری
اللہ ہے شاہد کہ گنہگار ہون مین

دیگر

اس درجہ ہے ضعف جانگزائی اسلام
ہین جس سے ضعیف سب قوائی اسلام
اے مرتونکی جان کے بچانے والے
اب ہے ترے ہاتھ مین دوائی اسلام

دیگر

کبتک یہ مصیبتین اوٹھائے اسلام
کبتک رہے ضعف جانگزائی اسلام
پھر از سرِ نو اسے توانا کردے!
اے حامیِ اسلام و خدائے اسلام

دیگر

ہے شام قریب چھپی جاتی ہے ضو
منزل ہے بعید تھک گیا ہے رہرو

ب تیری طرف شکستہ حالونکی رفیق	ٹوٹی ہوئی آس نے لگائی ہے لو

دیگر

برسائے وہ آزادہ روی نے جھالے	ہر راہ مین بہہ رہے ہین ندی نالے
اسلام کے بیڑی کو سہارا دینا	اے ڈوبتون کے پار لگانیوالے

دیگر

سُن احقر افراد زمن کی فریاد	سُن بندۂ پابند محن کی فریاد
یارب تجھے واسطہ خداوندی کا	رہ جائے نہ بے اثر حسن کی فریاد

دیگر

جو لوگ خدا کی ہین عبادت کرتے	کیون اہل خطا کی ہین حقارت کرتے
بندے جو گنہگار ہین وہ کسکے ہین	کچھ دیر اوسے ہوتی ہم حیرت کرتے

دیگر

دنیا فانی ہے اہل دنیا فانی	شہر و بازار و کوہ و صحرا فانی
دل شاد کرین کسکے نظارہ سے حسن	آنکھین فانی ہین یہ تماشا فانی

دیگر

اس گھر مین نہ پابند نہ آزاد رہے	غمگین رہے کوئی نہ دلشاد رہے
تعمیر مکان کسکے لیے ہوتا ہے	کوئی نہ یہان رہیگا یہ یاد رہے

تواریخ از تصنیف مصنف

تاریخ مثنوی شفاعت و نجات مصنفہ مولانا مولوی محمد محسن صاحب کاکوروی وکیل مین پوری

حسن اپنے محسن کی ہو کچھ ثنا — جو احسان حسن طبیعت کا ہو
شفاعت کا لکھا ہے احوال خوب — بیان کیونکر اوسکی فصاحت کا ہو
دعائیہ تاریخ مین نے کہی — یہ اچھا ذریعہ شفاعت کا ہو
۹۳ ۱۸

تاریخ وصال حضرت سیدنا و مولانا شاہ آل رسول رضی اللہ تعالے عنہ و نور اللہ مرقدہ

جب آل رسول بحر عرفان — رونق دہ خاندان برکات
وہ واقف رمز لا و الا — وہ کاشف سر نفی و اثبات
عازم ہوئے سوے دار عقبےٰ — اس غم کی گھٹا سے دن ہوا رات
رضوان نے کہی حسن سے تاریخ — اب خلد مین دیکھیے کرامات
۶۶۲ ۶۳۴

دیگر

اچھے کے پیارے میرے سہارے — باہر بیان سے اونکے مناقب
وہ اور شریعت وہ اور طریقت — دو دل یک اور مان یک جان و قالب
عبد و خدا مین مانند برزخ — مقصود و قاصد مطلوب و طالب
دریائے رحمت گلزار رافت — جان مراحم کان مواہب
نجم منازل شمع محافل — مہر مشارق ماہ مغارب
خلق خدا کے رہبر نہ کیون ہون — ہین مصطفے کے فرزند نائب
ہمنام انکے دم سے عزت کی عزت — تاج مراتب راس مناصب
جب اوس قمر نے لی راہ جنت — تھی اشک افشان چشم کواکب
مین نے کہی یہ تاریخ رحلت — قطب المشایخ اصل مطالب
۹۶ ۵ ۱۲

تاریخ طبع و تالیف رسالۂ نگارستان لطافت مصنفہ خود

ہوگیا ختم یہ رسالہ آج — شکر خالق کریں نہ کیونکر ہم
سن تالیف ای حسن سن لے — منبع وصف شہریار حرم
۱۳۰۲ھ

دیگر

یہ چند ورق نعت کے لایا ہے غلام آج — انعام کچھ اسکا مجھے ای بحر سخا دو
مین کیا کہون میری ہے یہ حسرت یہ تمنا — مین کیا کہون مجھکو یہ صلا دو یہ صلا دو
تم آپ مری دلکی مراد و نسے ہو واقف — خیرات کچھ اپنی مجھے ای بحر عطا دو
ہمنا یہ سن تالیف فقیرانہ صدا مین — والی مین تصدق مجھے مدحت کی جزا دو
۱۳۰۲ھ

تاریخ طبع دیوان حضور احمد حسن خانصاحب آثم بریلوی

ہے یہ دیوان اوسکی مدحت مین — جسکی ہر بات ہے خدا کو قبول
جسکے قبضہ مین دو جہانکا ملک — جسکے بندون مین تاجدار شمول
جسپہ قربان جنان جنان کے چمن — جسپہ پیارا خدا خدا کے رسول
جسکے صدقہ مین اہل ایمان پر — ہر گھڑی رحمت خدا کا نزول
جسکی سرکار قاضی حاجات — جس کا دربار معطی مأمول

قطعہ

یہ ضیائین اوسی کے دم کی ہین — یہ سخائین اوسی کی ہین معمول
دن کو ملتا ہے روشنی کا چراغ — شب کو کھلتا ہے چاندنی کا پھول
اوسکے در سے ملے گدا کو بھیک — اوسکے گھر سے ملے دعا کو قبول
ای حسن کیا حسن ہے مصرع سال — باغ اسلام کے کھلے کیا پھول
۱۳۰۲

قطعہ تاریخ وصال اعلیحضرت عظیم البرکۃ سیدی و ملجائی مرشدی و مولائی عالیجناب مولٰنا مولوی سید شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں صاحب نضارضی اللہ تعالی عنہ

شیخ زمانہ حضرت سید ابوالحسین
جان مراد کان ہدیٰ شان اہتدا

نور نگاہ حضرت آل رسول کے
اچھے میان کے لخت جگر آنکھونکی ضیا

خود عین نور سید عینی کے نور عین
عشقی کے دل کی چین ہے ہر درد کی دوا

سب کے بزرگ بھی اسی در کے غلام ہین
مین بھی کمینہ بندہ اسی بارگاہ کا

ما بندۂ قدیم و توئی خواجۂ کریم
پروردۂ توایم بعنز اے قدر ما

جان ظہور اب کوئی اخفا کا وقت ہے
حائل جو پردہ بیچ مین تھا وہ بھی اوٹھ گیا

اسرار کا ظہور ہو شان ظہور سے
استار سے اوٹھائیے اب پردۂ خفا

اعلان سے دکھائیے وہ قادری کمال
اظہار کیجے شوکت قدرت کا برملا

دروازے کھولدیجیے امداد غیب کے
کاسے لیے کھڑے ہین بہت دیر سے گدا

یا سید ایسے ہین کہ جسے پکارون بلا کے وقت
تم لاتخف سناتے ہوئے آؤ سرورا

داتا مرا سوال سنو مجھکو بھیک دو
منگتا تمھارا تمکو تمھین سے ہے مانگتا

آیا ہے دور سے یہی سنتا ہوا فقیر
باڑا بٹے گا حضرت نوری کے نور کا

مجھسا کوئی سقیم نہ تمسا کوئی کریم
میری طلب طلب ہے تمہاری عطا عطا

للہ نگاہ مہر ہو مجھ تیرہ بخت پر
آنکھون کو نور دل کو عنایت کرو جلا

دارین مین علوّ مراتب عطا کرو
تم مظہر علی ہو علی مظہر علا

تو غم مباش اے حسن ترے دشمن ملول ہون
جسکا گدا ہے تو وہ ہی غمخوار بینوا

تاریخ اب وصال مقدس کی عرض کر
حاصل ہو پورے شعر سے خاطر کا مدعا

وہ سید ولا گئے جب بزم قدس مین
اچھے میان نے اوٹھکے گلے سے لگالیا

+ ۴۸۰ ‎ ۸۴۴ = ۱۳۲۴ ھ

اسم تاریخی ظہور پرنور رضی اللہ تعالی عنہ ۱۲ منہ

قطعہ تاریخ ولادت باسعادت نبیرہ حضرت اخ الاعظم عالم اہلسنت جناب مولٰنا حاجی محمد احمد رضا خانصاحب قادری مدظلہم بخانہ برخوردار مولوی حامد رضا خانصاحب سلمہم اللہ تعالیٰ

شکر خالق کس طرح سے ہو ادا
اک زبان اور نعمتیں بے انتہا

پھر زبان بھی کسکی مجھ ناچیز کی
وہ بھی کیسی جس کو عصیان کا مزا

اے خدا کیونکر لکھوں تیری صفت
اے خدا کیونکر کہوں تیری ثنا

گنتے والے گنتیاں محدود ہیں
تیرے الطاف و کرم بے انتہا

سب سے بڑھکر فضل تیرا اے کریم
ہے وجود اقدس خیر الوریٰ

ہر کرم کی وجہ یہ فضل عظیم
صدقہ ہیں سب نعمتیں اس فضل کا

فضل اور پھر وہ بھی ایسا شاندار
جسپہ سب افضال کا ہے خاتمہ

اولیا اسکے کرم سے خاص حق
انبیا اس کی عطا سے انبیا

خود کرم بھی خود کرم کی وجہ بھی
خود عطا خود باعث جود و عطا

اس کرم پر اس عطا و جود پر
ایک میری جان کیا عالم فدا

کردے اک نم سے جہان سیراب فیض
جوش زن چشمہ کرم کے یم کا

جان کہنا مبتذل تشبیہ ہے
اللہ اللہ اسکے دامن کی ہوا

جان دی مردوں کو عیسیٰ نے اگر
اس نے خود عیسیٰ کو زندہ کر دیا

بے سبب اسکی عطائیں بے شمار
بے غرض اسکے کرم بے انتہا

بادشا ہو یا گدا ہو کوئی ہو
سب کو اس سرکار سے صدقہ ملا

سب نے اس در سے مرادیں پائی ہیں
اور اسی در سے ملیں گی دائما

جود دریا دل کے صدقہ سے بڑھے
بڑھتے بادل کو گھٹا کہنا خطا

سودانی والے رخ نے بھیک دی
کیوں نہ گلشن کی صفت ہو دلکشا

جلوہ پائے منور کے نثار — مہر و مہ کو کتنا اونچا کر دیا

اپنے بندون کو خدائے پاک نے — اسکے صدقہ مین دیا جو کچھ دیا

مصطفےٰ کا فضل ہے سرور ہین — نعمت تازہ سے عبد المصطفےٰ

عالم دین مقتدائے اہل حق — سنیون کے پیشوا احمد رضا

فضل حق سے ہین فقیر قادری — اس فقیری نے اونھین سب کچھ دیا

لخت دل حامد میان کو شکر ہے — حق نے بیٹا بخشا جیتا جاگتا

مین دعا کرتا ہون اب الٰہی — اور دعا بھی وہ جو ہر دلکی دعا

واسطہ دیتا ہون مین تیرا تجھے — اے خدا از فضل تو حاجت روا

عافیت سے قبلہ و کعبہ رہین — ہم غلامون کے سرون پر دائما

دولت کونین سے ہون بہرور — اخ اعظم مصطفےٰ حامد رضا

نعمت تازہ کو دے وہ نعمتین — کین جو تو نے خاص بندونکو عطا

دوست ان سب کے رہین آباد و شاد — دشمن بدخواہ غم مین مبتلا

آفرین طبع روان کو اے حسین — قطعہ لکھنا تھا قصیدہ ہوگیا

سن ولادت کے دعائیہ لکھو — علم و عمر اقبال و طالع دے خدا

۲۵ ۱۳

۱۱۵

مثنوی

وسائل بخشش

۱۳۰۹ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

گلریز ثنا ہے شاخ خامہ — فردوس بنا ہوا ہے نامہ
نازل ہین وہ نور کے مضامین — یاد آتے ہین طور کے مضامین
سینہ ہے تجلّیون کا مسکن — ہے پیش نگاہ دشت ایمن
توحید کے لطف پا رہا ہون — وحدت کے مزے اوڑا رہا ہون
دل ایک ہے دل کا مدعا ایک — ایمان ہے مرا کہ ہے خدا ایک
وہ ایک نہین جسے گنین ہم — وہ ایک نہین جو دو سے ہو کم
دو ایک سے ملکے جو بنا ہو — وہ ایک کسی کا کب خدا ہو
احول ہے جو ایک کو کہے دو — اندھون سے کہو سنبھل کر دیکھو
اوس ایک نے دو جہان بنائے — اک کُن سے سب انس و جان بنائے
اول ہے وہی وہی ہے آخر — باطن ہے وہی وہی ہے ظاہر
ظاہر نے عجب سمان دکھایا — موجود ہے اور نظر نہ آیا
کس دل مین نہین جمال اوسکا — کس سر مین نہین خیال اوسکا
وہ حبل ورید سے قرین ہے — ہان تاب نظر ہمین نہین ہے

فرمان ہے یؤمنون بالغیب — نادیدہ وہ نور حق ہے لاریب
آنکھون مین نظر نظر کہان ہے — آنکھین تو کہین نظر کہان ہے
سب کچھ نظر آئے اس نظر سے — پر دیکھین نظر کو کس نظر سے
جب خلق کو یہ صفت عطا ہو — وہ کیا نظر آئے جو خدا ہو
جو وہم قیاس سے قرین ہے — خالق کی قسم خدا نہین ہے
جو بھید کو اوس کے پا گئے ہین — ہستی اپنی مٹا گئے ہین
کچھ راز اودھر کا جس نے پایا — پھر گروہ ادھر کبھی نہ آیا
کچھ جلوہ جسے دکھا دیا ہے — صمٌ بکمٌ بنا دیا ہے
دلمین ہین ہزارون بحر پر جوش — ہے حکم زبان کو کہ خاموش
اک جلوہ سے طور کو جلایا — بیہوش کلیم کو بنایا
پنہان ہین جو سنگ مین شرارے — کرتے ہین کچھ اور ہی اشارے
ہے شعلہ فشان یہ عشق کامل — پتھر مین کہان سے آگیا دل
ذات اوسکی ہے معطی مرادات — قائم ہین صفات پاک بالذات
باقی ہے کبھی فنا نہ ہو گا — ہے جسکو فنا خدا نہو گا
جیسا چاہا جسے بنایا — کچھ اوس سے کہے یہ کسکا یارا
مومن بھی اوسی کا کھاتے ہین رزق — کافر بھی وہین سے پاتے ہین رزق
شب ان کو کرے تو رات کو دن — جو ہمکو محال اوسکو ممکن
ایجاد وجود ہو عدم سے — حادث ہو حدوث یون قدم سے
اللہ تبارک و تعالے — ہے دونون جہان سے نرالا
قادر ہے ذو الجلال ہے وہ — اپنی آپہی مثال ہے وہ
ہر عیب سے پاک ذات اوسکی — ہر ریب سے پاک بات اوسکی

شایان ہے اوسی کو کبریائی	بیشک ہے وہ لائق خدائی
کس وقت نہان ہین اوسکے جلوے	ہر شی سے عیان ہین اوسکے جلوے
پروانہ چراغ پہ مٹا کیون	بلبل ہے گلون کی مبتلا کیون
قمری ہے اسیر سرو آزاد	مہتاب سے ہے چکور دلشاد
شمع و گل و سرو و ماہ کیا ہین	کچھ اور ہی جلوے دلربا ہین
عالم مین ہے ایک دھوم دن رات	اے جلوۂ یار تیری کیا بات
گلزار مین عندلیب نالان	پروانہ ہے بزم مین پرافشان
ہر اک کو تری ہی جستجو ہے	ہر لب پہ تری ہی گفتگو ہے
گفتار و تجسس و دل و لب	پیارے یہ تری ہی کام ہین سب
تیری ہی یہ صنعتین عیان ہین	ہم کسکو کہین کہ ہم کہان ہین
تونے ہی کھلائے ہین یہ سب گل	ہے تیری ہی شان کا تجمل
تونے ہی کیے جمیل پیدا	تونے ہی کیا دلون کو شیدا

ازخود رفتن دل حزینان بر ذکر حسینان و برہمنونی بخت پی بردن بجمال بیمثال اولین آئینہ حسن لایزال صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وعلی آلہ وصحبہ وبارک وکرم

آیا ہے جو ذکر مہ جبینان	قابو مین نہین دل پریشان
یاد آئی تجلی سر طور	آنکھون کے تلے ہے نور ہی نور
یارب یہ کدھر سے چاند نکلا	اوٹھا ہے نقاب کس کے رخ کا

کس چاند کی چاندنی کھلی ہے — یہ کس سے مری نظر ملی ہے
ہے پیش نگاہ جلوہ کس کا — یارب یہ کہان خیال پہنچا
آیا ہون مین کس کی رہگذر مین — بجلی سی چمک گئی نظر مین
آنکھون مین بسا ہے کسکا عالم — یاد آنے لگا ہے کسکا عالم
اب مین دل مضطرب سنبھالون — یا دید کی حسرتین نکالون
اللہ یہ کسکی انجمن ہے — دنیا مین بہشت کا چمن ہے
ہر چیز یہان کی دلربا ہے — جو ہے وہ ادھر ہی دیکھتا ہے
شاہان زمانہ آرہے ہین — بستر اپنے جما رہے ہین
پروانون نے انجمن کو چھوڑا — بلبل نے چمن سے موہنہ کو موڑا
ہے سرو سے آج دور قمری — آئینون کو چھوڑ آئے طوطی
عالم کی جھکی ہوئی ہے گردن — پھیلے ہین ہزارون دست دامن
مظلوم سنا رہے ہین فریاد — ہے لائق لطف حال ناشاد
بیداد و ستم کی داد دیجے — للہ ہمین مراد دیجے
بیمارون کو مل رہی صحت — کمزورون مین بڑھ رہی ہے طاقت
جو آج ہین سروران عالم — کہتے ہین جنھین شہنشہان عالم
امیدین بھرے ہوئے دلونمین — شامل ہین یہان کے سائلونمین
یہ شہر ہے یا جہان عزت — یہ در ہے کہ آسمان عزت
اس در سے ہے عز و جاہ کونین — کہتے ہین اسے پناہ کونین
اس در کو فلک جناب کہیے — ان ذرون کو آفتاب کہیے
عشاق کی آرزو یہ در ہے — محتاج کی آبرو یہ گھر ہے
ہم سب ہین اسی آستان کے بندے — ہین دونون جہان یہان کے بندے

نوربار ہے اوس حبیب رب کا — مختار ہے جو عجم عرب کا ؛؛
اے خامۂ خوشنوا سنبھلنا — اس راہ مین سر جھکائے چلنا
یہ وصف حبیب کبریا ہی — یہ نعت جناب مصطفے ہے
اے دل نہین وقت بیخودی ہے — ہے ساعت مدحت نبی یہ
دیکھو اے دل بہت او بیتاب — ملحوظ رہین یہان کے آداب
ہشیار رہے مچلنے والے — رہ چلتے ہین سر سے چلنے والے
ہے منع یہان بلند آواز — ہر بات عیان ہو صورت راز
سب حال اشارو نین ادا ہو — فریاد بھی ہو تو بے صدا ہو
ہو جاتے ہین یہان کر رستے ہے — بھر لیتے ہین مونھ مین شکر تری
خاموش ہین یون سب انجمن مین — گویا کہ زبان نہین دہن مین
ہے جلوہ فزا وہ شاہ کونین — بےچین دلو نکا جس سے ہے چین
دلدادہ انیس خستہ حالان — فریادرس شکستہ بالان
مرہم نہ زخم دل فگاران — تسکین دہ جان بیقراران
غمخوار یہی ہے غمزدون کا — حامی ہے یہی ستم زدون کا
ایمان کی جان ہے تو یہ ہے — قرآن کی زبان ہے تو یہ ہے
یکتا ہے یہ خوش ادائیو نمین — معشوق یہان فدائیو نمین
شادابی ہر چمن ہے یہ گل — ہین آٹھون بہشت اسکی بلبل
رکھتی ہے جو سوزش جگر شمع — پروانہ ہے اسکے حسن پر شمع
دیکھے تو کوئی یہ جوش فیضان — عالم کے بھرے ہین جیب و دامان
ہے لطف یہ شان میزبانی ؛؛ — ہر وقت ہے سب کی میہمانی
دربانون سے آ بیٹھے ہین بہر سے — درپہ کوئی آکے پھر نہ جائے

ہر لحظہ یہان یہی عطا ہے
ہر وقت یہ در کھلا ہوا ہے

مایوس گیا نہ کوئی مضطر
سنتے ہین سب کی دل لگا کر

فریاد کی ہے یہان رسائی
ناشاد کی ہے یہان رسائی

وہ کون ہے جسنے آہ کی ہو
اور اوس کو مراد دل نہ دی ہو

ہین سب کی یہ داد دینےوالے
مونھ مانگی مراد دینے والے

محروم عطائے شہ رہا کون
مایوس یہان سے پھر گیا کون

کہتے ہی نہین کبھی پھر آنا
کب چاہین یہ در بدر پھرانا

کیون دیر ہو سب یہان ہین موجود
رحمت قدرت عطا کرم جود

سرکار مین کونسی نہین شے
ہان ایک نہین یہان نہین ہے

جاتے کو یہ ہین بلانیوالے
آئے ہوئے کو بٹھانیوالے

سوتے کو یہ خواب ہی جگائین
بیدار کو گھر پہ جا کے لائین

یوسف ہی غلامون کا خریدار
ہر وقت لگا ہوا ہی بازار

یہ دست کرم ہی گوہر افشان
گوہر افشان و شکر افشان

محتاج غریب کو گہر دے
ہر تلخ نصیب کو شکر دے

شکر شکر بکام اس سے
گوہر گوہر کا نام اس سے

امت کی دعا مین اس کو دیکھو
داماں گدا مین اس کو دیکھو

اس ہاتھ کا نام ہے ید اللہ
من عاهده یعاهد الله

وہ درد نہین جو یہ نہ کھو دے
وہ داغ نہین جو یہ نہ دھو دے

گا ہے یہ سر یتیم پر ہے
گا ہے یہ دل دو نیم پر ہے

بیمار کے واسطے عصا ہی
اندھون کے لیے یہ رہنما ہے

محتاجون کو دل غنی کیے ہین
ہاتھون نے خزانے بھر دیے ہین

عیسی کی زبان مین ہین جو برکات — اس ہاتھ کے سامنے ہین اک بات
گر قالب مردہ کو وہ جان دے — یہ ریزۂ سنگ کو زبان دے
قالب تو مکان ہی ہے جان کا — پتھر مین ہی کام کیا زبان کا
ہے نائب دست جود رب ہاتھ — ہین دست نگر اسی کے سب ہاتھ
جس دل کی شکیب کو یہ پہنچا — ہو جاتا ہے ہاتھ بھر کلیجا
ہاتھ آئی ہے ہاتھ کے وہ قدرت — اس ہاتھ کے پاؤن چومے ہیبت
پھر پھر گئے مونہ ستمگرون کے — اوٹھ اوٹھ گئے پاؤن لشکرون کے
اس ہاتھ مین ہے نظام عالم — کرتا ہے یہ انتظام عالم
اس ہاتھ مین ہین جہان کے دل — ناخن مین پڑی ہین حل مشکل
تکتی ہین اسی کو سب نگاہین — کونین کی اس طرف ہین راہین
زنجیر الم کو توڑتا ہے — ٹوٹے ہوئے دل یہ جوڑتا ہے
جن ہاتھونپہ ہی یہ ہاتھ پہنچا — اون ہاتھونپہ ہاتھ ہے خدا کا
دہنے مین نئی ہے دیر اس کی — بھوکون کو کیا ہے سیر اس نے
اے دست عطا مین تیرے صدقے — اے ابر سخا مین تیرے صدقے
جب تیز ہو آفتاب محشر — جب کانٹے پڑین لب و زبان پر
جب تیری سوا نہ ہو ٹھکانا — یون اپنی طرف مجھے بلانا
اے پیاسے کدھر چلا ادھر آ — ابتک تو کہان رہا ادھر آ
آ تیری لگی کو ہم بجھا دین — آب خنک تجھے پلا دین
اے تشنۂ کربلا کا صدقہ — اے کشتۂ بے خطا کا صدقہ
او سوکھی ہوئی زبان والے — اے آتش تشنگی بجھانے
اس ہاتھ کی قدرتین ہین ظاہر — اعجاز ہین دست بستہ حاضر

اک مہ سے فلک کو دو قمر دے | مغرب کو نماز عصر کر دے
خورشید کو کھینچ لائے دم مین | تم چاہین تو ہم بہائے دم مین
کچھ بھی جو اشارہ اسکا پا جائین | لنجھے ابھی ہو دوڑتے ہوئے آئین
کیا دست کریم کی عطا ہے | دیکھو جسے وہ بھرا پڑا ہے
بندے تو ہون کیا عطا سے محروم | دشمن بھی نہین سخا سے محروم
دینے مین عدو عدو نہین ہے | ہان دست کشی کی خو نہین ہے
جسکی کہ عدو پہ بھی عطا ہو | اوس دست کرم کی کیا ثنا ہو
بس اے حسن شکستہ پا بس | اب آگے نہین رہا ترا بس
بے وقت دعا نہ ہو تو مضطر | اس ہاتھ سے کچھ قدم پکڑ کر
مداح کو مدح کا صلا دے | بگڑے ہوئے کام سب بنا دے
ڈوبون تو مجھے نکال لینا | پھسلے جو قدم سنبھال لینا
ہر وقت رہے تیری عطا ساتھ | پھیلین نہ کسی کے آگے یہ ہاتھ
مجھپر نہ پڑے کبھی کچھ افتاد | ہر لحظہ سپر ہو تیری امداد
شیطان مری دل پہ بس نہ پائے | دشمن کبھی دسترس نہ پائے
گر مجھکو گرائے لغزش پا | تو ہاتھ پکڑ کے کھینچ لینا
غم دل نہ مرا دکھانے پائے | اونگلی نہ الم لگانے پائے
دم بھر نہ اسیر بیکسی ہون | مجبور نہ ہون کہ قادری ہون
ہون دل سے گدائے آل اصحاب | ہر دم ہون فدائے آل واصحاب
یارو نبیہ ترے نثار ہون مین | بیار و نبیہ ترے نثار ہون مین

طلب مے از ساقی خجستہ پے

اے ساقی مہ لقا کہان ہے | مےخوار کے دلربا کہان ہے

بڑھ آئی ہین لب تک آرزوئین
آنکھون کو ہین مے کی جستجوئین

محتاج کو بھی کوئی پیالا
داتا کرے خیر ابو ل بالا

ہین آج بڑے ہو ترارا دے
لا مونھ سے کوئی سبو لگا دے

سر مین ہین خمار سے جو چکر
پھرتا ہے نظر مین وہ ساغر

دے مجھکو وہ ساغر لبالب
بس جائین مہک سے جان و قالب

ہو زخم جگر کے دین جو انگور
ہون اہل زمانہ نشۂ مین چور

کیف آنکھون مین دلمین نور آئین
لہراتے ہوئے سرور آئین

جوبن پہ ادائے بیخودی ہو
یہ ہوش فدائے بیخودی ہو

کچھ ابر و ہوا پہ تو نظر کر
ہان کشتی مے کے کھول لنگر

میخوار ہین بیقرار ساقی
بیڑے کو لگا دے پار ساقی

مے تاک رہے ہین دیدہ کہ وا
دیوانہ ہے دل اسی پری کا

مونھ شیشون کے جلد کھول ساقی
قلقل کے سنا دے بول ساقی

یہ بات ہے سخت حیرت انگیز
پنبہ سے رکی ہے آتش تیز

جبتک نہ وہان شیشہ ہو وا
ہو وصف شراب سے خبر کیا

تا مرد سخن نگفتہ باشد
عیب و ہنرش نہفتہ باشد

کہتی ہین اٹھی ہوئی امنگین
پھر لطف دکھا چلین ترنگین

پھر جوش پہ آئے کیف مستی
پھر آنکھ سے ٹپکے مے پرستی

خواہش ہے مزاج آرزو کی
سنتا ہی رہون ڈھلک سبو کی

بھر ایسا کوئی مجھے پلا جام
کہتی ہے ہوس کہ جام لا جام

دے چھانٹ کے مجھکو وہ پیالی
لے آئے جو چہرے پہ بحالی

ہون دلمین تو نور کی ادائین
آنکھون مین سرور کی ادائین

ہو لطف فزا یہ جوش ساغر
کچھ لغزش پا جو سر اوٹھائے
لطف آئے تو ہوش کو گمائین
یہ مے ہے مری کھنچی ہوئی جان
یہ بادہ ہے دلربائے میکش
ہے تیز بہت مجھے یہ ڈر ہے
شیشے مین ہی مجہ پری کی صورت
ساغر ہین بشکل چشم میگون
میخوار کی آرزو یہ مے ہے
ہو آتش تر جو مہر گستر
ٹھنڈی ہین اس آگ سے کلیجے
بہکا ہے کہان دماغ مختل
یہ بادہ ہے آبروئے کوثر
یہ پھول ہے عطر باغ رضوان
اس مے مین نہین ہے درد کا نام
جو رند ہین اسکے پارسا ہین
زاہد کی نثار اسپہ جان ہے
جام آنکھین ہین آنکھو نمین مروت
ان شیشون سے زندہ قلب مردم
اللہ کا حکم واشربوا ہے
اے ساقی باخبر خدارا

دل چھین لے لب سے لب ملاکر
بہکانے کو پھر نہ ہوش آئے
جب ہوش گئے تو لطف پائین
یا رہ گئے خون ہو کے ارمان
درد میکش دوائے میکش
اوڑتی نہ پھرے کہین بط مے
یا دل مین بھرا ہے خون حسرت
شیشہ ہے کسی کا قلب پرخون
مشتاق کی آبرو یہ مے ہے
دم بھر مین ہو خشک دامن تر
گرمی یہ ہین میکشون کے جلسے
پہنچا ہے کدھر خیال اسفل
نتھرا ہوا آب جوئے کوثر
ایمان ہے رنگ بو ہے عرفان
کیون اہل صفا نہ ہون مے آشام
بہکے ہوئے دل کے رہنما ہین
واعظ بھی اسی سے تر زبان ہے
شیشے ہین دل اون لبون مین ہمت
قلقل سے عیان ادائے قم قم
بیجا ہے اگر پیین نہ یہ مے
لادے کوئی جام پیارا پیارا

جوبن ہے بہار جانفزا پر
ہر پھول دولھن بنا ہوا ہے
مستانہ گھٹائین جھومتی ہین
پڑتی ہے پھوار پیاری پیاری
بلبل ہی فدائے خندۂ گل
ظاہر مین بہار دلربا ہے
غنچون کے چٹکنے سے ہی اظہار
ہر سرو الف کی شکل بالکل
تشدید عیان ہی کنگھیون سی
صانع کی یہ صنع ہے نمودار
خوشبو مین بسا ہے خلعت گل
ہے آفت ہوش موسم گل
تارون کا فلک پہ جھلملانا
مرغان چمن کی خوشنوائی
کلیون کی چٹک مہک گلونکی
پرواز طیور آشیان سے
مسجد مین اذان کا شور برپا
آنکھون سے فراق خواب غفلت
میخانون مین میکشونکی دھومین
لب پر یہ سخن کہ جام پائین
کہتا ہے کوئی فدائے ساقی

بادل کا مزاج ہے ہوا پر
نکھرے ہوئے حسن مین سجا ہی
ہر سمت ہوائین گھومتی ہین
نہرین ہین بسان فیض جاری
بھاتی ہے ادائے خندۂ گل
باطن مین کچھ اور گل کھلا ہی
کھلنے لگے پردہائے اسرار
اور صورت لام زلف سنبل
نرگس کی بیاض چشم ہی ہے
اللہ لکھا بخط گلزار
دلجو ہین ترانہائے بلبل
پھر اوسپہ یہ صبح کا تجمل
شمعون کا سپید مونھ دکھانا
شوخان چمن کی دلربائی
مستانہ صفیر بلبلونکی
اور بارش نور آسمان سے
زہاد وضو کیے مہیا
منزل ہی مسافرونکی رخصت
دل ساغری کی آرزو مین
دلمین یہ ہوس سرور آئین
بھاتی ہے مجھے ادائے ساقی

پایا ہر کسی نے جام رنگین
دل کو کوئی دے رہا ہے تسکین

ای قلب حزین چہ شور و شین ست
چون ساقی تو ابو الحسین ست

برخیز و بگیر جام سرشار
بنشین و بنوش و کیف بردار

ناشاد بیا و شاد میرو
پر دامن و با مراد میرو

پابوس مشو کہ خوش جنابی ست
بر چرخ سخاوت آفتابی ست

ہوش و سر ہوش را رہا کن
مے نوش و بدیگران عطا کن

تو نور ہے تیرا نام نوری
دے مجھکو بھی کوئی جام نوری

ہر جرعہ ہو حامل کرامات
ہر قطرہ ہو کاشف مقامات

ہون دل کی طرح سی صاف راہین
اسرار پہ جا پڑین نگاہین

بغداد کی پھول کی مہک آئے
نکہت سے مشام روح بسجائے

گھنچ جائے ہوس بڑھین امنگین
آنکھون سی ٹپک چلین ترنگین

یہ بادۂ تند لطف دیجائے
بغداد مجھے اوڑا کے لیجائے

جسوقت دیار یار دیکھون
دیکھون در شہریار دیکھون

بیتابی دل مزی دکھا جائے
خود رفتگی سیرے لینے کو آئے

دل محو جمال شکر باری
شیئاً للہ زبان پہ جاری

خم فرق زمین آستان پر
قسمت کا دماغ آسمان پر

سینہ مین بہار کی تجلی
دل مین رخ یار کی تجلی

ہاتھون مین کسی کا دامن پاک
آنکھون مین بجای سرمہ وہ خاک

لب پر یہ صدا مراد دیجے
ناشاد گدا کو شاد کیجے

آیا ہے یہ بیکسی کا مارا
پایا ہے بہت بڑا سہارا

حسرت سے بھرا ہوا ہے سینہ
دل داغ ملال کا خزینہ

یہ دن مجھے بخت نے دکھایا؟ — قسمت سے در کریم پایا؟
اے دست تہی و جان مضطر — مژدہ ہو رسا ہوا مقدر
گزرے وہ بکا و بین کے دن — اب عیش ہے آئے چین کے دن
آیا ہون مین درگہ سخی مین — پہنچا ہون کریم کی گلی مین
پرواہ نہین کسی کی اب کچھ — بے مانگے ملیگا مجھکو سب کچھ
اب دونون جہان سے بیغمی ہے — سرکار غنی ہے کیا کمی ہے
اے حب وطن سفر کی ٹھہرا — اب کسکو پسند ساتھ تیرا
جائین گے نہ اس دیار سے ہم — اوٹھین گے نہ کوے یار سے ہم
کون اوٹھتا ہے ایسے آستان سے — اوٹھے نہ جنازہ بھی یہان سے
کیا کام کہ چھوڑ کر یہ گلشن — کانٹون مین پھنسائین اپنا دامن
ہے سہل ہمین جہان سے جانا — مشکل ہے اس آستان سے جانا
کیون لطف بہار چھوڑ جائین — کیون ناز خزان اوٹھانے آئین
دیکھا نہ یہان اسیر کوئی — محتاج نہین فقیر کوئی
ہر وقت عیان ہے فیض باری — ہر فصل ہے موسم بہاری
ہر شب مین شب برات کا رنگ — ہر روز مین روز عید کا ڈھنگ
تفریح و سرور ہر گھڑی ہے — نوروز کی ہر روز حاضری ہے
ہے عیش کی یہ خوشی ہمیشہ — حاضر رہے ہر گھڑی ہمیشہ
پیوستہ خوشی کا راج ٹھہرا — ہر سن سن ابتہاج ٹھہرا
شوال یہان کا ہر مہینا — ہر چاند مین ماہ عید دیکھا
انوار سے ہے بھری ہوئی رات — ہر شب ہے یہان کی چاندنی رات
راحت نے یہان لیا ہے آرام — آرام ہے اس جناب کا رام

مقصود دل انبساط خاطر	خدام کی خدمتون مین حاضر
شادی کی ہوس ہمین ہو نمین	آرام مجاورون کو دو نمین
حضار سے کاوش الم دور	دل غم سے جدا تو دل سو غم دور
طلعت سے دل و دماغ روشن	مقبول دعا چراغ روشن
آراستہ بزم خسروی ہے	شادی کی گھڑی رچی ہوئی ہے
مداح حضور آرہے ہین	اپنی اپنی سنا رہے ہین
ہان اے حسن اے غلام سرکار	مداح حضور نغز گفتار
مشتاق سخن ہین اہل محفل	منت کش انتظار ہے دل
کچھ منقبتین سنا دعا لے	سرکار سے مدح کا صلا لے
اے خالق قادر و توانا !	اے واحد بے مثال و دانا
دے طبع کو سیل کی روانی	دل کش ہو ادائے خوش بیانی
ہر حرف سے رنگ گل عیان ہو	ہر لفظ ہزار داستان ہو
مقبول مرا کلام ہو جائے	وہ کام کرون کہ نام ہو جائے
دے ملک سخن کا تاج یارب	رکھ لے مری آج لاج یارب
اے سید خوش بیان کرم کر	اے افصح افصحان کرم کر
اے روح امین مدد کو آنا	لغزش سے کلام کو بچانا

آغاز روایت از کتاب مستطاب تحفہ قادریہ مولفہ مولنا ابو المعالی محمد مسلمی معالی رحمۃ اللہ تعالے علیہ

تحفہ کہ ہے گوہر لآلی	فرماتے ہین اس مین یون معالی
جب زیب زمان ہوئے وہ سرور	تھی ساٹھ برس کی عمر مادر

یہ بات نہین کسی پہ مخفی ہی — یہ عمر ہے عمر نا امیدی
اس امر سے ہمکو کیا عجب ہو — مولود کی شان کو تو دیکھو
نومید کے درد کی دوا ہے — مایوس دلون کا آسرا ہی
کیا کیجے بیان دستگیری — ہر جوش یہ شان دستگیری
گرتے ہوؤن کو کہین سنبھالا — ڈوبے ہوؤن کو کہین نکالا
سب داغ الم مٹا دیے ہین — بیٹھے ہوئے دل اوٹھا دیے ہین
نومید دلون کی ٹیک ہے وہ — امداد مین آج ایک ہے وہ
یاور جو نصیب ہے ہمارا — قسمت سے ملا ہے کیا سہارا
طوفان الم سے ہمکو کیا باک — ہی ہاتھ مین کس کا دامن پاک
آفت کا ہجوم کیا بلا ہے — کس ہاتھ مین ہاتھ دیدیا ہے
بالفرض اگر غلام سرکار — دریائے الم مین ہو گرفتار
خود بحر ہو اس خیال مین گم — دُکھ دے نہ اسے مرا تلاطم
سُوجھے یہی سیل کی روانی — پھر جائے نہ آبرو پہ پانی
طوفان ہو اسی قلق مین بیتاب — موجین بنین ماہیان بی آب
گرداب ہو گرد پھر کے صدقے — ساحل لب خشک سے دعا دے
ہو چشم حباب اشک سے تر — ہر موج کہے یہ ہاتھ اوٹھا کر
رکھ لے مرے ای کریم تو لاج — غیرت سے نہ ڈوبنا پڑے آج

روایت دیگر از اخبار الاخیار شریف مؤلفہ مولانا شاہ عبد الحق دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ

مولانا عبد حق محدث — وہ سرور انبیا کے وارث

ہے اونکی کتاب پاک اخبار | تحریر ہوا اوسمین ذکر اخبار
مرقوم ہوا اوسمین یہ روایت | چمکا جو وہ ماہ قادریت
آیا رمضان کا مہینا | روزون کا ہوا جہان مین چرچا
کی شہر صیام کی یہ توقیر | دن مین نہ حضور نے پیا شیر
گر عالم شیر خوارگی تھا | پر پاس شریعت نبی تھا
جب تک ہو پیرو شریعت | کیا جانے حقیقت طریقت
جو راہ نہ پوچھے مصطفےٰ سے | کس طرح وہ جا ملے خدا سے
جس شخص نے راستہ کو چھوڑا | منزل کیطرف سے مونھ کو موڑا
جو آپ ہی راہ گم کیے ہو | کیا راہ بتائے وہ کسی کو
خود گم ہے کوئی پتا نہ پوچھے | گمراہ سے راستا نہ پوچھے
رہبر کی جو اوس راہ بھولا ہے | وہ بھول کے راستا نہ بھولا

روایت دیگر از تحفہ قادریہ شریف

فرماتے ہین تحفہ مین معالی | ہین ابن حضور پاک راوی
فرماتے ہین ابن مصطفےٰ یہ | بچپن کا ہے یہ ماجرا یہ
دیتا کوئی غیب سے یکایک | آواز ای یا مبارک
سنکر یہ صدا جو خوف آتا ہے | مین گود مین والدہ کی جاتا
تھی پہلے جو یہ صدائے عشرت | سنتا ہون اب اوسکو وقت خلوت
کچھ تو نے سنا حسن یہ کیا تھا | یہ کون انھین بلا رہا تھا
ہان کیون نہ ہو وہ کمال محبوب | اللہ کو ہے جمال محبوب
کیونکر ہو ثنائے خوبرویان | قربان ادائے خوبرویان

جیلان مین طلب کو ساتھ یہ کد — معراج مین اُدنُ یا محمد
غزدہ ہو تجھے مرے دل زار — تو بھی ہو انھین کا کفش بردار
کیا ظلمت گور اوسے دبائے — قسمت سے جو ایسی چاند پائے
جب پردہ رخ اوٹھا دیا ہی — کونین کو جگمگا دیا ہے
پردہ سے یہ کس نے مونھ نکالا — پھیلا ہی جہان مین اوجالا
ہر لمعہ ضیائے مہ سے بہتر — ہر جلوہ ہزار مہر دربر
لو آؤ سیاہ نامے والو — دل سے غم تیرگی نکالو
ہے روز سیہ کا دل سے غم دور — تاریکی قبر کا الم دور
کمزوری سے جسکو چکر آیا — آنکھون کے تلے نہ تھا اندھیرا
ہے دور یہان سے کالی کوسون — پھر شاکی بخت تیرہ کیا ہون
اس کو نہ کہو قمر کا جلوہ — کیا جلوہ وہ رات بھر کا جلوہ
یہ شمع نہین جو جھلملائے — خورشید نہین جو ڈوب جائے
کب ہی یہ تجلی کواکب — شب بھر ہے تعلی کواکب
دن رات جو ایک سا عیان ہی — یہ جلوہ حسن گلرخان ہی
ہر وقت چمک رہے ہین انوار — ہر شے مین جھلک رہی ہین انوار
اوٹھ جاتی ہین جسطرف نگاہین — روشن ہین تجلیون سے راہین
دل محو جمال جلوہ طور — یا پیش نگاہ سورہ نور

روایت دیگر

فرماتے ہین شیخ عبدرزاق — فرخندہ سیر ستودہ اخلاق
پوچھا یہ جناب سے کسی نے — کب خود کو ولی حضور سمجھے
فرمایا اگر دس برس کے تھے ہم — جاتے تھے جو پڑھنے کیلیے ہم

پہنچانے کیواسطے فرشتے ۔ مکتب کو ہمارے ساتھ جاتے
جب مدرسہ تک پہنچتے تھے ہم ۔ لڑکون ہی یہ کہتے تھے وہ اوسدم
محبوب خدا کے بیٹھنے کو ۔ اطفال جگہ فراخ کردو
اک شخص کو ایک روز دیکھا ۔ دیکھا تھا نہ اوس سے پہلے اصلا
اوس نے یہ کسی ملک سے پوچھا ۔ کچھ مجھکو بتاؤ حال انکا
یہ کون صبی ہین باوجاہت ۔ سرکار مین جنکی ہے یہ عزت
بولا کہ ولی ہین اولیا سے ۔ توقیر یہ پائین گے خدا سے
بے منع عطا عطا کرین گے ۔ بے پردہ لقا عطا کرین گے
تمکین انھین بحجاب دیگے ۔ جو دین گے وہ بحساب دیگے
حاصل ہوا انھین وہ قرب اللہ ۔ جسمین نہ ہو ملک کو کبھی راہ
سائل کو کہ وقت کا بدل تھا ۔ چالیس برس کے بعد دیکھا
ای دل یہ طریق سروران ہی ۔ آئین اکابر جہان ہے
شہزادے جو مدرسہ میں آئین ۔ خدام ادب چلین جلو مین
تھا عالم قدس سے جو وہ ماہ ۔ خالق نے کیے فرشتے ہمراہ
یعنی کہ نواسے کی جلو مین ۔ نانا کے غلام خدمتین دین

روایت دیگر

دایہ ہوئین ایک روز حاضر ۔ اور عرض کی کہ عبد قادر
بچپین مین تو اوڑ کے گود سے تم ۔ ہو جاتے تھے آفتاب مین گم
امکان مین ہے یہ حال اب بھی ۔ کر سکتے ہو یہ کمال اب بھی
ارشاد ہوا بخوش بیانی ۔ وہ عہد تھا عہد ناتوانی
اوسوقت مین ہم صغیر سن تھے ۔ کمزوری وضعف کے وہ دن تھے

طاقت تھی جو ہم مین مہر سے کم
چھپ جاتے تھے آفتاب مین ہم

اب ایسے ہزار مہر آئین
گم ہم مین ہون پھر پتا نپائین

صدقے تری اے جمال والے
قربان تری تجلیون کے

تو رخ سے اگر اوٹھا دی پردے
ہر ذرہ کو آفتاب کر دے

وہ حسن دیا تجھے خدا نے
محبوب کیا تجھے خدا نے

ہر جلوہ بہار گلشن نور
ہر عکس طراز دامن نور

تو نور جناب کبریا ہے
تو چشم و چراغ مصطفےٰ ہے

کہتی ہے یہ تیرے رخ کی تنویر
مین سورۂ نور کی ہون تفسیر

اے دونون جہان کے اوجالے
تاریکی قبر سے بچالے

مین داغ گنہ کہان چھپاؤن
یہ روے سیہ کسے دکھاؤن

ظلمت ہو بیان کیا گنہ کی
چھائی ہوئی ہے گھٹا گنہ کی

اے مہر ذرا نقاب اوٹھا دے
للہ خوشی کا دن دکھا دے

پھر شام الم نے کی چڑھائی
بغداد کے چاند کی دوہائی

آفت مین غلام ہے گرفتار
اب میری مدد کو آؤ سرکار

حال دل بیقرار سن لو
للہ مری پکار سن لو

روایت دیگر

منقول ہے تحفہ مین روایت
پوچھین مین ہوا یہ قصد حضرت

کھیتی کو کرین وسیلۂ رزق
مسنون ہے کسب حیلۂ رزق

جسدن یہ خیال شہ کو آیا
لکھتے ہین وہ روز عرفہ کا تھا

نرگاؤ کو لیچلے جو آقا
مونھ پھیر کر اس طرح وہ بولا

یہ حکم نہ آپ کو دیا ہے
مخلوق نہ اسلیے کیا ہے

سنکر یہ کلام ڈر گئے آپ
وہ نیّرِ دین جو بام پہ آئے
سبحان اللہ ای تری شان
صد ہا منزل کا فاصلہ تھا
ہان چاند ہین بام آسمان ہی
یہ دیکھکر آئے پیش مادر
اُمیّ مجھے اذن کی ہو امداد
بغداد کو جاؤن علم سیکھون
مادر نے سبب جو اسکا پوچھا
وہ روئین اوٹھین گئین پھر آئین
ارث پدر حضور عالی!
چالیس ۴۰ اونمین سے شئے پائے
دینار وہ ام شفقہ نے
پھر عہد لیا کہ راستی کو!
پھر بہر سفر ملی اجازت
ارشاد ہوا برائے یزدان
اب تیری یہ پیاری پیاری صورت
جیلان سے چلا وہ شاہ ذیجاہ
ہمدان سے جو لوگ باہر آئے
لوٹا مار اک گرفتار
اک شخص ادھر بھی ہو کے نکلا

گھر آئے تو سقف پہ گئے آپ
حاجی عرفات مین نظر آئے
یہ بام کہان کہان وہ میدان
پر پاؤن تلے کا ماجرا تھا
گردون سے قمر کو سب عیان ہی
گویا ہوئے اسطرح سے سرور
اب کار خدا مین کیجے آزاد
اللہ کے نیک بندے دیکھون
دیکھا تھا جو کچھ وہ کہہ سنایا
میراث پدر جو تھی وہ لائین
دینار شمار مین تھے اسّی
چالیس ۴۰ برادر دوم نے
جامہ مین سیے بغل کے نیچے
ہر حال مین اپنے ساتھ رکھو
باہر آئین برائے رخصت
کر لی ہو نمین تجھسے قطع ایمان
آئے گی نظر نہ تا قیامت
اک چھوٹے سے قافلے کے ہمراہ
قزاق اونھون نے ساتھ پائے
شئے کو نہ دیا کسی نے آزار
پوچھا کہ تمھارے پاس ہی کیا

سونی نے کیا یہ سنکے اظہار ۔ جامہ مین سلے ہوئے ہین دینار
رہزن نے کہا کہو کہان ہین ۔ فرمایا تہ بغل نہان ہین
گنتی پوچھی وہ کہہ سنائی ۔ موقع پوچھا جگہ بتائی
سنکر یہ جواب چلدیا وہ ۔ اس سچ کو ہنسی سمجھ لیا وہ
اک اور بھی سامنے سے گزرا ۔ اوس سے بھی یہ حال پیش آیا
وہ بھی سرکا ہنسی سمجھکر ۔ چلتا ہوا دل لگی سمجھکر
دونون جو ملے دلونکی صورت ۔ کی ایک نے ایک سے حکایت
سردار کو حال جا سنایا ۔ اوس نے اونھین بھیجکر بلایا
وہ آپ کو ساتھ لیکے پہنچے ۔ جس ٹیلے پہ مال بانٹتے تھے
اوس نے بھی کیے وہی سوالات ۔ فرمائی حضور نے وہی بات
آخر ٹھہری کہ امتحان ہو ۔ اس جامہ کو چاک کرکے دیکھو
نکلے صادق کی کرتے تائید ۔ چاک جیب سحر سے خورشید
یوسف کا قمیص تھا وہ کرتا ۔ تصدیق وہ چاک کیون نہ کرتا
حیرت ہوئی اوسکو یہ گفتار ۔ کیون تمنے کیا یہ حال اظہار
فرمایا کہ مان کی تھی نصیحت ۔ یہ عہد لیا تھا وقت رخصت
ہر حال مین راستی سے ہو کام ۔ ہر کام مین بس اسی سے ہو کام
وہ عہد ہر صورت امانت ۔ کرتا نہین اوسمین مین خیانت
سردار نے جب سنا یہ احوال ۔ روتے روتے ہوا برا حال
ہمون کی تھی پر اثر وہ تقریر ۔ کیون کرتی نہ دلمین گھر وہ تقریر
تاثیر بیان ہو کیونکر ۔ دل کھینچ لیا ہے لب ہلا کر!
رونے سے جو کچھ افاقہ پایا ۔ سردار حضور سے یہ بولا!

قائم رہو ان کے عہد پر تم · اور عہد خدا کو ہم کرین گم
کرتا ہون مین ترک معایب · ہوتا ہون تمھارے آگے تائب
دیکھا جو یہ اوسکے ساتھیون نے · سردار سے اسطرح وہ بولے
جب راہزنی تھی اپنا پیشہ · سردار رہا ہے تو ہمیشہ
توبہ مین بھی ہے ہمسے تو ہی اقدم · یون بھی کرین تیری پیروی ہم
تائب ہوئے مال قافلہ کا · جس جس سے لیا تھا اوسکو پھیرا
فرماتے ہین ہاتھ پہ ہمارے · کی توبہ اونھون نے سب سے پہلے
آقا مین بلا مین مبتلا ہون · شیطان کے دام مین پھنسا ہون
اب میری مدد کو آؤ یا غوث · رہزن سے مجھے بچاؤ یا غوث
لٹتا ہے غریب آہ سرکار · درکار ہے اک نگاہ سرکار
لٹتا ہے یہان غلام تیرا · لٹھ ادھر بھی کوئی پھیرا
مضطر ہے بہت غلام آقا · جنگل مین ہوئی ہے شام آقا
قطاع طریق ہین مقابل · نزدیک ہے شام دور منزل
کیجے مری سمت خوشخرامی · کہتے ہوئے لاتخف غلامی
ہو جائے شب الم کنارے · آجاؤ کہ دل بھرے ہین ہمارے

روایت دیگر

منقول ہے قول شیخ عمران · فرماتے ہین اسطرح وہ فیضان
اکدن مین گیا حضور سرکار · اور عرض یہ کی کہ شاہ ابرار
گر کوئی بہ ادعائے نسبت · کہتا ہو کہ ہون مرید حضرت
واقع مین نہ کی ہو بیعت اوسنے · پائی نہ ہو یہ کرامت اوس نے
خرقہ نہ ملا گیا ہو حاصل · کیا وہ بھی مریدون مین ہے داخل

گویا ہوے یون خدا کی محبوب | جو آپ کو ہے کرے منسوب
مقبول کرے خدا ہے برتر | ہوون عفو گناہ اوسکے یکسر
ہو گرچہ اسیر دام عصیان | ہے داخل زمرۂ مریدان
ہان مژدہ ہو بہر قادریان | ہی جوش پہ بحر فیض و احسان
دیکھے تو کوئی حسن کہان ہی | وہ وقف غم و محن کہان ہی
کہدو کہ گئی الم کی ساعت | سرکار لٹا رہے ہین دولت
سلطان ہے برسر عطا آ | دامن پھیلائے دوڑتا آ!
کیون کو الم تجھے دبائے | کیون کاوش غم تجھے ستائے
سرکار کریم ہے یہ دربار | دربار کریم ہے دُرربار ؂
جھوٹون بھی جو ہو غلام کوئی | اوسکا بھی رُکے نہ کام کوئی
رد کرنے کا نہین ہی معمول | ہین نام کی نسبتین بھی مقبول
تجھکو تو ہے واقعی غلامی | لے دولت عشرت دوامی
اس ہاتھ مین آکے ہاتھ دیجے | اور دونون جہان مین چین کیجے
احسان خدا کہ پیر پایا | اور پیر بھی دستگیر پایا

روایت دیگر

اِک دن یہ بیان ہے قابل سیر | فرماتے ہین حضرت ابوالخیر
مین اور مری ساتھ کچھ مکرم | حاضر تھے حضور غوث اعظم
فرمانے لگے جناب والا ؂ | مقبول حضور حق تعالے ؂
ہم آج کرم بسر عطا ہین | اور مظہر رحمت خدا ہین
جو کچھ مانگو عطا کرین گے | حاجت سب کی روا کرین گے
سنکر یہ ابو سعید اوٹھے | یون پیش جناب شیخ اوٹھے

یہ خواہش دل ہے تاجدار آج — امداد ہو ترک اختیار آج
یعنی کہ فقط یہ چاہتا ہون — مین اپنی طرف سے کچھ نہ چاہون
پھر حضرت ابن قائد او ٹھکر — گویا ہوئے اس طرح کہ سرور
ہے میری یہی مراد و حاجت — پاؤن مین مجاہدہ کی قوت
بزاز عمر و نے عرض کی یہ — یا شاہ ہے مطلب دلی یہ
ہو خوف خدا مجھے عنایت — اور صدق و صفا عطا ہو حضرت
پھر بولے حسن کہ شاہ عالم — یہ حال مرا فزون ہو ہر دم
بولے یہ جمیل مجھکو حضرت — حفظ اوقات کی ہے حاجت
پھر بو البرکات نے کہا یون — محبوب ہو عشق مانگتا ہون
پھر مین نے یہ عرض کی کہ سرکار — بندہ کو وہ معرفت ہے درکار
فارق رہے واردات مین جو — معلوم رہے یہ حال مجھکو
رحمٰن کیطرف سے تھا یہ وارد — شیطان کیطرف سے تھا یہ وارد
پھر شیخ خلیل حاضر آئے — سائل ہوئے جاہ قطبیت کے
پائی جو سوال سُنکی فرصت — فرمائی جواب مین یہ آیت

كلا نمد هؤلاء وهؤلاء من عطاء ربك وما كان عطاء ربك محظورا

یعنی کہ ہوا یہ سب سے ارشاد — ہم کرتے ہین فضل سب کو امداد
رکھتی ہے کہین عطا خدا کی — کچھ حد نہین فضل کبریا کی
بو الخیر یہ کہتے ہین قسم سے — مطلب جو طلب کیے تو پائے
ہے عام عطا پہ شاہ باذل — ہیہات گدا کدھر ہے غافل

ہان تھام لے دامن بھلے
محتاج کو آج تاج دین گے
شاہا مری صرف یہ صدا ہی
بھٹکا پھرے کیون گمان میرا
اے دل مین نثار فیض ہاری
ہے جمع مین اک کریم باذل
پروانون مین شمع ہے نمودار
محبوب ہے اپنی مائلون مین
ذرون مین ہے مہر کی تجلی
ہر عکس ہزار آن کی جان
کہتا ہون یہ حسن کی زبانی
گر پردہ رخ یہ دور فرمائین
ہو چاند چکور بن کے شیدا
عالم سے نرالی ہین ادائین
وہ آنکھین ہین قابل زیارت
اوس دل کی خوشی کا کیا بیان ہو
وہ پاؤن ہین چومنے کے قابل
اون ہاتھون کا ہی عجب نصیبا
ایسون سے پھرا ہوا ہے جو دل
خالی ہی جو انکی آرزو سے
کہدیجیے ان کے مدعی سے

سر پاؤن پہ رکھلے گود پھیلا
ٹھہری ہی جو مانگے آج دین گے
منگتا ترا تجھکو مانگتا ہے
تو میرا تو سب جہان میرا
کیا بزم دکھائی پیاری پیاری
گھیرے ہوئے ہر طرف سے سائل
یا ماہ نمین چاند ہے ضیا بار
یا پھول ہزار بلبلون مین
گھر آئے ہین آشنہ پہ طوطی
ایمان کی جان جان کی جان
ہم آج ہین شمع من رآنی
کیا بزم نصیب تک چمک جائین
سورج کہے ذرہ ہون تمھارا
دل کھینچنے والی ہین ادائین
ہو جنھین یہ پیاری پیاری صورت
جس مین یہ جمال میہمان ہو
طے جنسے ہوانگے گھر کی منزل
پایا ہی جنھون نے دامن انکا
برگشتہ نصیب ہے وہ غافل
وہ آنکھ بھری رہے لہو سے
مایوس جنان ہو تو ابھی سے

کمبخت اگر یہی ہین محتاج
تو کون ہے آج صاحب تاج

جو ان سے ملا ملا خدا سے
جو ان سے پھرا پھر خدا سے

مردان خدا خدا نباشند
لیکن ز خدا جدا نباشند

جو انسے پھرے عجیب ہے وہ
بدبخت ہے بدنصیب ہے وہ

ایسون کو برا کہا ستمگر
ایمان نگل گیا ستمگر

اور تجھکو ڈکار تک نہ آئی
اُف ری تری معدے کی صفائی

چوپان سے الگ الگ جو جائے
کب گرگ کے شر سے امن پائے

کہتا ہی تو انکو خاک کا ڈھیر
ناپاک تری سمجھ کا ہے پھیر

شیطان نے تجھے کیا ہی مجنون
کیا تو نے سُنا نہ لاَیمُوتُون

کیا سوجھی ہے منکر تصرف
اسد رجہ ہی بدلگام تو اُف

قدرت انھین دی ہی کبریا نے
مقبول کیا انھین خدا نے

پھر کیون نہ دکھائین یہ کرامت
کیا جائے عجب ہے خرق عادت

مشرک تجھے شرک سوجھتا ہے
زندون کو خدا بنا لیا ہے

اُن زندون کے آگے روپ بدلے
حکام و حکیم سے مدد لے

ان زندون کی زندگی سبھی ہے گور
جامردی تو خود ہی زندہ در گور

غافل کہ مدد کے معنی کیا ہین
فاعل ہی خدا یہ واسطا ہین

قرآن کی آیت جمیلہ
خود کہتی ہی وابتغوا الوسیلہ

بیکار ہین یہ تیری نظر مین
بے زینے چڑھا گرا سقر مین

تعظیم سے انکی تو پھرا ہے
توہین کے بول بولتا ہے

اک امر کا تجھسے ہون مین سائل
دے اسکا جواب مجھکو غافل

کسطرح خدا خدا کو جانا
اسلام کہین سے مول لایا

خالق نے کیا کلام تجھسے ‌ ‌ یا وحی سُنا گئے فرشتے
کیا دین ہے باپ کی کمائی ‌ ‌ یا اُمِّ شفیقہ ساتھ لائی ؟
گھر مین ترے چرخ سے گرا ہے ‌ ‌ یا دین زمین سے اوگا ہے
جن لوگون سے کل تجھے ملا دین ‌ ‌ آج اونکی تو کر رہا ہے توہین
احسان کا کیا یہی عوض تھا ‌ ‌ نیکی کا مگر یہی ہے بدلا
جس گھر کی ملی تجھے غلامی ‌ ‌ زیبا تھی وہان نمک حرامی
مقبولون سے ہے تجھے عداوت ‌ ‌ مردود ہے سب تری عبادت
رہبر سے الگ چلا ہے غافل ‌ ‌ کسطرح تجھے ملیگی منزل
خائن ہے تو حق اولیا مین ؟ ‌ ‌ سچ جان کہ آگیا بلا مین ؟
محسن کے بھلا دیے ہین احسان ‌ ‌ ہین شومیِ بخت کے یہ سامان
ایمان کا اب ہے نہ تو نام ‌ ‌ بدنام کنندۂ نکو نام
ہو دامن ناخدا کو چھوڑے ‌ ‌ منجدھار مین اپنی ناؤ توڑے
مجدی پہ جو سر منڈا کے بیٹھا ‌ ‌ اولون کا بھی کچھ خیال رکھا
ان باتون کو اپنے دل سے کر دور ‌ ‌ کیون انسے ہوا ہے بیخبر دور
بس تیرے لیے نجات ہے یہ ‌ ‌ سو بات کی ایک بات ہے یہ
ہے خیر حسن کدھر گیا تو ‌ ‌ ناپاکون کی سوکھا عبث لگا تو
پڑھ کوئی غزل کہ وجد آجائے ‌ ‌ ستانہ سخن مزے دکھا جائے

غزل

اللہ برائے غوث اعظم ‌ ‌ دے مجھکو ولائے غوث اعظم
دیدار خدا تجھے مبارک ‌ ‌ اے محو لقائے غوث اعظم
ہے کون کریم صاحب جود ‌ ‌ مین کون گدائے غوث اعظم

سوکھی ہوئی کھیتیان ہری کر — ای ابر سخاے غوث اعظم
اُمیدین نصیب مشکلین حل — قربان عطاے غوث اعظم
کیا تیزی مہر حشر سے خوف — ہین زیر لواے غوث اعظم
وہ اور ہین جنکو ہیے محتاج — ہم تو ہین گداے غوث اعظم
ہین جانب نالۂ غریبان — گوش شنواے غوث اعظم
کیون ہمکو ستائے نار دوزخ — کیون رد ہو دعاے غوث اعظم
بیگانے بھی ہو گئے یگانے — دلکش ہے اداے غوث اعظم
آنکھو مین ہے نور کی تجلی — پھیلی ہے ضیاے غوث اعظم
جو دم مین غنی کرے گدا کو — وہ کیا ہے عطاے غوث اعظم
کیون حشر کے دن ہو فاش پردہ — ہین زیر قباے غوث اعظم
آئینۂ روے خوبرویان — نقش کف پاے غوث اعظم
اے دل نہ ڈران بلاؤن سے اب — وہ آئی صداے غوث اعظم
اے غم جو ستائے اب تو جانون — لے دیکھ وہ آئے غوث اعظم
تار نفس ملائکہ ہے — ہر تار قباے غوث اعظم
سب کھولدی عقد ہائے مشکل — اے ناخن پاے غوث اعظم
کیا اونکی ثنا لکھون حسن مین — جان باد فداے غوث اعظم

روایت دیگر

منقول ہے قاسم و عمر سے — دل شاد ہوا ہے اس خبر سے
کہتے تھے حضور بایۂ نور — جب چھلک کے گرے حسین منصور
اوسوقت مین تھا نہ کوئی ایسا — جو ہاتھو پکڑ کے روک لیتا
ہوتا جو وہ عہد ہم سے آباد — ہم کرتے ضرور اونکی امداد

جو شخص ہوا ہے ہم سی بعیت   یا ور ہین ہم او سکے تا قیامت
ہر حال مین اوسکا ساتھ دینگے   پھسلے گا قدم تو ہاتھ دینگے
اس شان رفیع کے تصدق   اس لطف وسیع کے تصدق
یا غوث صراط پر چلون جب ؎   لغزش مین نہ آئی پائی مرکب
ثابت قدمی یہ لطف دیجائی   جنت مجھے ہاتھون ہاتھ لیجائی
گھبرائی صراط پر نہ جس دم   حافظ ہو صدائی رب سلم

روایت دیگر

کہتے ہین عدی بن مسافر   تھا مجلس وعظ مین مین حاضر
ناگاہ ہوا شروع باران   ہونے لگی انجمن پریشان
دیکھے جو یہ برہمی کے اطوار   سر سوئے فلک اوٹھا کی یکبار
کہنے لگے اسطرح وہ ذیشان   ہمتو کرین جمع تو پریشان
فوراً وہ مقام چھوڑکر ابر ؎   تھا قطرہ فشان ادھر اودھر ابر
اللہ رے جلال قادریت   قربان کمال قادریت
اے حاکم و بادشاہ عالم   ای دادرس و پناہ عالم
گھر آئے ہین غم کے کالے بادل   چھائے ہین الم کی کالی بادل
سینہ مین جگر ہے پارہ پارہ   للہ ادھر بھی اک اشارہ

روایت دیگر

عیسیٰ نے وہ ماجرا سنایا   جس نے دل مردہ کو جلایا
کہتے ہین کہ پیش شاہ ابرار   آکر یہ کیا کسی نے اظہار
اک شخص کہ حال مین مرا ہے   کیا جانیے اوسپہ کیا بلا ہے
مرقد مین ہے ورد منہ ہر دم   ہے شور فغان بلند ہر دم

فرمانے لگے یہ سنکے حضرت
کیا ہمسے وہ کرچکا ہے بیعت

کیا اوسکا یہان ہوا ہے آنا
کھایا ہے ہمارے گھر کا کھانا

مخبر نے کہا کہ شاہ ذیجاہ
ان باتون سے مین نہین کچھ آگاہ

ارشاد ہوا کرم کا جھالا
محروم یہ ہے فزون برستا

کچھ دیر مراقبہ کیا پھر
بیعت ہوئی روی شہ سے ظاہر

پھر آپ یہ سر اوٹھاکے بولے
دیتے ہین ہمین خبر فرشتے

اس شخص نے ایکبار سرور
دیکھا تھا جمال روئے انور

اور دل مین گمان نیک لایا
اسوجہ سے حق نے اوسکو بخشا

اوس قبر کو جاکے پھر جو دیکھا
فریاد کا کچھ اثر نہ پایا

عیسی نے عجب خبر سنائی
کی جسکی ادا نے جانفزائی

کیون جان مین جان آنہ جائے
ٹوٹے ہوئے آسرے بندھا گئے

کیا جوش سرور آج کل ہے
ہر دل سے نشاط ہم بغل ہے

شادی نے دہ نوبتین بجادین
سوئی ہوئی قسمتین جگادین

ہین وقف زبان خوشی کی باتین
دن عیش کے خورمی کی راتین

عالم سے خزان ہوئی روانہ
آیا ہے بہار کا زمانہ

عشرت کا سمان بندھا ہوا ہے
ہر پیڑ نہال ہو رہا ہے

کیا موسم گل نے گدگدایا
ہر پھول نے قہقہہ اوڑایا

آنکھون مین بسا ہے جلوۂ گل
کیونکر نہ ہو باغ باغ بلبل

آباد سرور سے گلستان
ہر پھول چمن چمن ہے خندان

شبنم نے لٹائے ہین جو گوہر
ہے شاہد گل کی یہ نچھاور

مستون کو صبا پکار آئی
گلزار چلو بہار آئی

تیار ہوئے جنون کے سامان — ہاتھون مین لیے ہوئے گریبان

کرنے لگی فصلِ گُل اشارہ — ہو دامن و جیب پارہ پارہ

جبتک کہ ہے یہ بہار باقی — دامن مین رہے نہ تار باقی

سودے کا جما ہے آج بازار — سر بیچنے کو چلین خریدار

مستون نے کیا ہجوم ہر سمت — ہے موسم گل کی دھوم ہر سمت

اک شور ہے سبزہ زار دیکھو — صحرا کو چلو بہار دیکھو

دیکھے تو کوئی حسن کی رفتار — ہے سب سے نئی چلن کی رفتار

آنکھون مین بہار اشک شادی — چہرہ سے ظہور بامرادی

ہونٹون مین بھرا ہوا تبسم — خاموش کبھی کبھی تکلم

کرتی ہین کسی کی جستجو مین — دل سینہ مین دل مین آرزو مین

کیفیت ذوق و وجد طاری — ہر گام لب و زبان سے جاری

یا غوث ترے نثار جاؤن — قربان ہزار بار جاؤن

ہو جوش جہان ترے کرم کا — کیا ذکر وہان غم و الم کا

وہ مژدہ سنا دیا ہے تو نے — روتون کو ہنسا دیا ہے تو نے

سلطان کریم تو گدا مین — کھاتا ہون ترا دیا ہوا مین

یا شاہ غلام ہے خطا کار — زندان گناہ مین گرفتار

للہ کرو گرہ کشائی — اس دام بلا سے دو رہائی

بندے کو عذاب سے بچا لو — اپنے در پاک پر بلا لو

عارض سے نقاب اُٹھا کے یکبار — کر دو مجھے محو حسن رخسار

دیکھون جو بہار جلوۂ حسن — ہو جاؤن نثار جلوۂ حسن

دل سے خلش الم نکل جائے — ارمان کے ساتھ دم نکل جائے

پرنور مرا چراغ ہو جائے ۔۔   مرقد مجھے خانہ باغ ہو جائے
محشر مین نہ پاؤن شرمساری   ہو ساتھ ترے ترا بھکاری
عزت سے مری بسر ہو دنیا   ذلت نہ ہو مجھکو روز عقبیٰ
کافی ہو مجھے ترا سہارا   محتاج رہون نہ مین کسی کا
مغفور ہون میرے سب اب جد   ہون منزل نور اونکے مرقد
مان میری کرے کنیز سرکار   غم دکھ سے نہ ہو کبھی خبردار
کونین مین میرے بھائیون پر   ہو لطف حضور سایہ گستر
غم اونسے جدا رہے ہمیشہ   مقبول دعا رہے ہمیشہ
جسطرح کہ اب ہین شیر و شکر   یون ہی رہین ہم جنا ہین ملکر
دنیا مین الگ نہ ہونے پائین   جنت مین بھی ساتھ ساتھ جائین
دل شاد رہین حسین حامد   آباد رہین حسین و حامد
سرکار کریم سے عنایت   ہو دونون کو دو جہان کی نعمت
دونونکی دعا نہ کیون ہو دل سے   مشہور ہین میرے دونون میٹھے
شاہا مرے دوست اور اعزہ   منظور کرم رہین ہمیشہ
بس ای دل محو التجا بس   مشتاق حصول مدعا بس

تمام   بغداد سے آتی ہین صدائین
مقبول ہوئین تری دعائین   شد

مثنوی در ذکر ولادت شریف حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

وہ ادھر بھی دیکھو لو گرد سواری   عیان ہونے لگے انوار باری
نقیبونکی صدائین آرہی ہین   کسیکی جان کو تڑپا رہی ہین

مؤدب ہاتھ باندھے آگے آگے — چلے آتے ہین کہتے آگے آگے
خدا جنکے شرف پر سب نبی ہین — یہی ہین وہ یہی ہین وہ یہی ہین
یہی والی ہین ساری بیکسون کے — یہی فریادرس ہین بیبسون کے
یہی ٹوٹے دلون کو جوڑتے ہین — یہی بند الم کو توڑتے ہین
اسیرونکے یہی عقدہ کشا ہین — غریبونکے یہی حاجت روا ہین
یہی ہین بیکلون کی جان کے کل — انھین سے ٹھیک ہے ایمان کی کل
شکیب بیقراران ہے انھین سے — قرار دلفگاران ہے انھین سے
انھین سے ٹھیک ہے سامان عالم — انھین پر ہے تصدق جان عالم
یہی مظلوم کی سنتے ہین فریاد — یہی کرتے ہین ہر ناشاد کو شاد
انھین کی ذات ہو سبکا سہارا — انھین کے در سے ہے سبکا گزارا
انھین پر دونون عالم مر رہے ہین — انھین پر جان صدقے کر رہے ہین
انھین سے کرتی ہین فریاد چڑیان — انھین سے چاہتی ہین داد چڑیان
انھین کو پیڑ سجدے کر رہے ہین — انھین کے پاؤن پر سر دھر رہے ہین
انھین کی کرتے ہین اشجار تعظیم — انھین کو کرتے ہین اشجار تسلیم
انھین کو یاد سب کرتی ہین غم مین — یہی دکھ درد کھو دیتے ہین دم مین
یہی کرتے ہین ہر مشکل مین امداد — یہی سنتے ہین ہر بیکس کی فریاد
انھین ہر دم خیال عاصیان ہی — انھین پر آج بار دو جہان ہی
کسے قدرت نہین معلوم انکی — مچی ہے دو جہان مین دھوم انکی
سہارا ہین یہی ٹوٹے دلون کے — یہی مرہم ہین غم کے گھائلون کی
یہی ہین جو عطا فرمائین دولت — کرین خود جو کی روٹی پر قناعت
فزون رتبہ ہے صبح و شام انکا — محمد مصطفےٰ ﷺ ہے نام انکا

مزین سر پہ ہے تاج شفاعت ۔ عیان ہو جس سے معراج شفاعت
بدن مین وہ عبائے نور آگین ۔ کہ جسکی ہر ادا مین لاکھ تزئین
کہون کیا حال نیچے دامنون کا ۔ جھکا ہو رحمتِ باری کا پلہ
یہی دامن تو ہین ایجان مضطر ۔ مچل جائینگے ہم محشر مین جنپر
سواری مین ہجوم عاشقان ہی ۔ کوئی چپ ہے کوئی محو فغان ہی
کوئی دامن سے لپٹا رو رہا ہے ۔ کوئی ہر گام محو التجا ہے
کوئی کہتا ہے حق کی شان ہین یہ ۔ کوئی کہتا ہے میری جان ہین یہ
یہ کہتا ہے کوئی بیمار فرقت ۔ ترقی پر ہے اب آزارِ فرقت
ادھر بھی اک نظر او تاج والے ۔ کوئی کتنبک دل مضطر سنبھالے
ز مہجوری برآمد جانِ عالم ۔ ترحم یا نبی اللہ ترحم
نہ آخر رحمۃ للعالمینی ۔ ز محرومان چرا غافل نشینی
بدہ دستے ز پا افتادگا نرا ۔ بکن دلداریِ دلدادگا نرا
بہت نزدیک آپہنچا وہ پیارا ۔ فدا ہے جان و دل جسپر ہمارا
اٹھین تعظیم کو یاران محفل ۔ ہوا جلوہ نما وہ جانِ محفل
خبر تھی جنکے آنے کی وہ آئے ۔ جو زینت ہین زمانے کی وہ آئے
فقیرو جھولیان اپنی سنبھالو ۔ بڑھو سب حسرتین دلکی نکالو
پکڑلو انکا دامن بے نواؤ ۔ مژدہ ہے جو مانگو وہ پاؤ
مجھے اقرار کی عادت ہی معلوم ۔ نہین پھرتا ہے سائل انکا محروم
کرو تو سامنے پھیلا کے دامن ۔ یہ سب کچھ دینگے خالی پاکر دامن
حسن ہان مانگ لے جو مانگنا ہو ۔ بیان کر آپ سے جو مدعا ہو
مری آقا مرے سردار ہو تم ۔ مرے مالک مری مختار ہو تم

تصدق تم پر اپنی جان کر دون ... ملین تو دو جہان قربان کر دون
تمھین افضل کیا سب سے خدا نے ... دیا تاج شفاعت کبریا نے
تمھین سے لو لگائی بیٹھے ہین ہم ... تمہارے در پر آئے بیٹھے ہین ہم
تمہارا نام ہمکو حرزِ جان ہے ... یہی تو داروئے دردِ نہان ہے
بلا لیجے مدینہ مین خدارا ... نہین اب ہند مین اپنا گزارا
تہارا در ہو اور ہو سر ہمارا ... اُسی کوچہ مین ہو بستر ہمارا
قضا آئے تو آئے اوس گلی مین ... رہے باقی نہ حسرت کوئی جی مین
نہ ہو گور و کفن ہمکو میسّر ... پڑا یون ہی رہے لاشہ زمین پہ
سگانِ کوچۂ پر نور آئین ... مرے پیارے مری منظور آئین
مرے مردے پہ ہون اگر فراہم ... غذا اپنی کرین سب ملکے باہم

تمام
ہمیشہ تم پہ ہو رحمت خدا کی
دعا مقبول ہو مجھ سے گدا کی
شد

مثنوی ناتمام

یا رب تو ہے سب کا مولے ... سب سے اعلی سب سے اولے
تیری ثنا ہو سکی زبان سے ... لائے بشر یہ بات کہان سے
تیری اک اک بات نرالی ... بات نرالی ذات نرالی
تیرا ثانی کوئی نہ پایا ... ساتھی ساجھی کوئی نہ پایا
توہی دے اور توہی دلائے ... تیرے دیے سے عالم پائے
توہی اول توہی آخر ... توہی باطن توہی ظاہر
کوئی ترا کیا بھید بتائے ... تو وہ نہین جو فہم مین آئے

پہلے نہ تھا کیا اب کچھ تو ہے — کوئی نہین کچھ سب کچھ تو ہی
تو ہی ڈبوئے تو ہی اوچھالے — تو ہی بگاڑے تو ہی سنبھالے
تجھ پہ ذرہ ذرہ ظاہر — نیت ظاہر ارادہ ظاہر
تجھسے بھاگ کے جانا کیسا — کوئی اور ٹھکانا کیسا
تو ہی یاد دلا کے بھلائے — تو ہی بھلا کر یاد دلائے
تو ہی چھٹا دے تو ہی ملا دے — تو ہی گما دے تو ہی پتا دے
کوئی نہ تھا جب بھی تھا تو ہی — تھا تو ہی تو ہوگا تو ہی
تیرے در سے جو بھاگ کے جائین — پھر پھر تیرے ہی در پہ آئین
تیری ہی قدرت کا ہے نمونہ — نار خلیل و باد مسیحا
آٹھ پہر ہے لنگر جاری — سب ہین تیرے در کے بھکاری

نعت شریف کے اشعار جاری رہے

صانع نے اک باغ لگایا — باغ کو رشک خلد بنایا
خلد کو اوس سے نسبت ہوگیا — گلشن گلشن صحرا صحرا
چھائے لطف و کرم کے بادل — آئے بذل و نعم کے بادل
خوب گھرین گھنگور گھٹائین — کرنے لگین غل شور گھٹائین
لہرین کرتی نہرین آئین — موجین کرتی موجین لائین
سرد ہوا کے آئے جھونکے — آنکھون مین نیند کے لائی جھونکے
سبزہ لہرین لیتا نکلا — مینھ کو دعائین دیتا نکلا
بولے پپیہے کویل کوکی — ساعت آئی جام و سبو کی
پھرتی ہے باد صبا متوالی — پتے پتے ڈالی ڈالی
چپے چپے ہوائین گھومین — پتلی پتلی شاخین جھومین

فصل بہار پر آیا جوبن ؎ | جوبن اور گدرایا جوبن ؎
گل پر بلبل سرو پہ قمری | بولے اپنی اپنی بولی ؎
چٹکیں کچی کچی کلیاں | خوشبو نکلی بسکیں گلیاں
آئیں گھٹائیں کالی کالی | جگنو چمکے ڈالی ڈالی ؎؎؎
کیونکر کہیے بہار کی آمد | آمد اور کس پیار کی آمد ؎
چال میں سو انداز دکھاتی | طرز خرام ناز او ڑاتی ؎
رنگ رخ گلرنگ دکھاتی | غم کو گھٹاتی دل کو بڑھاتی
یاس کو کھوتی آس بندھاتی | آنکھ کے رستے دلمیں سماتی
گھونگٹ اوٹھائے شاہد گل کا | رنگ جمائے ساغر مل کا
طرز تبسم سب کو دکھاتی | فرط طرب سے ہنستی ہنساتی
ساتھ میں بادل کالے کالے | مست طرب برساتی جھالے
تشنہ لبوں کو پانی دیتی ؎ | مژدہ راحت جانی دیتی ؎
ابر سے دو دو چھینٹے لڑتی ؎ | برق سے پیہم ہنستی اکڑتی
آتش غم پر چھینٹا دیتی | سوختہ دل کی دعائیں لیتی
حسن سراپا نور کا عالم | سر سے پا تک حور کا عالم
مست جوانی محو تجمل | ابر سیہ سے کھولے کاکل
پھول کا سر سے پا تک زیور | شکل عروس تازہ معطر
اوڑھے دوپٹا آب رواں کا | برق نے جسپر لچکا ٹانکا
لب کی مسی ہر رنگ سوسن | غازۂ عارض جلوۂ گلشن
آتش گل سے کاجل پارا ؎ | سرمہ لگایا پیارا پیارا
باغ نے کی پھولونکی نچھاور | ڈالی لالے پیڑ بنا کر ؎؎

کنگھی شانہ بنا کر لائی	نہر آئینہ دکھانے لائی
غنچون نے اپنی گٹھری کھولی	کشتی لائے قبائے گل کی
غل ہے باد بہاری آئی	شاہد گل کی سواری آئی
اب کی بہار انداز سے آئی	آئی اور کس ناز سے آئی
پھولے پھول عنادل چہکے	گلشن مہکے صحرا مہکے
رنگ خزان عالم سے ہوا ہے	پھولون سے گلزار بھرا ہے

دامن گلچین دامن دامن
بھرنے لگے گلہائے گلشن

قصائد

آئین بہارین برسے جھالے	نغمہ سرا ہین گلشن والے
شاہد گل کا جوبن اوٹا	دل کو پڑے ہین جان کے لالے
ابر بہاری جھکر برسا	خوب چڑھے ہین ندی نالے
کوئل اپنی کوک مین بولی	آئے بادل کالے کالے
حسن شباب ہے لالہ و گل پر	قہر ہین اوٹھتے جوبن والے
پھیلی ہین گلشن مین ضیائین	شمع و لگن ہین سرو اور تھالے
عارض گل سے پردہ اوٹھا	بلبل مضطر دل کو سنبھالے
جوشش طبیعت روکے تھامے	شوق رویت دیکھے بھالے
سنکے بہار کی آمد آمد	ہوش سے باہر ہین متوالے
بوٹے گردیان کم سن	پیارے پیارے بھولے بھالے
فیض ابر بہاری پہنچا	پودھے پودھے تھالے تھالے

جمع ہین عقد عروس گل مین — سب رنگین طبیعت والے
بانٹتی ہے نیرنگی موسم — بزم مین سرخ و سبز دوشالے
نکہت آئی عطر لگائے — پھول نے ہار گلو مین ڈالے
نکلے جھلنے والی نسیمین — بادل پانی دینے والے
گاتے ہین مل ملکے عنادل — سہرا مبارک ہو ہریالے
ایسی فصل مین جوش طبیعت — کس سے سنبھلے کون سنبھالے
آنکھ نے کیا کیا دل کو ابھارا — تار نظر نے ڈورے ڈالے
کیسا موسم پیارا موسم — اوس پر نور سحر کے اوجالے
شمعون کے چہرونپہ سپیدی — تارے رخصت ہونے والے
نکلے اپنے گھرون سے مسافر — گھر کر کے خدا کے حوالے
آئی کان مین بانگ موذن — چھٹکے مسجد جانے والے
پہلے کچھ احباب سے ملکر — ہجر کی شب کے رونیوالے
کوئی کسی سے طالب رخصت — درد انگیز کسی کے نالے
عشق و سراپا عجز و زاری — حسن و نازش رد سوالے
خواب ہوئی آنکھونسے رخصت — نیند سے چونکے سونیوالے
ساقی نے میخانہ کھولا — سائل آئے جھولی ڈالے
دیکھیے بادہ کشون کی آمد — لب پہ دعا ہاتھون مین پیالے
خواہش مے مین سب کی زبانپر — تیرے صدقے اے متوالے
داتا آج پیالہ بھر دے — ہم سے فقیرون کی بھی دعا لے
خشکی لب سے دم ہے لبون پر — پیارے کبتک ٹلے بالے
شوق کو ہم بہلائین کہانتک — لا اے پینے پلانے والے

گھر اسا اک جام عطا کر — جھوم کر آئیں کیف نرالے
رنگ پہ پھر آجائیں ترنگیں ٭ — لطف سرور سے روح مزا لے
لغزش پا کے ہاتھوں بیکش — خوب مزے گر گر کے اوٹھا لے
جب ہوں قائل تیزی مے کے — ہاتھ میں اوڑ کر آئیں پیالے
کہتے اوٹھے ہر رند سے بادل — دل کو بڑھا لے غم کو گھٹا لے
پینا کیسا پلانا کیسا ہے ٭ — آج تو حوض مے میں نہا لے
ہاں اے لغزش پا کے شیدا — گرتے گرتے لطف اوٹھا لے
بادہ و حسن و دلکش گلشن — بیخود ہیں سب دیکھنے والے
ایسی فصل میں بخت نے ہمکو — ڈالدیا صیاد کے پالے
سوز فراق نے آگ لگادی — آتش گل نے چھالے ڈالے
ہجر میں بارش ابر غضب ہے — پڑتے ہیں زخمی دل پر بھالے
آگ لگاؤ ایسے مینھ کو — جلتے ہیں اور بھی جلنیوالے
فصل بہاران صحن گلستان — کوے رقیب و ماہ جمالے
اے تری قدرت دیدۂ تر کو ٭ — آنکھیں دکھائیں ندی نالے
سوز جدائی کسکو سناؤں — پڑ گئے کام و زباں میں چھالے
کنج قفس آلام جدائی — گوشۂ عزلت ماو خیالے
آئے ترس اس دکھ پہ کسکو — مجھ بیکس کی کون دعا لے
پنجۂ وحشت تو نہ ہوا شل — زخم ہوئے چھل چھلکر آلے
جو کچھ گزری جو کچھ بیتی — کس سے کہیں دکھ بھرنیوالے
اے ظالم اے درد جدائی — اب تو پڑے ہیں تیری پالے
جان غضب میں ہے تری ہاتھوں — دل میں چٹکی لینے والے

ناؤ مین خاک کہان سے آئی — کھانا ہے تو ظالم کھا لے
تیرے بس مین قید ہوئے ہین — جتنا ستایا جائے ستا لے
مل دی ہونٹون کو آہ فغان پر — خاموشی کو باتین سنا لے
اونسے گرین گے تیری شکایت — ہم ہین جنکے ناز کے پالے
سب کے حامی سب کے یاور — جان کی راحت دل کے اوجالے
عرض کرون اب مطلع ایسا — دل سے جو خار الم کو نکالے

مطلع دیگر

چھائے غم کے بادل کالے — میری خبر لے بدر دجے لے
گرتا ہون مین لغزش پا سے — آ لے ہاتھ پکڑنے والے
زلف کا صدقہ تشنہ لبون پر — برسا مہر و کرم کے جھالے
خاک مری پامال ہو کبتک — نیچے نیچے دامن والے
پھرتا ہون مین مارا مارا — پیارے اپنے در پہ بلا لے
کام کیے بے سوچے سمجھے — راہ چلا بے دیکھے بھالے
ناری دیکر خط غلامی — تجھسے لین جنت کی قبالے
تو ترے احسان سکے یاور — مین مرے طلب تیری جو لے
تیرے صدقے تیرے قربان — میرے آس بندھانیوالے
بگڑی بات کو تو ہی بنا لے — ڈوبتی ناؤ کو تو ہی سنبھالے
تمسے جو مانگا فوراً پایا — تم نہین کرتے ٹالے بالے
وسعت خوان کرم کے تصدق — دونون عالم تمنے پالے
دیکھین جنھون نے تیری آنکھین — وہ ہین حق کی دیکھنے والے
تیرے عارض گورے گورے — شمس و قمر کے گھر کے اوجالے

ابر لطف و غلاف کعبہ — تیرے گیسو کالے کالے
آفت میں ہے غلامی ہندی — تیری دُہائی مدینہ والے
تنہا میں اے حامی بیکس — سیکڑوں ہیں دُکھ دینے والے
تیری لطف ہوں میرے یاور — تیرا قہر عدو کو جالے
آج ہی پیشی میں ہوں مجرم — زیر دامن مجھکو چھپالے
روز حساب اور مجھسا عاصی — میری بگڑی بات بنالے
توری بل بل جاؤں کھویا — ندیا گہری نیّا ہالے
گھر گھر آئے گُم کے بدرا — جیرا کانپت کملی والے
رین اندھیری دور نگریا — توری دوہائی جگ اجیالے
تن من دھن کی سدھ بدھ بسری — موری کھبریا موری پیالے
نینا کے بلہاری جاوے — درسن بھچا جو منگتا لے
والکو سمندر پار ہو جادو — جاکو ڈرا دین ندی نالے

اپنے حسین و حسن کے گلشن کو
زہر کرب و بلا سے بچالے

قصیدہ حضرت مولنا فضل رسول صاحب قادری مجیدی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کی مدح میں

ساقیا کیوں آج زندو نپر ہی تو نامہربان — کیوں نہیں دیتا ہمیں جام شراب ارغوان
تشنہ کاموں پر ترس کسواسطے آتا نہیں — کیوں نہیں سنتا گنہگاروں کی فریاد و فغان
جام کیوں اوندھے پڑے ہیں کیوں ہیں منہ بند شیشوں کے — عقدۂ لاحل بنا ہی کیوں خم مے کا دہان
کیوں صدا قلقل کی مینا سے نہیں ہوتی بلند — کیوں اداسی چھا رہی ہے کیوں ہوئی سونی دکان

کیون ہی مہر خامشی لب پر سبوکی جلوہ ریز
کچھ نہین کھلتا مجھے کیسا بندھا ہی یہ سمان

کسقدر اعضا شکن ہی یہ خمار جان گسل
ہی جماہی پر جماہی ٹوٹتی ہین ہڈیان

کیا غضب ہے تجھکو اس حالت پہ رحم آتا نہین
خشک ہے منہ مین زبان آتی ہین پیہم ہچکیان

آمد باد بہاری ہے گلستان کی طرف
فصل گلشن کر رہی ہی کیا ہی رنگ آمیزیان

ابر کی اٹکھیلیون سی جو بنون پر ہی بہار
پڑ رہی ہین پیاری پیاری ننھی ننھی بوندیان

چار جانب سی گھٹاؤن نے بڑھائی ہین قدم
توسن باد صبا پر لی ہے راہ بوستان

جشن گل کا شور ہی فصل چمن کا زور ہی
ابر اوٹھا ہی گرجتا کوندتی ہین بجلیان

ٹکٹکی باندھی ہوئی نرگس تماشے پر ہی لوٹ
محو وصف جلوہ گلشن ہی سوسن کی زبان

شاخ گل پر بلبلین ہین نغمہ سنج فصل گل
سرو پر بیٹھی ہوئی کرتی ہین کو کو قمریان

اسقدر ہی جوش پر حسن عروس گل کہ آج
باغ مین ملتی نہین بلبل کو جائے آشیان

ٹھنڈی ٹھنڈی پیاری پیاری چلتی ہی باد نسیم
جھومتی ہین وجد مین کیا کیا چمن کی ڈالیان

مست و بیخود بیٹھی ہین مرغان گلشن شاخ شاخ
کر رہی ہین اپنی اپنی لے مین مدحت خوانیان

تا کہ دیکھی گل کا جوبن نرگس مخمور بھی
سوتی سوتی چونک کر اوٹھی ہی ملتی انکھڑیان

دیتی ہین غنچے چٹک کر یہ صدا ہر سمت سی
ہم بھی دیکھین گے ذرا فصل بہاری کا سمان

کب ہین یہ شبنم کے قطرے برگ گل پر آشکار
ہین عروس گل کے کانو مین جڑاؤ پتیان

گدگداتی ہی مری دلکو ہوائے میکشی
آرزوئین کر رہی ہین کسقدر اٹکھیلیان

حسرتین کہتی ہین ہمکو کس پہ چھوڑا آپنے
خواہشین کرتی ہین شکوے کیون ہوئے نامہربان

دیر کا خیر مین اسقدر جو کرتا ہے کوئی
ہان خدارا ساقیا ارحم بحال نیم جان

چار دن کی چاندنی ہی پھر اندھیرا پاکھ ہے
پھر کہان ہم اور کہان یہ دختر رز کی شوخیان

پانی پی پی کر دعا دون تجھکو گر پاؤن مراد
دیر کیون کرتا ہے پیارے فصل گلشن پھر کہان

دے کوئی ساغر چھلکتا سا شراب تند کا
بول بالا ہو ترا ای ساقی حاتم نشان

بس کری ہی مجھے اک رہنمائی عرس کی
چھوڑ کر فکر خط و خال حسینان جہان

واہ واہ کیا عرس ہی کیا عرس ہی کیا عرس ہی
جسمین ہین تشریف فرما غوث و ابدال جہان

سر جھکائی بیٹھی ہین حلقہ کیے ساری مرید
حال دل کرتی ہین سرکار معلے مین عیان

ہر ادا سی انکشاف معنی و مقصود ہے
ہو رہا ہی کیا لطیفون مین عیان سر نہان

ہے کہین ذکر جلی تو ہے کہین ذکر خفی ہے
اپنے اپنے حال مین معروف ہین پیر و جوان

ولکی آئینون کی صیقل ذکر ارہ سے کہین
ہین کسی جا ذکر قمری کی عیان رنگینیان

ضرب الا اللہ سی کرتا ہے کوئی دلکو صاف
ہی کہین اثبات نفی غیر کا لا سے عیان

سب کو منھ مانگی مرادین ملتی ہین اس عرس مین
آتی ہین روتی ہوئی جاتی ہین ہنستے شادمان

اسطرف ایسی بہارین اوسطرف حکم خدا
جلتی ہی سر پیٹتی اس بزم سے عمر روان

کچھ خبر بھی ہی تجھے اے دل یہ کسکا عرس ہی
پائی اس محفل نے کس سے یہ زیب و عز و شان

طالب مطلوب یزدان حضرت فضل رسول
مورد فضل رسول و رحم خلاق جہان

سالک راہ حقیقت رہبر و مقصود شرع
رہنمای گمرہان و پیشوای مرشدان

حاکم اہل فروع و عالم رمز اصول
واقف حال حقیقت کاشف سر نہان

حامی دین پیمبر ماحی بنیاد کفر
زاہد زین عبادت واعظ شیوا بیان

آفتاب چرخ علم و ماہتاب برج حلم
گوہر درج شرف یاقوت کان عز و شان

شاہ اقلیم جلال و خسرو تخت کمال
نائب شاہنشہ کونین فخر مرسلان

انجمن آرای شرع و شمع بزم معرفت
زینت بستان فقر و زیب گلزار جنان

سیف مسلول حقیقت فارس مضمار فقر
طلعت شمع ہدایت مقتدای سالکان

مزرع اسلام کو ابر کرم ذات جناب
خرمن ادیان باطل کو ہی برق بے امان

حاضر مس علی ہین بہت ارباب علم
وہ پڑھون مطلع کہ سنکر سن ہون سب اہل زبان

مطلع

گر کبھی فرمائے تو توحید واحد کا بیان
کہدی ہندوئے فلک بھی ٹھیک ہی یہ کیمان

دی خدای پاک نے تجھکو حیات بے ممات
لائیموتون ہے تیری شان مین ای جان جان

دین پیغمبر کو تیری ذات سے ہے تقویت
تیری جلودن سے منور خطۂ ہندوستان

تیری اچھے ہونے مین کسکو ہی جائے سخن
تیری مرشد کی ہین مرشد حضرت اچھی میان

ملحدونکو بات تیری سیف ہے جبار کی
معتقد کو قول تیرا موجب امن و امان

دے جو کچھ دینا ہو تجھکو اسکی جلدو مین مجھی
تیری در پر لیکر آیا ہون قصیدہ ارمغان

ہو دعائے خیر میری دین و دنیا کی قبول
یہ صلہ پاؤن شہا تیرا گدائے آستان

اے حسن اب کر دعا اللہ سے با التجا
کیا عجب ہے گر کہے آمین گروہ قدسیان

یا خدا جبتک ہے مہر و ماہ مین جلوہ گری
دہر مین قائم رہے جبتک یہ دور آسمان

کنج خلوت مین ہو جبتک زاہد گوشہ نشین
شمع کو حاصل ہین جبتک انجمن آرائیان

کعبہ کی در پر ہی جبتک فرق زاہد سجدہ ریز
شاغل حمد خدا جبتک رہین کروبیان

جلوۂ وحدت رہے کثرت مین جبتک آشکار
صوفیون کا دہر مین جبتک ہے نام و نشان

مولوی عبد قادر زیب سجادہ رہین
تابع فرمان والا ہو ہر اک پیر و جوان

دے مدد اقوال والا کو کلام اللہ پاک
پیش حضرت قول دشمن کا ہو شاخ زعفران

اونکی دشمن کو ہمیشہ کلفت و کربت نصیب
جو دعا گو ہین رہین فرحت نصیب و شادمان

یہ قصیدہ نذیر احمد خان دہلوی مقلد سید احمد خان کوہلی کی قطعہ کر دمین ہی

توانائی نہین صدمہ اوٹھانے کی ذرا باقی
نہ پوچھو ہائے کیا جاتا رہا کیا رہ گیا باقی

زمانہ نے ملائین خاک مین کیفیتین ساری
بتادو گر کسی شے مین رہا ہو کچھ مزا باقی

نہ اب تاثیر استغنا طلسم حسن خوبرویان مین
نہ اب دلکش نگاہ ہو نہین رہا دل کھینچنا باقی

نہ جوبن شوخیان کرتا ہی اونچی اونچی سینون پر
نہ نیچی نیچی نظرون مین ہے انداز حیا باقی

کہان وہ قصر دلکش اور کہان وہ دلربا جلسے
نہ اس کا کچھ نشان قائم نہ اوسکا کچھ پتا باقی

کہان ہین وہ جو چلا کرتے تھے جنکے نام کو سکّے
نشان بھی ہے زمانہ مین اب اونکے نام کا باقی

کہان ہین وہ کہ جنکے دم سی تھے آباد لاکھون گھر
خدا شاہد ہے جو اونکی قبر کا بھی ہو پتا باقی

شجاعت انکے سر پر ڈالتی ہی خاک سیداکی
نہ کوئی صف شکن باقی نہ کوئی سورما باقی

سحر جا کر لو سحر دیکھا تو سناٹا نظر آیا
وہ محفل جسمین شب کو تھی نہ تل رکھنے کی جا باقی

نہ کل تک نیند آتی تھی جنھین بے فرش گل سے گل
نہین آج اون عزیزون کے گھرون مین بوریا باقی

جنھین سب جان جان کہتے تھے خبر جان جاتی تھی
فنا کے ہاتھ سے گو دن رہی اونکی بقا باقی

مبارک دل مبارک آرزو ہی حکم عنقا مین
نہ اب وہ دل ہی باقی ہے نہ دل کا مدعا باقی

خدا ہی جانے کیا کیا گل ہوئے اور کس طرح مٹی
خبر کی جب خبر پائین کہ ہو کچھ مبتدا باقی

کسی کو ذکر بھی کرتے نہ دیکھا اونکا عالم مین
زبان حال پر شاید ہو کچھ یہ ماجرا باقی

عبث ہم یاد کرکے رو رہی ہین آج پہلون کو
ہمین کل رو ئینگے پچھلے اگر ہے یہ فنا باقی

یہ دو آنکھین ہین رونا سیکڑون کا روئین کس کس کو
یہ اک دل غم بہت پھر غم نہ رہجائینگے کیا باقی

یہ مطلب ہے کہ ان باتون سے مطلب ہی نہ رکھین ہم
ہمین کیا مر گیا کوئی کہ کوئی بچ رہا باقی

جو کوئی مر گیا تو حکم ہی سے جان دی اوسنے
جو کوئی بچ رہا تو حکم ہی سے بچ رہا باقی

یہ جینا کیا مرے گر آج تو کل دوسرا دن ہی
مرین اوس زندگی پر جو رہے بعد فنا باقی

وہ پیاری زندگی کیا ہے یہی اسلام کی دولت
یہ ہے وہ بے بہا نعمت رہے جو دائما باقی

فنا کی تاب مہر و ماہ روشن ہو زمانے پر
مگر اسکا اوجالا رات دن ہے ایک سا باقی

یہ سچ ہی ضعف کی حالت مین ہی اسلام بیشک بھی
مگر اب بھی ہے اسکی اگلی شوکت جا بجا باقی

ابھی بڑھ جو گرنگی چلی آتی ہین آوازین لو
ابھی تک گونج کسریٰ مین ہے وہ زلزلا باقی

چمکتی ہین ابھی تک بدر کی میدان مین تیغین
ابھی تک نہین ہے ابتک بجلیونکا کوندنا باقی

مسلمان قبر مین بھی ہین فدا صدیق اکبر پر
ابھی تک یہ اثر ہے حب یارِ غار کا باقی

ابھی تک خاک کے نیچے بہادر کانپ اٹھتے ہین
ابھی تک صولتِ فاروق کا ہے دبدبا باقی

غنی کی شرم کے جلوے مسلمانونکے دلمین ہین
مسلمانونکی آنکھونمین ہے ابتک وہ حیا باقی

ابھی ہے نعرہائے شیر حق کی گونج کانون مین
ابھی ہے ہیبت مرحب کش و خیبر کشا باقی

مسلمانونکی تلوارون نے جو قبضے بٹھائے ہین
رہیگا اونکا پھل ان باغیون پر دائما باقی

بیان شوکتِ اسلام پورا ہو نہین سکتا
فنا ہو جائینگے ہم ذکر یہ رہجائیگا باقی

مٹائین شوق سے اسلام کو اسلام کے دشمن
وہ خود مٹجائینگے اور یہ رہیگا دائما باقی

اگرچہ اسکی تلوارون نے بے گنتی ہی چھانٹے ہین
مگر بدخواہ اسکے پھر بھی ہین بے انتہا باقی

قدم رکھین تو رکھین پھونک کر اسلام کے رہرو
ابھی منزل مین ہے کانٹونکا کھٹکا جابجا باقی

مٹایا چاہتے ہین دین کو ایمان کے دشمن
ابھی مرمٹ گئے ہین شیطانسے بے انتہا باقی

کہین تقلید کے انکار پر سو سو دلیلین ہین
کہین دعوے کہ چھوڑینگے درود و فاتحہ باقی

کہین پابند دونون ہاتھ کا رفع یدین اتک
کہین بالجہر آمین پر ہے فریاد و بکا باقی

کسی جا بعد مردن خاک کہدینا آنکا بر کو
کہین توہین قبر انبیا و اولیا باقی

کسی جا یا رسول اللہ پر ہے شرک کا فتوے
کہین کوشش نہ رکھین ذکر استمداد کا باقی

کہین تسلیم پر شش مثل کے انکار سے منکر
کہین تفہیم پر امکانِ کذبِ کبریا باقی

رواج ذکر محبوبان حق پر حجتین قائم
جواز محفل میلاد پر چون و چرا باقی

لڑے جاتی ہین مرغی پر کٹے مرتے ہین بکری پر
ذرا دیکھین تو ہے ایمان کا بھی کچھ پتا باقی

انھین بیکار باتون پر جھگڑ کر یہ ہوا حاصل
بجائے دین و ملت صرف جھگڑا رہگیا باقی

یہانتک باغیون نے فرع مین شاخین نکالی ہین
کہ اونکی اصل مین اب کچھ نہین غیر از خطا باقی

تبرے کی کہین بوچھار یاران عجب پر
کہین آل نبی سے ہے تعلق رنج کا باقی

یزید اس کام کو اک سال کرکے نار مین پہنچا	یہان ہر سیکڑون سالونسے نقل کربلا باقی
وہ پردیسی مسافر تخت سی اونکو غرض مطلب	ابھی پھر نمونہ ہی یہ کسکے تخت کا باقی
یتا شیں یا جو کب تھی سید مظلوم کی جانب	کہ جسکا جا بلو ٹمین ہی ابھی تک پینا باقی
کہانتک سر فتح ظالم کی بنائی جائیگی صورت	شہ مظلوم سی کینہ رہیگا تا کجا باقی
محبت کا ہی دعوی آل سی پر دیکھنا یہ ہے	عداوت کا دقیقہ کوئی انسے رہگیا باقی
تو ہب اور تشیع سی ہوا جو کچھ ہوا سکین	نہ رکھا نیچریت نے ذرا تسمہ لگا باقی
اگر دعوی مراحتاج حجت ہی تو سن لیجے	کلام اوسکا نہین جسکو غم روز جزا باقی

اشعار مسٹر نذیر احمد مع رد

مسیحا کون سر سید بکاری سب مین کہتا ہون	قال	صدوسی سال رکھو اور اوسکو ایجنڈ ابا قی
مسیحا کہتے جاؤ اور جینے کی دعا مانگو	اقول	مگر ہی اپنے مذہب پر تمہین غم دار کا باقی
مسیحا پھر بنانا پہلے کھو دواس رسُولی کو		ابھی تو ہی اوسی اپنا علاج اپنی دوا باقی
نہین زیبا بتائی کوئی بلبل اپنے اُلو کو		رہی جسوقت تک وہ صورت نکبت فزا باقی
بھلا ہی یا بُرا یہ جانے یا اسکا خدا جانے	قال	مگر ہے کوئی اسکی شانکا اسکے سوا باقی
نبی اسکو کہا تمنے خدا اوسکو بنا لیتے	اقول	جو ہوتا کوئی اس انداز کا اسکے سوا باقی
تمہاری فکر نازک مین وجود اوسکا جو قائم ہو		تم ابھی جانلو اک اور ہے اس ننگ کا باقی
عقائد مین کسیکے دخل دینے کی ضرورت کیا	قال	قیامت کو بھی رہنے دوگے کوئی فیصلا باقی
عقائد سے کسیکے بحث کیا اتنے ہی کہنے پر	اقول	ذرا اے پردہ والے دیکھ کچھ پردہ رہا باقی
بظاہر بھولی باتین اور باطن مین غضب گھاتین		ابھی دنیا مین ہین عیار نادانی نما باقی
یہی اک فرد اکمل ہی کہ جسکو دیکھکر جانا	قال	ہماری ناؤ کا بادی ہی اجتک ناخدا باقی
تمہاری ناخدا نے ڈوبتو گنگا اوٹھائی ہے	اقول	بچھوڑیگا بچھوڑیگا یہ بیڑیکا پتا باقی

انکار روا دیکار رد
تو اس حالت میں
فضا میں اس
اعتراض سے
بری ہو جکا
حسن

تم اپنی ناؤ کا لنگر اگر اوسکو تھما بیٹھے		سمجھ رکھو کہ بس اب ڈوبنا ہی رہگیا باقی
جز اک اللہ خیرا قوم کی اصلاح حالت مین	قال	وقیقہ ایک بھی تو نے نہین رکھا اوٹھا باقی
کریگا دین مین جو شر نہ ہرگز خیر پائیگا	اقول	عبث رکھتے ہو تم پیری خدا سے آسرا باقی
رہی اصلاح اوسکی کیفیت صورت سے ظاہر ہے		کہین ہے چکنے گالو نپر محاسن کا پتا باقی
خدا نے تجھکو پہنچایا ہے اون اعلیٰ مراتب پر	قال	فزون تر جنسے اب کوئی نہین ہے مرتبہ باقی
طریق مختصر پر گر تری القاب یکجا ہون		تو مشکل ہے کہ ابجد مین رہے حرف ہجا باقی
معاذ اللہ الوہیت پہ تمنے مہربانی کی	اقول	خدا نے تجھکو کہکر رکھ لیا یہ مرتبہ باقی
جو بچی ہجو سچے عیب لکھے کوئی کوی کے		بہت مشکل ہے رہجائے کوئی حرف ہجا باقی
مگر معلوم ہے تجھکو مسرت کچھ نہین اسکی	قال	کہ تو ہے دردمند قوم اور تیرا گلہ باقی
ہے اوسکے واسطے دنیا بہشت اوسکو الم کیا ہے	اقول	غلط بالکل غلط اب بھی ہو کچھ اوسکا گلہ باقی
محال عقل ہے تجھکو ہو اس دنیای فانی مین	قال	سوائے قوم کوئی آرزو یا التجا باقی
محال عقل ہے بیشک کہ اب دنیا مین کوئی کو	اقول	سوائے زر ہو کوئی آرزو یا التجا باقی
نہو بیدل اور اپنی ہی کیے جا صرف ہمت بس	قال	کہ سب کے سر پہ اب تو ہی ہے اک بوڑھا بڑا ! باقی
تمھین انکار ہے جسکا یہ اوسکا اک خلیفہ ہے	اقول	وہ اس بوڑھے کے سر پر بھی ہے اک بوڑھا بڑا باقی
اگر انعام کی تجھکو توقع ہے تو باور رکھ	قال	خدا کے پاس ہے تیری جزا تیرا اصلہ باقی
خدا اوس سے مسلمانو نکو اپنے حفظ مین رکھے	اقول	خدا کے پاس ہے اسکے لیے جو کچھ صلا باقی
تجھے رو ئیگی سر پر ہاتھ رکھکر قوم بدقسمت	قال	اور اوسکو دیکھ لیگا جو کوئی جیتا رہا باقی
کہو عیسی صد و سی سال جینے کی دعا مانگو	اقول	پھر اوسکی لاش پر رونیکا بھی ہے آسرا باقی
نہو وین کارگر لاکھ تدبیرین تو کیا پروا	قال	ابھی سب سے بڑی باقی ہے تدبیر دعا باقی
طولے مین اگر لتیاؤ کی ٹھہری غضب آیا	اقول	وہ سنکر ہے دعا کا آپ کے لب پر دعا باقی

اختتام ردّ اشعار مسٹر و آغاز حال پیر نیچر و مقلدان پیر نیچر

اسے کہتے ہین خضر قوم بعض احمق زمانہ مین یہ وہ ہے اٹھ گئے کم کر کے جو کچھ رہگیا باقی
مزار پیر نیچر پہ ہی بھی نکلے گی صدا یہہ ہم چڑھا جاؤ گرہ مین ہو جو کچھ پیسا ٹکا باقی
نئے ہمدرد یان ہین لوٹکر ایمان کی دولت نہ چھوڑا قوم مین افلاس عقبیٰ کے سوا باقی
ظروف میکدہ توڑ کے جو چنکر تعصب نے سب الٰہی رہگیا کسطرح یہ چکنا گھڑا باقی
مرید و نیز جو پھیرا دست شفقت پیر نیچر نے نہ رکھا دونون گالو نپر پتا بھی بال کا باقی
مسلمان بنکے دھوکا دے رہا ہے اہل ایمان کو یہی ہے ایک پہلے وقت کا بہروپیا باقی
غضب ہے نیچری حسن خرد پر ناز کرتے ہین نہین کیا شیر پور مین کوئی انکی جوڑ کا باقی
علیگڈھ کی سفر مین صرف کر دی دولت ایمان بتاؤ مجھکو زیر مد باقی کیا رہا باقی
گیا ایمان تو داڑھی بھی پیچھے سے روانہ کی پرانی رنگ کا اب کیون رہے کوئی پتا باقی
بیا بوئی بہ ہر کوچہ و بر سر رخ سر پوشے کہو اب بھی مسلمان ہو نہین کچھ رہگیا باقی
عقب مین ہے اگر کتا تو پھر مین کیا کہون کیونکے جو آگے ہے تو انکا ہے یہی اک پیشوا باقی
مشایخ تو مشایخ ہین کرامت تو کرامت ہے انھون نے انبیا مین بھی نہ رکھا معجزہ باقی
یہ منکر اسکے منکر اوسکے منکر سب کے منکر ہین سمجھ لیجے کہ سارے کلمہ مین ہے حرف لا باقی
رسولی کو رسالت کی سند سمجھے ہین کیا جاہل نہ رکھا جو نبی کہنے مین کوئی مرحلہ باقی
قطعہ
کیا تو یار سل ایمان کاسی ایس آئی کو ٹا ہے اوسکے تو ٹنے کا دلمین اندیشہ رہا باقی
لگائی احتیاطاً چار جانب از داڑھی کی اور اتنے وزن کی محصول مین بھی تھی بچا باقی
عجب ہے نیچری بیوقت کی کیونکر اڑاتی ہین اگر تم نیچری دیکھو نہ پاؤ گے صدا باقی
جو مرغی کی گلے کو گھونٹنا جائز سمجھتے ہین او نھین پھر حرمت و حلت سے کیا مطلب رہا باقی
چھری کا نٹا لیے مردار مرغی سے جو لڑتے ہون پھر ایسو نکی شجاعت مین رہا کیا مرحلہ باقی
الٰہی نیچر حیرت ہے کہ کوئی بالخوارہ ہے سر مو بھی نہ رکھا جسنے داڑھی کا پتا باقی
جسے تھی تھین وقت بذلہ سنجی غیر قومین سب سوائے ڈیم فول اوس ہو نٹو مین انکی بھی باقی

علم انکی مسلمانوں کی ہین اور انسی ظاہر ہے
برائے نام اب اسلام انمین رہگیا باقی

مذہب و ملت سی غفلت مین کہا گیا کیا
نہ یاد کبریا باقی نہ ذکر مصطفٰے صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باقی

قریب پاس جاکر دور ایمانسے ہوئے اکثر
جو دوراس پاس سے ہیں بپاس دین انکو رہا باقی

ملی ہے زک بد مذہبوں کو اہل سنت سے
مگر اب بھی ہے وہ جرأت وہ ہمت حوصلا باقی

اگر ایمان رکھتے ہوں تو وہ ایمان سے کہدین
جو دلمین منصفی آنکھوں مین ہو شرم و حیا باقی

ثبوت حق مین اہل حق کی تحقیقات کی کیا کیا
کوئی ایراد کوئی شبہ کوئی شک رہا باقی

معاند اہل سنت پر اگر پا جائینگے قابو
مسلمانی کا عالم مین نہ چھوڑینگے پتا باقی

حسن پہلے تو کرتا ہے دعا انکی ہدایت کی
نہ ہو منظور تو انکو فنا فرما دے یا باقی

اشعار متفرقات

یہ رحمت ہے کہ بیتابانہ آئینگے قیامت مین
جو غل پہنچا گرفتاران اُمت کے سلاسل کا

ہے جمال حق نما بارہ اماموں کا جمال
دیگر
اس مبارک سال مین ہے ہر مہینہ نور کا

ملک ہفت آسمان کے جبہہ سا ہین
دیگر
تعالے اللہ یہ رتبہ آستان کا

ابھی روشن ہوں میرے دل کی آنکھین
جو سرمہ ہو غبار آستان کا

حسن ہمکو نہین خوفِ معاصی
سہارا ہے شفیع عاصیان کا

خوف محشر سے ہے فارغ دلِ مضطر اپنا
دیگر
کہ ہے محبوب خدا شافع محشر اپنا

داغ دل یاد دہان شہ مین مرجھائینگے کیا
دیگر
جن کو دین کوثر سے پانی گل وہ کمہلائینگے کیا

جس قدم کا عرش پامالِ خرام ناز ہو
اوسکے نیچے موم یہ پتھر نہ ہو جائینگے کیا

جنکی پیاری اونگلیونسے نور کے چشمے بہے
اونسے عصیان کے سیہ نامے نہ دھل جائینگے کیا

کوثر و تسنیم کے مالک ہین ہمارے شاہ کے
حشر کے دن پھر ہمین پیاسے بھی رہجائینگے کیا

دیگر

کیا بیان ہو عز و شان اہل بیت — کبریا ہی مدح خوان اہل بیت

دیگر

لاش سیری ہو تری یارب بیان کوئی دوست — پڑتی ہو اوڑاوڑ کی گرد رہ والن کوئی دوست

دیگر

مولی دکھا دو جلوہ دیدار الغیاث — بے چین ہی بہت دل بیمار الغیاث

دیگر

کیا خوف ہو خورشید قیامت کی تپش کا — کافی ہے ہمین سایۂ دامان محمد صلے اللہ علیہ وسلم

ہوتی ہین فدا مہر و قمر حسن بیان پر — پڑھتا ہون جو مدح رخ تابان محمد

دیگر

رنگ چمن آرائی اوڑانے کی ہوا مین — چلتی ہی صبا دامن مولی سے لپٹکر

دیگر

رو رہا ہون یاد دندان شہ تسنیم مین — عین دریا مین ہی مجھکو آب گوہر کی تلاش

سایۂ نخل مدینہ ہو زمین طیبہ ہو — تخت زرین کی مجھے خواہش نہ افسر کی تلاش

چھوڑکر خاک قدم اکسیر کی خواہش کری — خاک مین ملجائی یارب کیمیاگر کی تلاش

اون لبون کی یاد مین دلکو فدا کیجے حسن — لعل پتھر ہی کرین ہم خاک پتھر کی تلاش

دیگر

ہے شادی تجلی جانان مآل عشق — کیونکر نہو خوشی سے گوارا ملال عشق

اچھول ساقیا کہ گل داغ کھل گئے — آئی ہی جوش پہ بہار جمال عشق

جسکو یہ سرفراز کرے دار ہو نصیب — کیا کیا بیان کیجیے اوج و کمال عشق

مدہوشیون کے لطف اوٹھاؤن مین اے حسن — دلپر مری گرے کہین برق جمال عشق

دیگر

شمس العلما امام اعظم — بدر الفقہا امام اعظم

مقبول جناب مصطفائی — ہے محبوب خدا امام اعظم

چالیس برس نہ سوئی شب بھر — تاج العرفا امام اعظم

گمراہ ہون کس طرح مقلد — ہین راہنما امام اعظم

دیگر

کیا ہون کیا ہین مرے پیارے نبی کی آنکھین — دیکھین ان آنکھون نے نور ازلی کی آنکھین

نیم وا غنچۂ اسرار الٰہی کہیے — یا یہ ہین نرگس باغ ازلی کی آنکھین

دھل گئی ظلمت اعمال پڑی جسپہ نظر — عین رحمت ہین شہ مطلبی کی آنکھین

چشم بد دور عجب آنکھ ہے ماشاء اللہ
ہمنے دیکھین نہ سنین ایسی کسیکی آنکھین

دیگر

کس کا جلوہ نظر آیا مجھکو
آپ مین دل نے نہ پایا مجھکو

لب و حسن نمکین کے آگے
نمک و قند نہ بھایا مجھکو

اے مرے ابر کرم ایک نظر
آتش غم نے جلایا مجھکو

جب اوٹھا پردۂ غفلت دل سے
ہر جگہ تو نظر آیا مجھکو

پردہ کھل جائیگا محشر مین مرا
گر نہ دامن مین چھپایا مجھکو

کیون کھلی رہتی ہے چشم مشتاق
کون ایسا نظر آیا مجھکو

کیا کہون کیسی وہ صورت تھی حسن
جس نے دیوانہ بنایا مجھکو

دیگر

گلو دیکھو ہمارے گل کو رنگت ہو اور ایسی ہو
قمر میری نظر سے دیکھ طلعت ہو اور ایسی ہو

دیگر

تمہارا نام خدا تیرا تو کیا کہنا کہ خالق کو
تری پیرو بھی پیاری ہین محبت ہو اور ایسی ہو

دیگر

یارب وہ دل دے جسمین کسیکی ولا نہو
غیر خدا نہو کوئی جز مصطفےٰ نہو

صورت بنائی حق نے تری اپنے ہاتھ سے
پیاری ترا نظیر نہ پیدا ہوا نہو

اے بوالہوس نصیب تجھے کیمیا کہان
جبتک تو خاک پائے حبیب خدا نہو

یارب وہ نخل سبز رہے جسکی شاخ مین
جز داغ عشق اور کوئی گل کھلا نہو

دیگر

معاذ اللہ اوسکو عذاب حشر کا غم ہو
کہ جسکا حامی دیا ور جناب غوث اعظم ہو

لب جان بخش نے دی جان تازہ دین و ایمانکو
محی الدین نہ کیونکر پھر تمہارا اسم اعظم ہو

جلا دیتے ہو مردونکو دل مردہ جلا دیجے
تم اس امت مین شاہا یادگار ابن مریم ہو

دیگر

اصحاب پاک مین ہے شمار معاویہ
کیونکر بیان ہو عز و وقار معاویہ

دیگر

آپ ہین ختم رسل ختم رسالت مہر ہے
آپ آئینہ ہین وہ تصویر پشت آئنہ

گر رسالت کی گواہی چاہئے ختم رسل
بول اوٹھا طوطی تصویر پشت آئنہ

دیگر

فانی فانی ہستی فانی
باقی باقی باقی فانی

دیگر

ہستی کی پھر ہستی کیا ہو — ٹھہری جب یہ فنا بھی فانی
نفس کا فخر ناز ہے کس پر — ہے سب رام کہانی فانی
غبار یکسان کو کوئی پہنچا دی مدینہ تک — لپٹا ہے ہر ایک دامن سے سب کے پاؤن پڑتا ہے
میرا تیرا کب تک پیارے — مین بھی فانی تو بھی فانی ہے
طعمۂ خاک ہین شاہ و گدا سب — تخت و تاج و گدائی فانی
نیست ہین سب یہ مجنون عاقل — صحرا فانی بستی فانی
دیکھے حال حباب و شرر کو — دم مین ہو گئی ہستی فانی
ایک بقا ہے ذات خدا کو — باقی ساری خدائی فانی

دیگر

قول حسین حسن قول حسن ہے
باقی باقی باقی فانی

تواریخ

تاریخ طبع نتیجۂ فکر عرش پیمایہ عالیجناب اعلیحضرت مجدد مائۃ حاضرہ قبلہ و کعبہ مولٰنا مولوی حاجی محمد احمد رضا خان صاحب قادری برکاتی

مدظلہم الاقدس

قوت بازوی من سنی نجدی فگن — حاجی و زائر حسن سلمہ ذو المنن
نعت چہ رنگین نوشت شعر خوش آئین نوشت — شعر گو دین نوشت دور ز ہر زیب و ظن
شعر ز شعرش عیان عرش بہ بیتش نہان — سنہ را جو ز جان نجدیہ را سر شکن

قلقل این تازہ جوش بادہ بہنگام نوش — نور فشاند بگوش شہد چکان در دہن
کلک رضا سال طبع گفت بافضال طبع — زانکہ ز اقوال طبع کلک بود نغمہ زن

اوج بہین مدحت جلوہ گہ مرحمت ۱۳۲۶ھ — عافیت عاقبت باد نوائے حسن ۱۳۲۶ھ

باد نوائے حسن باب رضائے حسن ۱۳۲۶ھ — باب رضائے حسن بازہ جلب منن ۱۳۲۶ھ

بازہ جلب منن بازو بخت قوی ۱۳۲۶ھ — بازو بخت قوی نیک حجاب محن ۱۳۲۶ھ

نیک حجاب محن فضل عفوّ دنبی ۱۳۲۶ھ — فضل عفوّ دنبی حبل دی حبل من ۱۳۲۶ھ

ولہٗ زید مجدہٗ

نعت حسن آمدہ نعت حسن ۱۳۲۶ — حسن رضا باد بزین سلام ۱۳۲۶

اِنَّ مِنَ الذَّوقِ سحر ہے ۱۳۲۶ — اِنَّ مِنَ الشِّعرِ لحکمۃ تمام ۱۳۲۶ھ

کلک رضا داد چنان سال آن ۱۳۲۶ — یافت قبول از شہ راس الانام ۱۳۲۶ھ

نتیجۂ فکر گوہر درج سخن پروری اختر برج سخن گستری صاجزادہ محمد مصطفٰے علیخانصاحب بہادر شمرؔ پرائیویٹ سکرٹری دربار رامپور

یہ مضمون ہای دلکش وہ حسینان پوش ہین — ادائین جنکی جان پرور ہین جنکا بانکپن اچھا
مشام جان معطر ہی عجب گلہای معنے ہین — صفات مصطفےٰ مین کھل رہا ہی یہ چمن اچھا
یہ کیون ارباب معنی دم بھرین حسن مضامین کا — مصنف شاعر شیرین بیان لطف سخن اچھا
شمرؔ مین نی بھی لکھا خوب سال طبع کا مصرع — چھپا ہی نعت سرور مین یہ دیوان حسن اچھا ۱۳۲۶

نتیجۂ فکر ارجمند سید محمود علی صاحب عاشقؔ وحمد بریلوی شاگرد مصنف

رنگین ہی کلام پاک استاد — گلزار لکھون حسین کہون مین

جب ہوس طبع کی مجھے فکر
حمد و نعت و منقبت مین یہ کتاب
کیا ہی پیارا نام ذوق نعت ہے
نعت پاک اور اس طرح کی آبدار
یا خدا اس کے مصنف پر مدام
طبع دیوان کے لکھے سن حمد نے

ایضاً

افکار خوش حسین کہون مین
آپ ہے اپنی نظیر اپنا جواب
ہے کلام اس مین سراسر انتخاب
جسکے آگے آب گوہر آب آب
بے شمار اکرام رحمت بیحساب
ہر غزل ہے بے بہا و لاجواب
۱۳۲۶ھ

ایضاً

ختم کرد استاد من دیوان نعت
آفرین صد آفرین دائم بخوان
چون سن طبعش ز ہاتف خواستم

حمد شکر خالق اکبر بگو
مرحبا صد مرحبا اکثر بگو
گفت زیبا مدح پیغمبر بگو
۱۳۲۶ھ

نتیجہ شاعر گرامی حکیم سید برکت علی صاحب نامی تلمیذ مصنف

کلام حضرت استاذ اکرم
کمال لمع محبوب خدا چید
باین معنی اشارت کرد نامی
۱۳۲۶ھ
گزین شمع نور مجتبے اچین

کمال شعر و شرع او دو باہم
بشعرش شرح محبوب خدا دید
بدو مصرع سنہ تاریخ گرامی
۱۳۲۶ھ
ثمر لمع محبوب خدا چین
۱۳۲۶

ولہ

حسن نے اپنا دیوان طبع کر کے
یہ دیوان ہے کہ ہی روح فصاحت
مین گویا دامن یوسف مین کلیان
کہا ہاتف نے سال طبع نامی

سخن سنجون پر اک احسان کیا ہی
بلاغت جان سے اس پر فدا ہی
زمین شعر مین مضمون کیا ہی
یہ دیوان ہے کہ عمر خضر ہی
۱۳۲۶ھ

استاد نے وہ رنگین دیوان نعت لکھا	ولہ	ہر ایک کی زبان سے نکلی صدائے تحسین
ہر شعر مین مہک ہے خوشبوئے احمدی کی		اس باغ نو فضا مین کیا کیا بہارین دیکھین
کی فکر سال دیوان جب نامی حزین نے		آئی ندائے ہاتف خوش ہوگئے شہ دین

نتیجہ مکرم والا ہمم شاعر رنگین مقال حافظ کلام ذوالجلال جناب قاضی حافظ تاج احمد صاحب خلف رشید والا جناب قاضی مہربانعلی صاحب تحصیلدار بہادر ضلع بریلی تلمیذ حضرت داغ وحضرت مصنف

دیوان حسن کا آج وہ پیش نظر ہوا		مرقوم جس مین نعت رسول قدیر ہی
مقبول خاص و عام ہو کیونکر نہ یہ کلام		دلکش ہے دلفریب ہے اور دلپذیر ہے
طرز سخن نئی ہے نرالے بیان سے		رشک کلام حضرت داغ و امیر ہی
تاریخ طبع کی مجھے محشر ہوئی جو فکر		آئی ندا چھپا سخن بے نظیر ہی ۱۹۰۸ء

دیگر باصنعت تعمیہ داخلہ بشمول لام

آج وہ نعت کا چھپا دیوان		جس کا ہر شعر باب رحمت ہی
دل سے محشر لکھا قلم نے یہ سال		مطلع آفتاب رحمت ہے

نتیجہ شاعر شیرین زبان مداح سرور انس وجان جناب سید محمد قاسم علی صاحب خواہان بریلوی تلمیذ حضرت فخر جان

کیا پر صفا کلام ہے کیا دلربا کلام		نعت شریف کا ہے عجب واہ وا کلام

کار حسن رضائے خدا و رسول ہے	مقبول وہ ہر کیون نہ ہو یہ خوشنما کلام
صل علیٰ جو نعت کہے تیری ہی کہے	قابل درود کے ہے سخن تیرا کلام
جو کچھ لکھا ہے تو نے سراپا درست ہے	ہرگز نہین خلاف شریعت ہے لا کلام
جو کچھ کہا خدا نے ثنائے حبیب مین	ویسا ہی نعت مین ہے ترا مرحبا کلام
میرا کہان یہ مونھ کہ کرون تیرا وصف میں	ہرگز کسی سے ایسا نہ دیکھا سنا کلام
مین کیا ثنائے بندش مضمون رقم کرون	ہے حسن طبع پر ترے واصف ترا کلام
محنت تری وصول ہو تجھکو صلہ ملے	مشہور یا الٰہی ہو یہ جابجا کلام
تاریخ سال طبع کی خواہان نے یہ کہی	ہے عاشق نبی خدا کا بنا کلام ۲۶ ھ ۱۳

ایضاً

مضامین نعت آنچنان دلکش ست	کہ جذب دل میکند کار شست
ندا داد ہاتف چو کردم خیال	ضیو نعت تاریخ خواہان خوش ست ۱۳۲۶

قطعہ تاریخ جناب حکیم منشی اعجاز احمد صاحب قیصر مرادآبادی شاگرد جناب مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

قربان کلام پاک استاد	قیصر ہے یہ نعمت بہشتی
دل نے پایا جو اس سے آرام	تاریخ ہے راحت بہشتی ۱۳۲۶

نتیجہ طبع سخنور منشی مظہر حسین صاحب مظہر شاگرد حضرت مصنف مرحوم

وہ دیوان لکھا میرے استاد نے	کہ رنگینیون پر ہین صدہا چمن
سن طبع مظہر مین اس نعت کی	خیابان جنت کلام حسین

از تصنیف شاعر خوش فکر منشی اختر حسین صاحب صبا اختر تلمیذ حضرت مصنف مرحوم

حضرت استاد کا دیوان چھپا مجھسے گر پوچھے کوئی تاریخ طبع	کم ہے جو تعریف اس کی مین کہون گلشن شاداب خوبی مین کہون

ریختہ کلک شاعر خوش بیان منشی ہدایت یار خان صاحب قیس شاگرد جناب مصنف رحمۃ اللہ علیہ

اُستاد کا چھپ رہا ہے دیوان محبوب خدا کی شان مین ہے مرغوب ہے یہ کلام سارا	ہر وصف مین خوش ادا خوش اسلوب ہو قیس کو دل سے کیون نہ محبوب تاریخ بھی کہیے جملہ مرغوب

قطعہ تاریخ طبعزاد منشی دوارکا پرشاد صاحب حلم بریلوی شاگرد حضرت مصنف رحمۃ اللہ تعالی علیہ

واہ کیا نعت مین دیوان کہا بے بہا ہے یہ حسن کی تصنیف کیا کہیگا کوئی اس سے اچھا حلم تاریخ بھی ہے پاکیزہ	جسکی شہرت کا ہے چرچا گھر گھر اس کا ہر مصرع ہے سلک گوہر کیا لکھیگا کوئی اس سے بہتر خوب لکھی ہے یہ نظم اطہر

از تصنیف منشی برجموہن کشور صاحب فیروز بریلوی مختار شاگرد حضرت مصنف رحمۃ اللہ تعالی علیہ

گفتہ در نعت طرفہ دیوان ۔۔۔ عالم بجمال او شدہ شیدا
ہاتف پئے سال گفت فیروز ۔۔۔ دیوان بنوشتہ خوب استاد

از حضرت مصنف مرحوم مغفور

چھپ آج دیوان نعت شریف ۔۔۔ مرے دل کو حاصل ہے لطف سرور
دعائیہ تاریخ ہے اے حسن ۔۔۔ یہ مدح حسن ہو پسند حضور

بقیہ تواریخ دیوان

قطعہ تاریخ از حافظ حضور احمد خانصاحب آثم بریلوی تلمیذ منشی امیر احمد صاحب امیر مینائی لکھنوی وہوش مغفور بریلوی

بحمد اللہ کیا دیوان لکھا ہے نعت احمد مین ۔۔۔ کیا ہے کسطرح اظہار اپنے شوق بیحد کا
صدا ملتی کی ہے ترانے مرحبا کہین ۔۔۔ قلم بلبل بنا ہے گلشن نعت محمد کا
الٰہی فیض اوٹھائین عاشقان مصطفےٰ اس سے ۔۔۔ ہو شہرہ شرق سے تا غرب دیوان محمد کا
صلے مین نعت اقدس کے جنان دیجیو مصنف کو ۔۔۔ بنے ہر گوشہ جنت یا الٰہی اوسکے مرقد کا
لکھو مصرع برجستہ سال طبع کا آثم ۔۔۔ بہت زیبا لکھا دیوان حسن نے نعت احمد کا

دیگر

کیجیے تعریف کیا دیوان کی ۔۔۔ سنہ سے پاک واقعی پاکیزہ ہے
طبع کی تاریخ آثم نے لکھی ۔۔۔ دفتر نعت نبی پاکیزہ ہے

تاریخ نتیجہ افکار دربار ماہر فن جناب بریلوی مفتی حکیم عماد الحسن صاحب

محوزید مجدہ تلمیذ حضرت بسمل بریلوی شاگرد مرزا غالب دہلوی

جناب حسن شاعر خوش بیان — کہ بودہ رضاجوی مطلوب حق
نوشتست دیوان کہ تاریخ اوست — حدیث حسن نعت محبوب حق

از جناب فضائل نصاب مولوی قاضی حافظ حاجی محمد خلیل الدین حسن صاحب حافظ رئیس پیلی بھیت

بحمد اللہ حسن کا چھپ گیا دیوان نعتیہ — ہے عقبیٰ کے لیے روحوں کو لاثانی سفر توشہ
یہ روحانی سفر توشہ نظر آیا جو حافظ کو — کہا چھپنے کی ہے تاریخ روحانی سفر توشہ

دیگر

حسن پہنچے جو لیکر دفتر نعت — حضور کبریا ہشاش بشاش
سراپردے سے حافظ بہر تاریخ — ندا آئی حسن شاباش شاباش

تاریخ جناب محمود حسین خان صاحب ارشد کلرک اسسٹنٹ ہیلتھ آفیسر صاحب میونسپل بریلی شاگرد حافظ حضور احمد صاحب آثم بریلی

دیوان لکھا جناب حسن نے وہ نعت میں — ہر شعر جسکا ایک دُرِ لاجواب ہے
تاریخ اسکی طبع کی ارشد نے یہ لکھی — عمدہ یہ اک صفات نبی میں کتاب ہے

مختصر تذکرہ حضرت مصنف نور اللہ مرقدہ السامی از شاعر گرامی جناب سید برکت علی صاحب نامی بریلوی

سرگزشت عہد گل را از نظیری بشنوید
عندلیب آشفتہ تر میگوید این افسانہ را

چمنستان سخن کا وہ سرسبز و شاداب گلشن جس مین طرح طرح کے شگفتہ پھول طرح طرح کی کلیان طرح طرح کے غنچے تر و تازہ نظر آتے تھے آج ایک کملایا ہوا پھول بصد حسرت و حرمان نظر آرہا ہے کہ زمانہ کے ناگوار صدمون سے مرجھا گیا ہے آہ یہ پھول کونسا ہے یہ حضرت استاد زمن حسن بریلوی ہین جنکے کمال سخن کی خوشبو ونسے چمن شاعری مہک رہا تھا جنکی رنگینی کلام کی سرسبز و شاداب شاخین میدان سخن کو گھیرے ہوئے تھین جنکی زبان کی دلچسپیان ایک عالم پر سکہ بٹھائے ہوئے تھین جنکے محاورات کی بندشین عالم و عالمیان کو اپنا دارفتہ بنائے ہوئے تھین اور یون ہوتی آخر کس کیاری کے پھول تھے کس چشمہ سے سیراب ہوئے تھے یہ اپنے پدر بزرگوار اعلحضرت امام العلما حضور سید نا مولوی محمد نقی علیخان صاحب قدس سرہ العزیز کے خزائن علم و عقل سے مستفیض اور جواہر معانی و فضل سے بہرہ ور تھے اور سرچشمہ سخن فصیح الملک بلبل ہندوستان حضرت اوستاد داغ دہلوی مرحوم کی نہرونسے اپنے گلستان شاعری کے پودون کو سینچا تھا ایک مدت تک ریاست رامپور مین رہکر استاد کو گلشن سخن کی گلچینی فرماتے رہے اور بریلی آکر اپنے اخی معظم مرکز دائرہ علوم مجدد مائۃ حاضرہ عالم اہلسنت حضرت مولنا مولوی حاجی مفتی جناب محمد احمد رضا خانصاحب قبلہ ادام اللہ تعالی برکاتہم وافضالہم کی صحبت سے فیض معنوی حاصل کیا کیے غرض ۲۲ ربیع الاول ۱۲۷۶ھ سے ۳ شوال ۱۳۲۶ھ تک اسی معزز گھر مین
تاریخ ولادت — تاریخ وصال
نشو و نما پائی اللہ اللہ خوش قسمتی دیکھیے کہ سال گزشتہ ہی مین حج بیت اللہ کے اہم فرض کو پورا کر کے ایکبار سچے اور پاک قلب کو زیارت حرمین طیبین کے چمکتے ہوئے نور سے منور کیا اوس سچے نبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی سچی محبت نے اونکے دل پر ایسا گہرا اثر کیا کہ واپس آکر دنیوی کامون کیطرف نگاہ اوٹھا کر نہ دیکھا آتے ہی لونکے جذب محبت نے اونکو طبع دیوان نعت پر آمادہ کر دیا

اور اشاعت شروع کرادی انشاء اللہ العظیم سرکار کریم سے وہ حسن قبول پایا کہ دوران طبع ہی مین یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی کا حکم پہنچا وہ تو اچھے تھے اور انشاء اللہ الکریم بہت اچھے رہے مگر مہجورون پر گزری جو گزری اُف اس قیامت خیز سین کو نامی محزون کے قلم و زبان سے دلپذیر کہان قوت جو کچھ بھی لکھ سکے لہذا سلسلہ مضمون کو اس وعدہ پر ناتمام چھوڑ کر رخصت ہوتا ہے کہ اسکے بعد ہی جو کلام عاشقانہ حلیۂ اشاعت سے آراستہ ہونیوالا ہے بعونہ تعالی اوسمین اس مضمون کو پورا کردیگر اور اوسمین حضرت مرحوم کی تفصیل تصانیف مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالے

تاریخ وفات حضرت مصنف

از نتیجۂ طبع گرامی حکیم سید برکت علیصاحب نامی تلمیذ مصنف رح

نامی خستہ نالم بچہ درد
کوہ افتاد دریغا افتاد

دلم از فرقت استادم سوخت
از لبم چون نہ برآید فریاد

ہر کہ پرسید زمن باعث غم
گفتمش سوئے جنان رفت استاد

سال فوتش زجوابم جوید
دیگر امروز نمیدارم یاد

از نتیجۂ فکر ارجمند حضرت سید محمد علی صاحب عاشق وحمد بریلوی شاگرد حضرت مصنف

اوٹھا دنیا سے حسن سا کامل
حمد اس غم مین ہے جینا مشکل

اے فلک تجھسے خدا ہی سمجھے
عید کے چاند مین یہ داغ دل

دیگر

ٹھنڈی ٹھنڈی چمن خلد سے آئی جو ہوا
آیا اُن نازنین آنکھوں مین سر شام سے خواب

مین اس خواب حسن کو یہ کہے سال اے حمد
حور کی گود مین آج آیا ہے آرام سے خواب

دیگر

جسطرف دیکھو آج ہے سنسان
بلبلین اوڑ گئین چمن سے کہان

ہائے ساری بہار گلشن کی
لوٹ کریگی کہان کو خزان

ڈھونڈتی ہین جسے مری آنکھین
کہین اوس گل کا کچھ نہین ہے نشان

گلشن دہر کرگیا خالی
بلبل خوشنوا و خوش الحان

وہ فصاحت تھی اوسکے نغمون مین
ہو بلاغت کا جسپہ دل قربان

اوسکی شیرین بیانیان سنکر
غنچون کی ہو گئی تھی بند زبان

سنکر اوسکا کلام ہوش ربا
طوطی ششدر رہے آئینے حیران

کہتے تھے سب حسن میان اون کو
ہو رہا تھا ابھی یہ جنکا بیان

نام نامی حسن رضا خان تھا
اور تھا عرف اونکا منجھلے میان

کرکے رحلت وہ دار فانی سے
ہو گئے راہی ریاض جنان

کیون نہ اس غم مین ہو گریبان چاک
کیون نہ اس غم مین آنکھین ہون گریان

کیون نہ اس سوز غم سے جان جلے
کیون نہ اُٹھے دل و جگر سے دھوان

اونکی ہجرت سے دل کے ٹکڑے ہین
کیون نہ لب پر ہو میرے آہ و فغان

اب تو دم ٹوٹنے لگا میرا
ہو گئی بند بس یہان سے زبان

سن رحلت کی جستجو تھی مجھے
بولا ہاتف کہ تو نہ ہو جویان

سر انصاف سے یہ کہدے حمد
خوش زبان اب حسن میان سا کہان

دیگر

لوگو دنیا مین تمھین آئی ہین میٹھی نیندین
ایسی سوئے ہو کہ ہو نشہ مین جیسے کوئی چور

آکے ہر اک کے سرہانے یہ اجل کہتی ہے
اب تو اوٹھ جاگ ہوئی صبح نمود ای مغرور

شام ہوتی ہے کوئی دم مین جو چلنا ہے تو چل
تو ہے کمزور کڑی دھوپ ہے اور منزل دور

الغرض قافلے جاتے ہین عدم کی جانب
تو بھی چل اوٹھ کہ تجھے بھی وہین جانا ہے ضرور

مان لے مان لے ورنہ مین کہے دیتی ہون
تجھے لیجاؤنگی ہون مین تو اسی پر مامور

مختصر یہ کہ فنا ہوگی سبھی کو اک دن
بس چلن ہے یہی دنیا کا یہی ہے دستور

آجتک اسمین کسی کی نہ چلی ہے نہ چلے
سچ نہ مانے جو اسے اوسکی سمجھ کا ہے قصور

یہ تو سب سچ ہی مگر دل کو مرے صبر نہین	کہ یکایک مری نظرون سے چھپا ہی وہ نور
فیض گفتار کلیم اوسکے سخن سے ظاہر	اونکی نورانی جبین سے تھا عیان پر تو طور
ہائے وہ پیارا حسن آج اُٹھا دنیا سے	ہائے اس غم مین نہ کیونکر ہو مرا دل رنجور
ہائے اس غم سے ہو کیونکر نہ کلیجا گھائل	ہائے اس غم مین پڑین کیون نہ جگر مین ناسور
حمد اب صبر کرو صبر بڑی نعمت ہے	یہی خالق کی مشیت تھی یہی تھا منظور
اور اونکے سن رحلت کی کرو فکر ایسی	جس سے اعمال کا اور شان کرم کا ہو ظہور
فکر تاریخ مین آنکھین جو ذرا بند ہوئین	پیر کو کانو مین صدا آئی فلک سے مغفور ۱۳۲۶

قطعہ تاریخ از سرشار بادۂ سخن جناب حکیم سید عبد الصمد صاحب سرشار بریلوی

چون حسن در جوار رحمت حق	یافت جائے وزین جہان شد دور
سال تاریخ ہجریش سرشار	مختصر من نوشتہ ام۔ مغفور ۱۳۲۶

تاریخ حکیم سید مسعود غوث صاحب فیض خلف حکیم سید عبد الصمد صاحب سرشار تلمیذ حضرت مصنف رح

رحمت غفار کی دن رات پڑتی ہی بھرن	عفو کی گلہائے رنگین سے بنی تربت چمن
یون ندا دی فیض ہاتف نی باواز بلند	اہل دین جنت کی کیاری بنگئی قبر حسن ۱۳ ھ ۲۶

تمام شد

راقم محمد یوسف بریلوی

کتاب	قیمت
صفحا نجّ نجین۔ دونو ہاتھ سے مصافحہ	
کا بیان۔	ار
الجام الصاد ظا وضاد کا روشن بیان	ار
برکات الامداد اولیا سے مدد مانگنے کا ثبوت	ار
مجموعہ انباء المصطفےٰ دوم انوار الانتباہ	
علم غیب و ندائے یا رسول اللہ میں۔	۲ر
ازالۃ العار بدمذہبوں سے نکاح ناجائز ہی	ار
رد الرفضہ۔ شیعی سنی کا وارث نہین ہو سکتا	
اور باہم نکاح باطل۔	۸ر
ایذان الاجر۔ قبر پر اذان کہنے کا ثبوت	۸ر
الیاقوتۃ الواسطہ تصور شیخ کا ثبوت	۸ر
وشاح الجید معانقہ عید و مصافحہ	
بعد نماز کا ثبوت۔	۸ر
مجموعہ کین کش پنجہ پیچ دوم بارش	
سنگی سوم پیکان جانگداز۔ ثنار اللہ	
امرتسری و وہابیہ دیوبند و امکان	
کذب کا رد۔	۲ر
اعجب العقاب علی الناہق الکذاب	
رد وہابیہ و آریہ۔	
دیوبندی مولویوں کا ایمان۔ دوم	
دافع الفساد عن مراد آباد۔ یہ دونوں	
وہابیہ دیوبندیہ کے رد مین۔	ار
الوبل۔ جناب تھانوی صاحب کی	

کتاب	قیمت
رسالہ سہیل کا جواب۔	
مجموعہ رماح القہار۔ سیف النقی و	
دیوبندیہ کا رد دوم خالص الاعتقاد آیات	
واحادیث واقوال ائمہ سے مسئلہ	
علم غیب کا عظیم ثبوت	۲ر
الاجازات المتینہ لعلماء بکۃ والمدینہ	
مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے علما نے جو	
اعلیحضرت مدظلہم الاقدس سے فقہ و	
حدیث و دیگر علوم کی اجازتین لین	
اونکے اجازت نامے بزبان عربی۔	۲ر
اہلاک الوہابین قبور مسلمانان کی	
تکریم و توقیر اور وہابیہ منکرین کی تعذیب	
و تعزیر مین۔	ار
الکوکبۃ الشہابیہ اس رسالہ مین پیشوائے	
وہابیہ مولوی اسمعیل دہلوی کا ستر	
وجوہ سے کفر ثابت کیا گیا ہے مع رسالہ	
صمصام سنیت جسمین اوہام باطلہ	
بعض نجدیہ کا ازالہ۔	۴ر
دین حسن جسمین خود ہنود و نصاری	
کی تحریرات سے حقانیت اسلام کا ثبوت	
دیا گیا ہے۔	ار
فقہ شہنشاہ انبیا کو شہنشاہ کہہ سکتے ہین	
اور اولیا کا دلوں پر اختیار ہے	

وقعات السنان اسمین مولوی
نانوتوی صاحب کی تحذیر الناس اور
مولوی اشرفعلی تھانوی صاحب کی
بسط البنان پر ایرادات اور مولوی
تھانوی صاحب سے (۱۳۲) علمی و
دینی سوالات ہین ۔ ۲/

ادخال السنان ۔ بسط البنان کی
چودہ سطرین باقی رہ گیی تھین انکا رد
اور مسئلہ علم غیب کی اعلی تحقیق ۔ ۳/

انہاء السنان ۔ بسط البنان کا
تیسرا رد ۔ زیر طبع

عرفان ایمان بچون کی تعلیم کے لیے
ضروری عقائد قابل حفظ ۔ ا/

افتاے حرمین کا تازہ عطیہ
مقاصد الدولۃ المکیہ اور تقریظات
علماے حرمین شریفین کا خلاصہ ۔ ا/

فتوای اذان جمعہ بیرون مسجد
وقایۃ اہل السنۃ مسئلہ اذان ثانی
جمعہ خارج از مسجد کی تحقیق اور کانپوری
تحریر ... ۱۰/

مسئلہ اذان کا حق نما فیصلہ تمام
عالم کے علماے جو اس مسئلہ مین
... والات ۔ ۰/

سلامۃ اللہ لاہل السنۃ عن سبیل
العناد و الفتنۃ مسئلہ اذان مین
رامپوری دوسرے فتوے پر ۳۵ گرفت ۰۲/

حیاۃ الموات بیان سمع اموات مین
جامع و مبسوط کتاب ۔ ۱۰/

الرمح الدیانی علی راس الوسواس
الشیطانی رد قادیانی ۔

آئینہ قیامت ذکر شہادت مین
بیمثل کتاب ۔ ۲/

نفی العار عن معائب المولوی عبد الغفار ا/

ثمر فصاحت مولانا مولوی حسن رضا
خانصاحب حسن مرحوم کا دیوان عاشقانہ ۸/

ذکر ابرار ۔ مناقب صحابہ ۱/

اباتۃ المتواری جس مین مسجد کانپور کے
متعلق ایک نہایت ضروری فتوے
مع رسالہ قامع الواہیات فیصلہ
کنندہ مولوی صاحب کی ایک عربی
تحریر جو ورق کا رد ۔

المشتہر
(مولنا مولوی حکیم ابو العلا
امجد علی اعظمی رضوی مہتمم مطبع
اہل سنت و جماعت بریلی ✦